بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ مرکز الدعوۃ والارشاد کے علما کی تقاریر کا قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحقیقی جائزہ

بارود

مصنف

پروفیسر سید طالب الرحمٰن شاہ



ناشر

مرکزی جمعیت اہلحدیث سرکلر روڈ، راولپنڈی

نام کتاب یا نعرہ
مصنف پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ
اشاعت اول جولائی [illegible]
تعداد ایک ہزار
ناشر مرکزی جمعیت اہلحدیث سرکلر روڈ راولپنڈی
پبلشرز ناز کو آرٹ پرنٹرز لیاقت روڈ راولپنڈی
کمپوزنگ اقراء کمپوزرز کالج روڈ راولپنڈی

رابطہ کے لیے
اہلحدیث یوتھ فورس پوسٹ بکس نمبر 281 راولپنڈی

فہرست

شہادت کی تمنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسے شہادت کے مرتبہ میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرجائے۔

(مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کے لئے یوں دُعا کرتے ہیں :

اے اللہ ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں موت دے۔

(بخاری)

اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

دین اسلام کیا ہے۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے تو تمام مسئلے اور جھگڑے حل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء

(سورۃ اعراف آیت نمبر ۳)

اس چیز کی پیروی کرو جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

اب دیکھنا یہ ہو گا کہ عرش عظیم سے اللہ تعالیٰ نے کیا نازل فرمایا ہے۔ اس کی وضاحت اللہ کے پیارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی۔ فرمایا۔

اے لوگو۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ دو چیزیں ہیں اللہ کی کتاب اور میری سنت (یعنی قرآن و حدیث) (موطا)

اللہ کے رسولؐ نے مزید وضاحت فرمائی۔

وایاکم والغلو فی الدین فانما هلک من کان قبلکم بالغلو فی الدین۔ (مسند احمد)

اور دین میں غلو سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں غلو ہی کی وجہ سے سابقہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔

اللہ کے رسولؐ کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امت مسلمہ کی تباہی و بربادی تب ہی عمل میں آئی۔

جب افراط و تفریط کا ریلہ آیا۔ اپنے اپنے مقاصد و مفادات کے لئے لوگوں نے دین کا نام استعمال کیا۔ قرآنی آیات اور احادیث کی تاویلات کر کے من مرضی کا دین بیان کیا۔ اور امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ آج مسلمانوں کے انتشار، گروہ بندی اور فرقہ پرستی کا سبب علماء سوء ہی ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیٹ کی آگ بجھانے اپنے نام اور شہرت کو قائم رکھنے کے لیے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر رکھا ہے۔

ہم دوسروں کو الزام دیتے ہیں۔ بریلویوں کا کیا قصور ہے۔ یہی کہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں کی صف سے نکال کر اللہ کا نور بنا ڈالا۔

دیو بندیوں کا کیا قصور ہے۔ یہی کہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں امام ابو حنیفہ کو امام اعظم قرار دے کر ان کی تقلید کا ڈنکا پیٹنا شروع کر دیا۔

اور آج اگر ہمارا کوئی بھائی غلطی کرے۔ تو بہت سے لوگ اس لیے چشم پوشی کر دیتے ہیں کہ خیر ہے ہمارا بھائی ہے سدھر جائے گا۔ اور یہی غلطی بعد میں بھیانک جرم بن جاتا ہے۔ کہ پھر سنبھالے نہیں سنبھلتا۔

جماعت المسلمین والے کون ہیں۔ کون تھے۔ انہوں نے ابتداء کہاں سے کی۔ کس انداز سے کی اور اب وہ اپنے سوا ہر ایک کو کافر اور مشرک سمجھتے ہیں۔ کس بات پر صرف اس بات پر کہ جو کوئی اپنا صفاتی نام رکھے۔ مسلم نہ کہلائے وہ کافر ہے۔ مشرک ہے۔

اور آج ہم سب کو اس سے بھی بڑے خطرے کا سامنا ہے۔ کہ اگر آج روک تھام نہ کی گئی۔ علماء کرام آگے نہ بڑھے۔ اس سیلاب کے آگے بند نہ باندھا تو امت مسلمہ ایک بہت بڑے طوفان سے دو چار ہو جائے گی۔ ایک نیا گروہ جس نے ایک ادارے کی آڑ میں جنم لیا۔ اور آج ایک منظم گروہ کی شکل میں

سامنے ابھرتا چلا جا رہا ہے۔ جہاد کا نام لے کر، جہاد کی آڑ میں اپنے مقاصد کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔ نوجوانوں کے کچے اور ناپختہ ذہنوں کو اپنے نظریات اور افکار کے فروغ کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ ٹریننگ کی آڑ میں نوجوانوں کے جذبات کو اتنا مشتعل کر دیا جاتا ہے کہ پھر انہیں بڑوں کی عزت کا خیال نہ والدین کے مقام و احترام کا دھیان نہ علماء کرام کے مراتب کا احساس رہتا ہے۔

اور پھر سب سے بڑی خرابی وہی جو مسعود احمد بی ایس سی نے اپنے پیروکاروں میں پیدا کی کہ جو اہلحدیث کہلائے وہ کافر مشرک ہے۔ اور یہی بیماری مرکز الدعوۃ کے جیالوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اگر ان کے سامنے اہلحدیث کا نام لو تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں۔ کون اہلحدیث۔ کیا اہلحدیث۔ صرف قرآن و حدیث کا نام لو۔ اور اگر صرف قرآن و حدیث کا نام ہی لینے کی بات ہے تو پھر کون ہے جو قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا بریلوی قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا دیو بندی قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا شیعہ قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتا۔ کیا جماعت المسلمین والے قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتے۔ کیا دیگر فرقوں کے لوگ قرآن و حدیث کا نام نہیں لیتے؟ بات صرف نام لینے کی نہیں ہے۔ عمل پیدا ہونے کی ہے۔ اور اہلحدیث ہی ہیں کہ اپنے نام اور اپنے عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں کہ جن کا دعویٰ بھی اور عمل بھی قرآن و حدیث پر ہے اور مرکز الدعوۃ کے لوگ اب اپنی پہچان سے بھی بے زار اور متنفر نظر آتے ہیں دراصل حقیقت کچھ اور ہے۔ اگر وہ خود کو اہلحدیث کہلوائیں گے تو انہیں ہر فرقے اور گروہ سے تعلق رکھنے والا فنڈ نہیں دے گا۔ قربانی کی کھالیں نہیں ملیں گی۔ اصل میں وہ اپنی پہچان قرآن و حدیث کے حوالے سے بھی نہیں کروانا چاہتے۔ یہ تو صرف بچاؤ کے لیے آڑ استعمال کر رہے

ہیں۔ ورنہ اسوہ رسولؐ پر چلنے کا دعویٰ کرنے والوں کو تو اپنی حیثیت توحید کے
پلیٹ فارم پر منوانی چاہیے تھی۔ لیکن اس طرح سعودی فنڈ نہیں دے گا۔ وہ
عربی ہمدردی کا اظہار نہیں کرے گا۔ اور دیگر فرقے بھی فنڈ اور قربانی کی
کھالیں نہیں دیں گے۔ اسی لیے جہادؔ جہاد بس جہاد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا
ہے۔ کہ ہر کوئی آئے گا۔ ہر ایک کی ہمدردی ملے گی۔ ہر ایک سے تعاون ملے
گا۔ کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ مشرک آئے گا وہ بھی سلام کرے گا۔ بدعتی
آئے گا وہ بھی تعظیم کرے گا۔ اسی لیے جو کوئی انہیں فنڈ دے دیتا ہے۔ ان کی
ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ پکا سچا مجاہد بن جاتا ہے اور جو قرآن وحدیث سے
اصل مسئلہ بتائے اور سمجھائے۔ اسے فتووں کی کلاشنکوف کے سامنے رکھ کر
برسٹ مارنے لگتے ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے اگر توحید کا نام لیں گے اپنے آپ کو اہلحدیث کے نام سے
متعارف اور روشناس کرائیں گے تو انہیں دوسروں سے کیا ملے گا۔ کچھ بھی
نہیں ـــــ اسی لئے یہ بھی تبلیغی جماعت والوں کی طرح جوڑ کرو۔ جوڑ کرو
کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں تبلیغی جماعت نماز کے پلیٹ فارم پر جوڑ پیدا کر
رہی ہے اور یہ لوگ جہاد کے پلیٹ فارم پر۔

اسی لیے یہ لوگ کہنے لگ گئے ہیں۔

بہر حال اس موقعہ پر مسلمانوں کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ اگر انہیں عزت کی زندگی
چاہیے تو اس کا واحد حل جہاد ہے۔ جو انہیں غلامی سے بھی نجات دلائے گا اور
عزت بھی دے گا۔

ان (مسلمانوں) کا بچاؤ صرف اسی میں ہے کہ وہ جہاد کو اپنا اوڑھنا بچھونا
بنا لیں۔ (الدعوۃ جنوری ۱۹۹۰ء ص ۳ ابو طلحہ۔ کلمۃ الدعوۃ)

حالانکہ مسلمانوں کی ذلت و بربادی پستی اور نامرادی کی اصل وجہ عقیدہ توحید

میں خرابی اور بگاڑ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی فلاح کا راز توحید
اسی میں رکھا ہے۔ لیکن یہاں توحید اسی کو ہر قسم کے مسئلے کا حل قرار دینے
کے بجائے جہاد کو واحد حل قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جب غلط تشخیص کی بنا پر
منہج نبوی چھوٹ گیا تو حالت یہ ہوگئی کہ غیر اسلامی قوانین نافذ کرنے والوں کو
مجاہد ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا اور ان کی حکومت کو مجاہدین کی حکومت کہا
گیا ـــــ اور یہ سب کچھ منہج نبویؐ چھوڑنے کا نتیجہ ہے چند حوالے ملاحظہ
فرمائیں ـــــ

(۱) پہلا اجلاس پروفیسر برہان الدین ربانی کی رہائش گاہ میں منعقد
ہوا۔ اس اجلاس میں عربی شیوخ کے ساتھ جہاد افغانستان کے بہت
سارے قائدین نے شرکت کی۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

اور اس دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا کہ اللہ تمام مجاہدین کو ایک
پلیٹ فارم پر جمع فرمائے اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف اللہ مجاہدین کی
مدد فرمائے۔ (مجلہ الدعوۃ ستمبر ۱۹۹۰ء ص ۳۵)

ذرا سوچیے عقیدہ شرک کے حاملین کو مجاہد ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا اور ان سے
اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کرنا کیا طاغوت کی ہمنوائی اور اسے استحکام بخشنا نہیں
ہے۔

(۲) ابو طلحہ (پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب) اپنے اداریہ میں لکھتے
ہیں

"افغان مجاہد کمانڈروں اور بالخصوص قائدین جہاد کو بغور جائزہ لینا
چاہئے سوچنے کی بات یہ ہے کہ گیارہ سال جہاد کی عظیم کامیابیوں کو
چند سکوں اور ڈالروں کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ (مجلہ الدعوۃ مئی
۱۹۹۰ء ص ۳)

(۸) آخر وہ کون سے عوامل و مقاصد ہیں کہ جن کی بناء پر ابو طلحہ (حافظ محمد سعید صاحب) جیسے محترم موحد کو ایک طاغوتی حکومت کو مجاہدین کی حکومت کہنا —— اور طاغوت کی ہمنوائی کی روش اختیار کر کے منہج رسول کو چھوڑا —— لکھتے ہیں ——

حکمت یار آپ کا یہ راستہ تو نہ تھا۔ کیا حکمت یار کو مجاہدین کی موجودہ حکومت عجیب حکومت سے بھی گئی گزری محسوس ہوتی ہے ——
مگر جب (حکمت یار کی) ناکامی ہوئی تو ملیشیا کی مخالفت میں مجاہدین کی حکومت سے ٹکرانے لگے (مجلہ الدعوہ ستمبر ۱۹۹۲ء ص ۴)

جہاد ہو یا زندگی کا کوئی عمل ہو۔ بنیاد عقیدہ توحید ہے۔ اس کی درستگی کے بعد ہی کسی بھی عمل کو پھل پھول لگ سکتے ہیں۔ لیکن یہاں تو تبلیغی جماعت کی تقلید کی جا رہی ہے کہ وہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ کے فضائل سنا کر اپنا ہمنوا بناتے ہیں اور یہ توحید کے دعوے دار جہاد کے فضائل سنا کر جہادی کو ہر مسئلے کا حل سمجھ بیٹھے ہیں۔ اسی لیے لکھتے ہیں ——

(۹) ہم ربانی صاحب کو مشورہ دیں گے کہ آپ دوبارہ جہاد شروع کر کے دریائے آمو کو پار کریں (مجلہ الدعوہ جنوری ۱۹۹۳ء ص ۵۶)

(۱۰) یہ اہل توحید پاکستان میں جہاد کانفرنس کرتے ہیں تو عقیدہ شرک کے حاملین اور اللہ کے مقابلے میں قانون سازی کرنے والی پارلیمنٹ کے ممبران کو بطور مہمان خصوصی دعوت دیتے ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں جون ۱۹۹۰ء، مجلہ الدعوہ ص ۳۴'۳۳) نماز جمعہ کے بعد ہال سے ملحق گراؤنڈ میں جہاد کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان مہمان خصوصی تھے۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر ایوب خان اور وزراء اسٹیج پر موجود تھے۔ پروفیسر سعید صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سردار صاحب کی

حکومت ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت ختم کرنے کا مقصد یہی ہے کہ جہاد کو ختم کیا جائے (مجلہ الدعوہ جون ۱۹۹۰ء)

منہج نبوی ؐ سے ہٹ جانے کی وجہ سے ہی مرکز الدعوہ والارشاد مقبوضہ کشمیر میں اہلحدیث کی جہادی تنظیم تحریک المجاہدین کی بجائے غیر حنفی (بریلوی) تنظیم البرق کے ساتھ اتحاد کیے ہوئے ہے بلکہ البرق کے کارکنوں کو "مجاہد" ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے کے ساتھ ساتھ ان کی شہادتوں کی گواہی بھی دے رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ——

(۱) مرکز الدعوہ والارشاد "البرق" کے مجاہدین کی کپواڑہ میں دو کامیاب کارروائیاں (مجلہ مارچ ۱۹۹۲ء ص ۲۳)

(۲) "البرق" کے جو مجاہدین شہید ہوئے ان میں کمپنی کمانڈر محمود احمد' علی اکبر ...... شامل ہیں۔ (مجلہ الدعوہ مارچ ۱۹۹۲ء ص ۵)

اور طاغوت کی ہمنوائی کے لیے یہ انداز بھی اختیار کیا گیا۔ لکھتے ہیں ——

"تیرہویں صدی ہجری میں ایسی شخصیتیں پیدا ہوئیں جنہوں نے امارت علی منہاج النبوۃ قائم کرنے کی طرح ڈالی۔ یہ مایہ ناز شخصیتیں سید احمد شہید' شاہ اسماعیل شہید اور ان کے رفقاء کار ہیں جنہوں نے نظام امارت قائم کرنے کے بعد امارت کی پہلی ذمہ داری فریضہ جہاد کو سرانجام دیا (مجلہ الدعوہ اگست ۱۹۹۰ء ص ۷)

سید احمد کے نظریات ان کے ملفوظات "صراط مستقیم" میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ انہوں نے حالات کے انکشاف' ملاقات ارواح و ملائکہ' بہشت و دوزخ کی سیر اس مقام کے حقائق پر اطلاع' اس جگہ کے مکانوں کی دریافت اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کے لیے یا کسی یا قیوم کا وظیفہ کیا جاتا ہے۔ (ص ۲۲۵)

۷۔ کشف قبور کے لیے سبوح قدوس رب الملئکۃ و الروح کا ذکر مقرر ہے۔ (ص ۳۳۱)

۸۔ اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو روحانی کشش اور جذب کی موجیں دریائے احدیت کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو **انا الحق** اور **لیس فی جنبی سوی اللہ** کا آواز اس سے صادر ہونے لگتا ہے۔ (ص ۳۳)

۹۔ خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا کیوں کہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندا **انی انا اللہ رب العلمین** صادر ہوئی پھر اشرف موجودات جو حضرت ذات سبحانہ و تعالیٰ کا نمونہ ہے اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ (ص ۳۸)

سوچئے! ایسے نظریات کے حامل کی امارت کو امارت علی منہاج النبوۃ کہنے کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما ہو سکتے ہیں ——؟ اور ان خرابیوں کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ مرکز الدعوہ و الارشاد والے منہج رسول ﷺ اور اسوہ رسول ﷺ سے ہٹ چکے ہیں اللہ کے رسول کا راستہ توحید الٰہی سے شروع ہوا تھا۔ اور ان لوگوں نے اپنے سفر کا آغاز جہاد سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو واضح الفاظ میں فرما دیا ——

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (آل عمران آیت ۱۳۹)

اور ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے

اور انسان مومن تب ہی بنتا ہے جب اس کے پاس توحید خالص ہو اور رسول ﷺ کے منہج اور طریقے کے مطابق اس کی راہ عمل ہو۔

خود سوچئے! حضرت آدم ؑ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی ؑ دنیا میں تشریف لائے۔ وہ " لا الہ الا اللہ " یعنی توحید کے پلیٹ فارم پر جوڑنے کے لیے اللہ نے بھیجے ...... اور اہلحدیث کا بھی یہی مشن ہے۔ یہی راستہ ہے۔ اب فیصلہ خود کر لیجئے کہ کون صحیح سمت کی طرف جا رہا ہے اور کون قرآن وحدیث کا نام لینے کے باوجود غلط راہ کی طرف گامزن ہے۔

اور پھر ان کے معسکرات میں جو تربیت دی جا رہی ہے۔ اور جن جن افراد کو ذمہ داریوں سے نوازا جا رہا ہے۔ بظاہر وہ بڑے ہی نورانی چہروں والے نظر آتے ہیں۔ بڑے دیندار اور پرہیزگار قسم کے افراد مگر ان کی اخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ جو ان سے جداگانہ خیال کرے اور ذرا سا بھی اختلاف کرے۔ بس پھر فتوے اور تکفیر بازی کی مشین شروع ہو جاتی ہے۔

ایک کہتا ہے —— تم جہاد نہیں کرتے۔ تم کافر ہو۔
دوسرا کہتا ہے —— تم جہاد نہیں کرتے۔ تم منافق ہو۔
تیسرا کہتا ہے —— تم جہاد نہیں کرتے۔ تم بے غیرت ہو۔
چوتھا کہتا ہے —— تم جہاد نہیں کرتے۔ تم ناقص ایمان والے ہو
پانچواں کہتا ہے —— تم جہاد نہیں کرتے۔ تم خناس ہو۔

غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ کوئی منکر جہاد کے خطاب سے نواز رہا ہوتا ہے تو کوئی گولیاں چلانے کی دھمکیاں دے کر ثواب حاصل کرنے کی کوشش میں مگن ہوتا ہے۔ لاکھ انہیں قرآن سناؤ۔ ان پر اثر نہیں ہوتا۔ لاکھ انہیں احادیث سناؤ۔ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بس ایک بات ان کے دل اور روح تک میں بٹھا دی گئی ہے۔ کہ جو مرکز الدعوۃ والارشاد کے لیڈران کہیں۔ بس وہی حق اور سچ ہے۔ باقی سب لوگ گمراہ ہیں۔ اور درج بالا صفات کے مالک ہیں —— حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھے۔ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ اللہ پر اس بندے کا حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ چاہے وہ جہاد کرے یا اسی زمین پر بیٹھا رہے جس پر اسے اس کی ماں نے جنا ہے۔

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اس میں مزید آگے جہاد کرنے والوں کی فضیلت اور درجوں کا ذکر ہے۔ بالکل ایسے ہی کہ جیسے ایک شخص تہجد پڑھتا ہے۔ تو وہ نہ پڑھنے والے سے افضل ہے۔ مگر نہ پڑھنے والے کو کافر' منافق' بے ایمان اور بے غیرت بھی تو نہیں کہا جا سکتا۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے

طاؤس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے کہا کہ تم جہاد کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اسلام کے پانچ ستون ہیں ایک تو گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ دوسرا نماز قائم کرنا' تیسرا زکوۃ دینا' چوتھا رمضان کے روزے رکھنا' پانچواں خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اہلحدیث متقی ہوا کرتا ہے۔ اور جب اس کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کا فرمان آ جائے وہ سر جھکا دیتا ہے۔ مگر آج میں حیرت سے دوچار ہوں۔ حیران و ششدر ہوں۔ کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا دعوی کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ اپنے گروہ اور ٹولے کے سرکردہ لوگوں کے زیر اثر اس حد تک ہو چکے ہیں کہ قرآن سنتے ہیں مگر انہیں سنائی نہیں دیتا۔ حدیث رسولؐ سنتے ہیں مگر وہ توجہ نہیں کرتے۔

ان کے دل ودماغ میں فرمان مصطفیؐ سن کر نرمی پیدا نہیں ہوتی۔ جتنی سمجھ میں جو بات آئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرکز الدعوۃ والارشاد نے انہی نے جن نوجوانوں کو ان کے علاقوں میں بڑا بنایا۔ اب وہ خود کو کچھ زیادہ ہی بڑا محسوس کرنے لگے

ہیں۔ کیونکہ دوسرے نوجوان جب قرآن وحدیث سن کر مضطرب ہونے لگتے ہیں۔ تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ مختلف علاقوں کے مسئولین انہیں تحقیق کرنے نہیں دیتے۔ ان کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے پروپیگنڈے کر کے انہیں پھر حق سے متنفر کر دیتے ہیں۔

مارچ ۱۹۸۹ء کے مجلّے میں عبدالقدوس سلفی کا ایک مضمون چھپا تھا جس میں لکھا گیا کہ آج تک غلطی ہی یہ ہوتی رہی کہ الگ الگ جماعتیں بنا کر اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ہمارا اصلاح کا ارادہ ہے۔ جماعت نہیں۔ (اور دلیل کے طور پر کہا گیا کہ) اگر جماعت ہوتی تو ہمارا امیر ہوتا جبکہ پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب ہمارے مدیر ہیں۔ امیر نہیں۔ (مزید ملاحظہ فرمایئے۔ کل اور آج صفحہ ۹)

شیش محل لاہور کے اجلاس میں الاعتصام کے ایڈیٹر حافظ صلاح الدین صاحب نے بدیع الدین شاہ الراشدیؒ سے سوال کیا۔ کیا جماعت میں پہلے گروپ تھوڑے ہیں جو آپ ایک اور گروپ اور جماعت کا اضافہ کر رہے ہیں۔ تو پیر صاحب نے جواب میں فرمایا۔ ہمارا ارادہ ہے جماعت نہیں۔ حافظ سعید صاحب مدیر ہیں۔ امیر نہیں۔۔۔ اگر مرکز الدعوۃ بھی جماعت بن گئی تو سب سے پہلے بدیع الدین الگ ہو گا۔ اور حافظ سعید صاحب نے بھی اسی موقف کا اظہار کیا کہ ہم جماعت کو شرعی راہ پر استوار کرنا چاہتے ہیں جماعت سازی ہمارا مقصود نہیں۔

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھ پاؤں پھیلائے۔ تو شاعر کے بقول۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

اور وہی انداز کہ جسے "تقیہ" کہا جاتا ہے۔ کہ دل کے ارادے کو ظاہر نہ کرو۔

اور زبان سے لوگوں کو مطمئن کر کے دھوکہ دیتے رہے۔ اور پھر وہی حافظ سعید
صاحب جو مدیر تھے۔ امارت کی کرسی سے اتر کر امارت کے تخت پر براجمان ہو
گئے۔ اور یوں جماعت ایک اور گروہ اور ٹکڑے میں بٹ گئی۔

اور یہی طریقہ واردات انہوں نے پورے ملک میں اختیار کیا کہ جہاں بھی
گئے پہلے وہاں کی مقامی جماعت کے ساتھ بڑے اخلاق اور اتفاق و اتحاد سے
مل کر کام کیا۔ اور جب اس شہر و علاقے میں متعارف ہو گئے۔ تو احسان
فراموشی اور دغا بازی کی نئی مثال قائم کرتے ہوئے اپنا الگ دفتر' الگ امیر
مستقل اور الگ نظم قائم کر کے جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا۔

اور اس کی سب سے بڑی مثال راولپنڈی میں اہلحدیث یوتھ فورس کے
ساتھ ان کا حسن سلوک ہے۔ کہ جس نے انہیں پوری راولپنڈی میں متعارف
کرایا۔ ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا۔ ان کی شب و روز محنت کی ہر موقع پر
دست و بازو بنی مگر اپنی روایتی عیاری سے کام لیتے ہوئے مرکز الدعوۃ کے
قائدین نے اپنے قدم جماتے ہی کبوتر کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ اور پروفیسر حافظ
محمد سعید اور انجینئر عبدالقدوس سلفی نے واضح طور پر کہہ دیا کہ اہلحدیث یوتھ
فورس راولپنڈی کو ختم کر کے مرکز الدعوۃ والارشاد کا دفتر قائم کریں۔ اور پھر
اہلحدیث یوتھ فورس کی شناخت کو ختم کرنے کے لئے مرکز الدعوۃ کے تنخواہ
خواروں اور لے پالکوں نے جو جو گھٹیا اور ذلت آمیز حربے استعمال کیئے وہ ایک
الگ بڑی شرمناک داستان ہے۔

لیکن ہر دور میں فتح اور کامیابی ہمیشہ حق والوں کی ہوا کرتی ہے۔ اور آج
وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن و حدیث کے علمبردار اہلحدیث یوتھ فورس
راولپنڈی کا موقف پہلے بھی درست تھا اور آج بھی صحیح ہے۔ اور وہ لوگ
جنہوں اس سے کٹے ہوئے عہد کی پاسداری نہ کی اور اہلحدیث یوتھ فورس سے

رہی گی۔ وہ آج رسوا ہیں۔ منہ چھپائے چھپائے پھرتے ہیں اور ان میں
ہمت و جرات نہیں کہ سامنے بیٹھ کر اپنے موقف اور نظریے کو قرآن و
حدیث سے ثابت کر سکیں۔

جب ان کی تکفیر بازی بہت بڑھی۔ جہاد فرض عین ہے یا کفایہ کے بارے
اہل تحقیق کو تجسس ہوا۔ کہ مرکز الدعوۃ والارشاد کے علماء اور جیالے جو
رد کرنے والے پر فتوے بازی میں مشغول و مصروف ہیں تو کئی بھائی آگے
بڑھے۔ اور تحقیق کر کے انہوں نے اپنے نظریات کو درست کیا۔
اسی دوران ان کے ایک پروگرام میں کہ جس میں ان کے لشکر طیبہ کے لانچنگ
پیڈ پروفیسر اعظم چیمہ صاحب تشریف لائے تھے۔ تو فاروقی صاحب نے ان
سے کہا۔

پروفیسر صاحب آپ اور آپ کے ساتھی قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر جہاد کو فرض
قرار دے رہے ہیں۔ دوسری طرف بے شمار علماء کرام اس کو فرض کفایہ
قرار دے رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ اسی کی بنیاد پر کافر منافق' ناقص
ایمان اور دیگر فتوے جڑتے جا رہے ہیں۔ کیا آپ اس مسئلے پر پروفیسر سید
طالب الرحمان شاہ صاحب سے گفتگو کرنا پسند کریں گے۔ تاکہ یہ مسئلہ حل ہو
سکے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ میرے پاس تو وقت نہیں ہے۔ آپ جس وقت
چاہیں۔ جس جگہ چاہیں جب چاہیں۔ حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب آکر بات
کریں گے۔

مشاورہ کے بعد زاہد سلفی صاحب جو کر ان کے بڑے محرک اور کرتا دھرتا
ہیں۔ انہوں نے اٹھ کر اپنے ہی بڑے یعنی پروفیسر اعظم چیمہ صاحب کے الفاظ
اور بات کو رد کر دیا۔ کہ جگہ ہم رکھیں گے۔ ٹائم فاروقی صاحب رکھیں گے تو
فاروقی صاحب نے اٹھ کر ان کو سمجھایا کہ جب ہم نے آپ کے بڑے کی بات

مان لی ہے تو آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اسی پر عمل ہو گا جو کہ پروفیسر اعظم صاحب نے فرمایا ہے۔

اگلے دن میں، فاروقی صاحب، طارق سرفراز صاحب اور ندیم باجوہ صاحب مرکز الدعوۃ کے اسلام آباد کے دفتر میں گئے اور انہیں یہ تحریر دی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم بھائی عبد الرحمان شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"جہاد فرض عین ہے یا کفایہ" اس پر گفتگو کرنے کے سلسلہ میں پروفیسر مولانا اعظم چیمہ صاحب لانچنگ کمانڈر لشکر طیبہ نے کہا تھا کہ میرے پاس تو اتنا (وقت) نہیں ہے۔ ہاں آپ جس وقت چاہیں۔ جس جگہ چاہیں محترم حافظ عبد ال[illegible] بھٹوی صاحب، پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ صاحب سے بات کر لیں گے۔۔۔۔ لہٰذا وقت مقرر کر لیا گیا ہے۔ اور جگہ کا تعین بھی کر لیا گیا ہے۔ آپ اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے مرکز اہلحدیث سرگودھا روڈ [illegible] دفتر میں ۳ جنوری بروز بدھ بعد نماز عشاء پہنچ جائیں۔ آپ اپنے ساتھ چار پانچ قابل اعتبار واعتماد افراد لا سکتے ہیں۔۔۔۔ جزاکم اللہ خیراً۔

تو وہاں جو بڑا اعتراض ہوا۔ وہ یہ تھا کہ بھٹوی صاحب نہیں بلکہ عبد الرحمان صاحب گفتگو کریں گے۔ تو ہم نے یہ بات بھی مان لی کہ ٹھیک ہے گفتگو چاہے کی صاحب ہی کریں۔ پھر یہ بتایا گیا کہ کی صاحب تو افغانستان گئے ہوئے ہیں۔ وہ ۴ جنوری کو واپس آئیں گے۔ ہم نے کہا۔ ٹھیک ہے جب آ جائیں آپ ہمیں اطلاع دیں۔ جس کا مرکز الدعوۃ کے ذمہ داران نے وعدہ کیا لیکن وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا۔ کی صاحب آ گئے۔ پھر لاہور چلے گئے۔ پنڈی آئے۔ پھر اسلام آباد آئے۔ متعدد ساتھیوں نے یاد دہانی کرائی۔ لیکن کیے۔ مگر ایک کان سے سنتے ہیں دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ بلکہ ایک محفل میں کی صاحب نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ طالب الرحمان شاہ صاحب میرے والد کے شاگرد ہیں۔ میں ان سے مناظرہ نہیں کروں گا۔

پھر ایک جگہ ان کے راولپنڈی کے مسئول محمد اقبال سلفی نے کہا۔ ہم کیوں بات کریں۔ کیا ہم بے غیرت ہیں۔۔۔۔؟ بھلا پوچھئے کہ دین کے مسائل پر بات کرنا چاہنا خیال کرنا کیا بے غیرتی ہوتی ہے؟۔ اور اب ایک اطلاع ملی ہے کہ اسی مسئول نے مرکز الدعوۃ کی قیادت کو دھمکی دی ہے کہ اگر آپ لوگوں نے کی صاحب اور طالب الرحمان صاحب کی گفتگو کرائی تو میں تنظیم چھوڑ دوں گا۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

(سورۃ النساء آیت 59)

اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ محمد اقبال سلفی کی زبان پر ہر وقت اس طرح جاری رہتی تھی کہ جیسے کوئی سامنے آیا اور بس یہی آیت اسے سنائی۔ کہ بھائی تحقیق کر۔ اور اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اور آج یہ عالم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کی ہم دعوت دے رہے ہیں تو موصوف تنظیم چھوڑنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ سچ بتائیے۔ کیا انہوں نے پرہیزگاری اور تقویٰ میں ترقی کی ہے یا تنزلی کی طرف گئے ہیں۔

فرقۃ دعوۃ والارشاد کے طلباء کا ترجمان ضرب طیبہ نومبر ۹۵ء میں صفحہ ۳۰ پر پڑھیئے۔۔۔۔ "اختلاف حل کرنے کا فارمولا"

محترم بھائیو! اختلاف ہو جانا فطری بات ہے۔ لیکن اچھا مومن اور مسلمان وہی ہوتا ہے جو اختلاف کے فوری حل کے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔۔ جی ہاں وہ

میرے بھائیو اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف کا حل قرآن مجید میں یوں بیان کیا ہے
(ترجمہ) اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی۔ اگر تمہیں
کسی شے میں اختلاف ہو تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور
آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

مزید آگے چل کر لکھتے ہیں اختلاف کے لئے قرآن وحدیث سے رجوع وہ
شخص کریں گے۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں گے
-------- محترم طلباء ہمیں چاہئے کہ ہم اس فارمولے پر عمل کریں
اور یہی بات ہم کہتے ہیں اب بقول ان کے بڑوں کے جو اختلاف کے لئے
قرآن وحدیث سے رجوع کریں گے وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے
ہوں گے۔ تو ہم آپ کو آپ کے قول اور تحریر کے مطابق دعوت دیتے ہیں کہ
آئیے مل بیٹھ کر اپنے اختلافات اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرامین کے مطابق
حل کریں۔ اور اگر آپ نے اختلاف ختم کرنے کے لئے قدم نہ اٹھایا تو آپ کا
شمار کس گروہ میں ہو گا خود سوچ لیجئے۔۔۔؟

تمام اہلحدیثوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ انہیں مجبور کریں۔ کہ بیٹھ کر ہمارے
ساتھ بات کریں۔ ورنہ ہر اہلحدیث جو قرآن وحدیث کا درد اپنے دل میں رکھتا
ہے۔ ان لوگوں کا بائیکاٹ کرے۔ کیونکہ یہ گروہ اور اس کے افراد "جہاد" کے
معاملے میں غلو کر رہے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تھا۔

اور دین میں غلو سے بچتے رہنا۔ کیونکہ دین میں غلو ہی کی وجہ سے
سابقہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔۔ (مسند احمد)

جماعت المسلمین والوں نے کیا جرم کیا۔۔۔۔؟ لفظ "مسلم" میں غلو کیا۔
خارجیوں کا قصور یا جرم کیا تھا۔۔۔ کہ انہوں نے اپنی نام نہاد توحید میں اتنا غلو
کیا کہ ہر گناہ کو کفر قرار دیا اور آپس میں فیصلہ کرنے کے لئے "حکم" بنانے کو

شرک قرار دیا۔ اور کہا "ان الحکم الا للہ" حکم صرف اللہ کا چلتا ہے حالانکہ انہیں
سمجھ نہیں کہ حکم تو اللہ ہی کا ہوتا ہے اور اس کے حکم کے مطابق "حکم" فیصلہ
کرتے ہیں اسی لئے صحابہ نے ان کے اس استدلال کے بارے میں کہا۔

کلمۃ حق ارید بہ الباطل۔

بات تو سچی ہے مگر ان کا استدلال باطل ہے۔

آج مرکز الدعوۃ والوں کا جرم بھی یہی ہے۔ یہ لوگ لفظ "جہاد" میں غلو کر رہے
ہیں۔ آیتیں تو قرآن کی پڑھتے ہیں۔ مگر استدلال غلط کر رہے ہیں۔ حدیثیں تو
صحیح سناتے ہیں لیکن تاویلات من مرضی کی کرتے ہیں۔ کہ اب یہ لوگ داعی
قرآن وحدیث کی بجائے تکفیری گروہ کی شکل اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

ورنہ کیوں گھبراتے ہیں۔۔۔ کس بات کا ڈر ہے۔ بندوقیں ان کے پاس ہیں۔
پرجوش جوانوں کی نفری ان کے پاس زیادہ ہے۔ ہمارے پاس تو سیدھے سادے
تحقیق میں مصروف و مشغول ساتھی ہیں۔ آخر کیوں ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات
نہیں کرتے۔۔۔؟

اور بہانے یہ تراشتے ہیں کہ لوگ تماشا دیکھیں گے۔ ذرا ان سے پوچھئے کہ آپ
کے لیڈران اور جیالے جب کانفرنسوں اور جلسوں میں سینکڑوں ہزاروں کے
سامنے فتووں کی مشین چلاتے ہیں تو لوگ تماشا نہیں دیکھتے۔ کیا اس وقت وہ
کوئی تبصرہ یا اظہار خیال نہیں کرتے۔ اور اگر جماعتی احباب کے سامنے بیٹھ کر
قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے تو کیا یہ بے غیرتی اور
تماشا دکھانے والی بات ہو گی۔ کچھ تو انصاف کیجئے۔ اچھا یہ بتائیں قرآن پاک کی
یہ آیت

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

مسلمانوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہونے پر حل کے لیے نازل ہوئی ہے۔ یا کافروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ قرآن سے منہ نہ موڑیے کیونکہ اللہ کی گرفت بڑی سخت ہے۔

ایک اور ان کے ذمہ دار نے لوگوں کو مرعوب و متاثر کرنے کی غرض سے کہا کہ ہمارے ساتھ افغانستان معسکر میں چلیں تو ہم وہاں بیٹھ کر بات کریں گے۔ تو ہمارے ایک بزرگ ساتھی نے جواب دیا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ

نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔

فنڈ پاکستان میں اکٹھا کرتے ہیں۔ صدقات یہاں وصول کرتے ہیں۔ خیرات یہاں طلب کرتے ہیں۔ قربانی کی کھالیں یہاں اکٹھی کرتے ہیں۔ کافر، منافق، ناقص ایمان والا، خناس، بے غیرت اور منکر جہاد کے فتوے یہاں مسلمانوں پر، توحید پرستوں پر لگاتے ہیں اور قرآن وحدیث سے متصادم اپنے نظریات کی وضاحت کے لئے افغانستان کا نام لیتے ہیں۔ حالات اس وقت اور زیادہ خطرناک صورت حال اختیار کر گئے جب مرکز الدعوۃ کے ان جیالوں نے مرکز اہلحدیث سرگلہ روڈ کے سامنے کم و بیش ڈھائی، تین ہزار روپے کرایہ پر جگہ لے کر ایک اور دفتر کھول دیا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اصل بات کچھ اور ہے۔ یہ لوگ فساد پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ کہ کوئی ذرا سی بات ہو اور یہ لوگ اپنا زور دکھائیں۔ بھلا خود سوچئے کون انصاف پسند اسے دانائی کہے گا۔ کہ میرا جس سے اختلاف ہو اور میں اسی کے سامنے اپنا دفتر قائم کر لوں۔ نتیجہ کیا نکلے گا۔ کہ جب بھی ذرا سی بات ہو گی۔ جھگڑا بڑھنے اور تنازعہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہر لمحہ موجود رہے گا لیکن اس معاملے میں میں مرکزی جمعیت اہلحدیث راولپنڈی کے قائدین کے صبر اور حوصلے کی ضرور داد دوں گا۔ کہ انہوں نے پھر بھی وسیع القلبی اور وسعت ظرفی کا مظاہرہ کیا اور خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اور ان

اس خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس گروہ نے دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ
مسجد اہلحدیث سرگلہ روڈ کے سامنے ۱۹ اپریل ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک کو
بلاک کر کے جلسہ کا انعقاد کر ڈالا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث سرگلہ روڈ
پنڈی کے قائدین نے اس مرحلے پر بھی بڑے صبر و حوصلے کا مظاہرہ کیا اور
قسم کے رد عمل کا اظہار نہ کیا لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت بڑی
وری ہے کہ مستقبل میں اگر کبھی بھی کوئی خرابی فساد یا جھگڑا پیدا ہوا تو اس
ذمہ دار یہی گروہ اور اس کے بڑے ہوں گے۔ کیونکہ یہ لوگ صرف فتنہ و
بپا کرنے کے لئے ہمارے مرکز اہلحدیث کے سامنے ڈیرے ڈالے ہوئے
۔ حکومت اور انتظامیہ پر یہ بات ابھی سے واضح کی جا رہی ہے تاکہ کل کو
ں امن کی صورت حال پیدا نہ ہو۔

اپریل والے دن

ی کی غلط روش اور انداز پر جماعتی احباب نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ہم اد
ان سے اپنا ادھار تو وصول کیا جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ بڑے
ولے سے مجمع عام کے سامنے اعلان کیا تھا کہ "جب چاہیں جس وقت چاہیں
اں چاہیں "بات کریں گے تو آج محترم حافظ عبدالرحمان مکی صاحب تشریف لا
ے ہیں۔ تو اس موقع کی غنیمت جانتے ہوئے مرکز اہلحدیث سرگلہ روڈ میں
مغرب کے بعد جناب میاں نذیر احمد مغل صاحب نے اٹھ کر سب کو بتایا کہ
ناء اللہ آج نماز عشاء پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ صاحب پڑھائیں گے۔
رکز الدعوۃ کے قائدین کے بقول حافظ عبدالرحمان مکی صاحب نے بات کرنی
ی تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد مکی صاحب، پروفیسر سید
لب الرحمان شاہ صاحب سے متنازعہ مسئلہ پر قرآن وحدیث کی روشنی میں
تگو کریں۔ تاکہ حق واضح ہو اور جماعتی ساتھی انتشار اور فتنے کا شکار ہونے

سے بچ جائیں۔

عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں تقریباً" تین سو کے لگ بھگ افراد ہوں گے۔
نے چاہا کہ بات ہو۔ اور یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ تاکہ افراتفری ' انتشار
فتوے بازی کی یہ فضا ختم ہو مگر عبدالرحمان شاہ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔
ہمیں مناظرہ کا چیلنج کیا گیا ہے اور ہمارے بڑوں نے ہمیں منع کیا ہے کہ منا
نہیں کرنا۔ اور ہمارے سب ساتھی مسجد سے باہر چلے جائیں۔

یہ اعلان ختم ہی ہوا ہو گا کہ حافظ عبدالرحمان مکی صاحب کہ جنہوں نے
صف میں نماز پڑھی تھی ۔ وہ اور ان کے ساتھ کئی احباب اٹھے اور باہر چلے
گئے۔

میں اس وقت اپنے دل کی کیفیت نہیں بتا سکتا ۔ میں تو نیا اہلحدیث ہوں

تحقیق کی ۔ اور قرآن و حدیث کے اس راستے کو اپنایا۔ اور میں نے یہ بھی
کہ اگر ہمارا تنازعہ کسی دوسرے فرقے سے ہوا تو ان کے علماء سے ہمارے
کرام نے گفتگو کی ۔ ہم نے دونوں کی باتیں سنیں جس کی طرف قرآن و حد
کو دیکھا اس کو درست مان لیا۔ اور یہاں بھی یہی سوچ تھی۔ کہ مرکز الد
والوں کی انتہاپسندی کو چیک کیا جائے ۔ کیونکہ جب حافظ عبدالرحمان مکی صا
اور پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ صاحب اپنے اپنے موقف کے لئے دلا
دیتے تو سننے والوں کو اصل حقائق سے آگاہی ہوتی کیونکہ مرکز الدعوۃ
والوں کا موقف یہ ہے کہ جہاد فرض عین ہے اور اسی لیے ان کے مسئول
اقبال سلفی نے ایک مجلس میں اپنا نظریہ دہرایا کہ جہاد قیامت تک کے
فرض عین ہے اور اسی نظریے کی بنیاد پر کافر ' منافق ' ناقص ایمان ' خناس
غیرت کے فتوے ان لوگوں کی طرف سے صادر کیے جاتے ہیں۔۔

جبکہ پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ جہاد فرض عین بھی
ہوتا ہے اور فرض کفایہ بھی ہے اور جب جہاد فرض عین ہو تو ہر ایک [illegible]
اور جب فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا حرام ہے اور جہاد
فی نفسہٖ فرض کفایہ ہے ۔ اور جہاد نہ کرنے والے کو کافر' منافق' ناقص ایمان
والا ' بے غیرت اور خناس نہیں کہا جا سکتا۔ وہ مسلمان ہے اللہ اور اس کے
رسولؐ پر ایمان رکھے نماز اور روزہ کی ادائیگی کرنے والوں کو اللہ کے رسولؐ نے
جنت کی خوشخبری دی ہے چاہے وہ جہاد کریں یا نہ کریں۔

اور اس وقت مجھے مزید حیرت سے دوچار ہونا پڑا جب عبدالرحمان شاہ کے اعلان
کے باوجود کئی لوگ نہ گئے تو کچھ فرض شناسوں نے اپنی وفاداری کا ثبوت دینے
کے لیے ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی اٹھانا شروع کر دیا اور باہر لے گئے۔ پھر بھی
کچھ اہل تحقیق رہ گئے۔ جنہوں نے بعد میں سوال و جواب کیے۔ لیکن مجھے
سب سے زیادہ دکھ اس بات پر ہوا کہ مسجد کے تقدس کی پامالی عبدالرحمان شاہ
نے یوں جھوٹ بول کر کی کہ ـــــ ہمیں مناظرہ کا چیلنج کیا گیا ہے۔

حالانکہ یہ کئی ماہ پہلے کی بات تھی جب ان کے لانچنگ کمانڈر پروفیسر اعظم [illegible]
صاحب نے یہ طے کیا تھا کہ اس مسئلے پر گفتگو ہوگی اور عبدالرحمان شاہ صاحب
نے صرف اپنے ساتھیوں کو مطمئن کرنے اور راہ حق سے ہٹانے کے لیے یہ
جھوٹ بول دیا کہ مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔ یہ تو ان پر ادھار تھا اور یہ ادھار
ان کو اس بہترین موقع پر چکا دینا چاہئے تھا۔ تاکہ لوگوں پر حق کی راہ واضح
ہوتی۔ لیکن کیونکہ انہیں خبر تھی کہ اس طرح ان کا نظریہ باطل ثابت ہو جائے
گا اس لیے تاویلات کا سہارا لے کر سامنا نہ کیا اور عشاء کے چار فرض پڑھتے
ہی مسجد چھوڑ گئے۔

اور میں اپنی جگہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ مقلد کسے کہتے ہیں۔ فقہ حنفی نے تو مقلدوں کی یہی تعریف لکھی ہے کہ امام مجتہد کی اس بات پر عمل کرنا جس کی دلیل قرآن و حدیث سے نہ ملے اور آج مرکز الدعوۃ کے ساتھ چلنے والوں کی حالت زار کا موازنہ کر رہا تھا۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے آپ کو تقلید سے آزاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن کہیں ایسا تو نہیں کہ قرآن کے بقول انہوں نے اپنے علماء کو رب بنا لیا تھا" کہیں یہ ایسے تو نہیں ہو گئے——؟

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

والی بات تو نہیں ہو گئی۔ کہ اگر مرکز الدعوۃ والے کوئی حکم جاری کریں تو وہ مانیں گے۔ وہ جس نظریہ کو فروغ دیں گے اسے دل میں بٹھائیں گے۔ دوسرا کوئی قرآن سنائے" نبی کریمؐ کا فرمان سنائے۔ نہیں مانتا" توجہ ہی نہیں دیتے۔ اور یہی تب سے بڑی فکر انگیز بات ہے۔ کیونکہ امانت اور دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ وہاں موجود ہر شخص حافظ عبدالرحمان مکی صاحب کو مجبور کرتا کہ آپ گفتگو کریں۔ اور اس تنازعے کو آج حل کر کے جائیں۔ لیکن افسوس ایسا نہ ہوا۔

آخر میں پروفیسر سید طالب الرحمان شاہ صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ جہاد کی وضاحت کی اور مرکز الدعوۃ والوں کے باطل نظریات کی نشاندہی کی۔ اور مزید ان کے لئے سہولت پیدا کی کہ اگر آپ لوگ یہاں گفتگو نہیں کرنا چاہتے تو ہم آپ کے دفتر میں آجاتے ہیں۔ لیکن وہ اس پر بھی راضی نہ ہوئے۔ تو شاہ صاحب نے کہا سب کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتے تو مکی صاحب اور میرے درمیان ایک ٹیپ ریکارڈ رکھ دو۔ مکی صاحب آدھ گھنٹے کے لئے میرے ساتھ بیٹھ جائیں چلو قرآن پاک کی ۶۶۶۶ آیات سے ۶۶۶۵ آیات معاف ایک آیت پیش کر دیں جس سے جہاد فرض عین ثابت ہوتا ہو۔ تمام احادیث معاف صرف ایک حدیث پیش کر دیں جس سے جہاد فرض عین ثابت

ہوتا ہو۔ صبح کا سورج بعد میں طلوع ہوگا ہم ان کے موقف کو مان لیں گے۔ پھر شاہ صاحب نے کہا۔ نجانے کیوں ہم سے گھبراتے ہیں اور بیٹھ کر بات نہیں کرتے۔ چلیں یوں کریں۔ میرے ہاتھ باندھ دیں۔ میرے پاؤں باندھ دیں۔ میرے سارے جسم کو رسیوں سے جکڑ دیں۔ صرف زبان کھلی رہنے دیں اور بات کریں۔ سامعین نے **جزاکم اللہ خیرا** کہا۔ اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں پر حق واضح ہو گیا۔ اور باطل نظریات کا پرچار کرنے والے قرآن و حدیث کے سامنے ٹھہر نہ سکے——

اور یہی وہ حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف مرکز الدعوۃ والا رشید راولپنڈی حلقہ پنجابی کے مسئول دعوت و تبلیغ ظہیر خان صاحب نے اس وقت کیا۔ جب ہمارے ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ کہ الدعوۃ والے بھاگ گئے۔ تو ظہیر خان صاحب کہنے لگے کہ یوں نہ کہیں۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ فرار ہو گئے۔ اب اس سچی بات پر قائدین مرکز الدعوۃ اگر غصہ دکھائیں یا ڈانٹ ڈپٹ کریں تو اپنے مسئول کی کریں۔ انہیں الزام نہ دیں۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ خان صاحب ان کے اتنے بھی پابند نہیں کہ سچ نہ بول سکیں۔ اور سچ تو ویسے کڑوا ہوتا ہے اور اس کی تلخی مزاج میں کڑواہٹ ضرور پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل و شعور سے نوازا ہے خود فیصلہ کریں کس کا موقف غلط ہے اور کس کا صحیح؟ مقبوضہ کشمیر میں جاری آزادی کی اس جنگ میں شریک تمام تنظیموں کا انداز ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان مقبوضہ کشمیر میں مصروف عمل اہلحدیثوں کی مقامی تنظیم تحریک المجاہدین سے تعاون کر رہی ہے۔

۲۔ جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر میں اپنا نام استعمال نہیں کر رہی بلکہ مقبوضہ وادی میں مقامی تنظیم حزب المجاہدین کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کر رہی ہے۔

۳۔ پاکستان کے دیوبندی مقبوضہ وادی میں مقامی تنظیم حرکۃ الانصار کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

۴۔ بریلوی "البرق" کے ساتھ اور شیعہ حزب المومنین کے ساتھ معاونت میں مصروف ہیں۔

۵۔ اور تف ہے توحید کے ان دعویداروں پر کہ اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ تعاون کرنے کی بجائے بریلویوں کی تنظیم البرق کے ساتھ اتحاد کر رکھا ہے۔

اس وقت حالت یہ ہے کوئی بڑا عالم ان کے ساتھ نہیں ہے۔ جو ظاہری طور پر ان کے طرز عمل سے متاثر ہو کر ان کے ساتھ چلے تھے۔ حقیقت حال سے آشنا ہو کر چھوڑتے جا رہے ہیں اور جو چند ایک مولوی حضرات مفتی صاحبان۔ پروفیسر حضرات ان کے ہمراہ ہیں اور ان کو کیمپ تک VIP درجہ دیا جاتا ہے۔ اس لیے وہ اسی پر خوش ہیں۔ اب ذرا خود سوچئے کہ جسے اس قسم کا پروٹوکول ملے کہ چھ سات جیالے وردیوں میں ملبوس آگے پیچھے دائیں بائیں کلاشنکوف بردار چلے آ رہے ہیں۔ اب بھلا ان مفتی مولوی یا پروفیسر صاحب کے پاؤں زمین پر کہاں ٹکیں گے۔ خاطر تواضع ہو رہی ہے۔ آگے پیچھے گاڑیاں متحرک ہیں۔ اب بھلا کون ان نوازشات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا تصور بھی کرے گا۔

جہاد کشمیر فنڈ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل سے نوازا ہے۔ شعور عطا فرمایا ہے۔ اچھے برے کی تمیز سکھائی ہے۔ خود بھی ذہن پر زور دیجئے۔ فنڈ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ جہاد کشمیر کے نام پر۔ وہاں کے مظلوم لوگوں کی تصویر کشی کر کے۔ عورتوں کی عزتوں کی پامالی کی داستانیں سنا کر، بچوں کے بہتے ہوئے خون کی منظر کشی کر کے۔ جوانوں پر ظلم و ستم اور تشدد کے واقعات بیان کر کے، بوڑھوں پر وحشت و بربریت کے پہاڑ

توڑنے کے قصے سنا کر لوگوں کو ترغیب دلائی جاتی ہے۔ جذبات سے مغلوب ہو کر مرد حضرات اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ عورتیں اپنے زیور تک اتار کر دے دیتی ہیں۔ جوان اپنی جانیں تک پیش کر دیتے ہیں۔

مگر کبھی آپ نے سوچا کہ آپ کا دیا ہوا روپیہ اور مال جہاد کشمیر میں صرف بھی ہوتا ہے یا یونہی الٹے تلے میں اڑا دیا جاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے۔

ایک دفتر کا ماہانہ کرایہ کم و بیش ۸/۱۰ ہزار روپے ہو۔ اس کے ملازمین کی تنخواہیں، سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کے ہزاروں روپے کے بل۔ دفتر میں رہائش پذیر ملازمین اور دیگر بہت سے لوگ، ان سب کے طعام پر اٹھنے والے اخراجات۔ گاڑیوں کا پیٹرول، گاڑیوں کی مرمت وغیرہ کے اخراجات۔ اشتہاروں پر بے دریغ خرچ، اور دیگر بہت سے متفرق اخراجات۔ اور اب جانچ کیجئے۔ لوگوں کے صدقات، خیرات، ایثار اور قربانی کی کمائی سے اکٹھا ہونے والا روپیہ جو کہ جہاد کشمیر کے لیے دیا جاتا ہے۔ وہاں کے مظلوموں کی داد رسی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہی ان کے رفقاء اور ان پر اٹھنے والے اخراجات پر صرف ہو جاتا ہے۔ ان مظلوموں کو کیا ملا۔ ان مظلوموں کی کیا داد رسی ہوئی۔ ہاں انہیں دیتے ہیں۔ ضرور دیتے ہیں۔ مگر کیا۔ پوچھئے تو سنیے۔ جی ہاں۔ چند مہینوں یا سال بعد ہیں جنگجو یا کم و بیش مجاہد کہ ان پر بھی لشکر طیبہ کا ٹھپہ لگا ہوتا ہے۔ جبکہ ضرورت کس بات کی ہے۔ حالات کا تقاضا کیا ہے۔ اور ان حالات میں ہمارا موقف کیا ہے۔

ہمارا نظریہ

کشمیر کی لڑائی آزادی کی لڑائی ہے۔ اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ بعد میں کشمیری پاکستان سے الحاق کرتے ہیں یا کوئی اور

راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اس وقت کشمیری آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور ہندو حکومت نے چھ لاکھ فوجی ان پر مسلط کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ عورتوں' بچوں' بوڑھوں اور جوانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ عورتوں کی عزت محفوظ نہیں۔ بچوں بوڑھوں اور جوانوں کی زندگیاں خطرات میں گھری ہوئی ہیں۔ ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں جبکہ ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جس چیز کی انہیں ضرورت ہو وہ مہیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ وہ کہیں ہم بھوکے ہیں ہمیں اناج سپلائی کرو۔ اور ہم کہیں اناج تو نہیں دیں گے۔ یہ صوفہ سیٹ اور ڈائننگ ٹیبل ہم آپ کو بھیج رہے ہیں اور اس وقت بہت سی جہادی تنظیمیں یہی کچھ کر رہی ہیں۔ کشمیریوں کا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں اسلحہ مہیا کرو۔ پیسہ فراہم کرو۔ لیکن یہ جہادی تنظیمیں ان کی ڈیمانڈ پوری کرنے کی بجائے ان کے نام پر کروڑوں روپے اکٹھے تو کر رہی ہیں مگر اپنے دفاتر پر اپنے مراکز پر اپنے مقاصد کے لیے پاکستان ہی میں خرچ کر دیتی ہیں۔ اور انہیں ان کی مطلوبہ چیزیں فراہم کرنے کی بجائے نوجوانوں کو ٹریننگ دے کر دس دس' بیس بیس' تیس تیس کی ٹولیوں کی شکل میں افراد مہیا کرنے میں لگی ہوئی ہیں تاکہ وہاں جا کر یہ نوجوان شہید ہوں اور ان کی تنظیم کا نام اخباروں میں آئے۔ ان کو شہرت حاصل ہو۔ اور انہیں اور زیادہ فنڈز ملیں اور لوگوں کی امداد وہاں حاصل ہو سکیں۔ ذرا خود جائزہ لیجئے۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی کم و بیش ساٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ ان میں سے ۳۰ لاکھ عورتیں نکال دیجئے۔ ۳۰ لاکھ افراد رہ گئے۔ اب ان ۳۰ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ بوڑھے نکال دیں۔ باقی ۲۰ لاکھ افراد بچے۔ ان ۲۰ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ بچے نکال دیں۔ ۱۰ لاکھ لوگ رہ گئے۔ ان ۱۰ لاکھ میں سے مزید ۵ لاکھ معذور افراد کو نفی کر دیں۔ ۵ لاکھ جوان سامنے آ گئے۔ ان ۵ میں سے

تین لاکھ "ریزرو" کے طور پر نکال دیں۔ تو ۲ لاکھ نوجوانوں کے ہوتے ہوئے مزید کسی باہر کے علاقے سے کسی بھی جوان یا مجاہد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جبکہ باہر سے آنے والے راستوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انہیں گائیڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کوئی مخبر مل جائے تو بس ان مجاہدوں کی کارروائی سے ہی پہلے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہونا تو یہ چاہئے مثال کے طور پر فرض کریں۔ کوئی تنظیم پاکستان میں ایک کروڑ روپیہ اکٹھا کرتی ہے اور پھر اس ایک کروڑ میں سے پچاس' ساٹھ لاکھ پاکستان میں ہی اپنے دفاتر پر ان کے ملازمین اور دیگر اخراجات پر خرچ کر ڈالتی ہے اور باقی رقم سے سو دو سو جوانوں کو کمانڈو ٹریننگ کرا کر سرحد کے پار بھیج دیتی ہے۔ ایمانداری سے بتایئے۔ کشمیریوں کے نام پر جمع کیے جانے والے فنڈز میں سے انہیں کیا ملا؟ جبکہ مقبوضہ کشمیر والوں کو ان نوجوانوں کی ضرورت ہی نہیں۔ جوان تو ان کے پاس لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اب ہونا یہ چاہئے کہ جمع شدہ ایک کروڑ میں سے پندرہ بیس لاکھ اپنے مصارف پر پاکستان میں خرچ ہو جائیں کوئی مضائقہ نہیں۔ اپنے دفاتر اور ان کے اخراجات کو کم کیا جائے اور ۸۰ لاکھ روپیہ یا اس کا اسلحہ انہیں مہیا کر دیا جائے تو ہزاروں کشمیری جوان اسلحہ سے لیس ہو کر ہندو فوج کو تہس نہس کر سکتے ہیں اور آزادی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ یہی ہمارا موقف ہے۔ اور یہی ہمارا نظریہ ہے اور کیونکہ اس موقف سے ان جہادی تنظیموں کے مالی مفادات پر زد پڑتی ہے اس لیے ان کے خطیب' ان کے مقرر' ان کے مولوی ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ جہاد کے منکر ہیں۔ یہ جہاد کے مخالف ہیں۔ یہ جہاد کو نہیں مانتے۔ حالانکہ ہمارے اور ان کے طریقہ کار میں فرق ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کشمیر کے رہنے والوں کی جو ضرورت ہے۔ وہ پوری ہونی چاہئے۔ لیکن کیونکہ یہ اپنے چکروں میں ہیں۔

اس لیے اس طرف نہیں آتے۔ اور ادھر ادھر کی اڑانی شروع کر دیتے ہیں۔ حوالے دیتے ہیں۔ جنگ بدر کے، جنگ احد کے، جنگ خندق اور جنگ تبوک کے اور ان تمام جنگوں کے حالات و واقعات کو مقبوضہ کشمیر کی جنگ سے جوڑتے اور ملاتے ہیں۔ نجانے انہیں کیوں اللہ کا خوف نہیں آتا۔ نجانے کیوں انہیں اللہ کی گرفت سے ڈر نہیں لگتا۔ اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ کی لڑائیاں اسلام اور قانون الٰہی کے نفاذ کی لڑائیاں تھیں۔ ان کا مقابلہ کشمیر سے کرنا۔ انہیں کچھ تو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔۔۔۔

ایک صحابیؓ نے اللہ کے رسولؐ کو بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر بندھا ہوا پتھر دکھایا تو جواب میں اللہ کے رسولؐ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا۔ تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

اور یہاں جو نوجوان ان کی تقریروں سے متاثر ہو کر وادی میں جاتے ہیں وہ تو وہاں برفانی پہاڑوں اور سنگلاخ چٹانوں میں مصائب اور تکالیف پر اللہ تعالیٰ سے بہترین اجر اور ثواب پائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ مگر ہونا تو چاہیے کہ قائدین حضرات بھی وہاں جا کر ان نوجوانوں سے زیادہ اور دگنی تکالیف برداشت کر کے اسوہ رسولؐ پر عمل پیرا ہونے کا ثبوت دیں۔ لیکن اس کے برعکس یہ مولوی صاحب مفتی صاحب اور پروفیسر صاحب آرام دہ گاڑیوں میں، شاندار عمارتوں میں "آسائش زندگی کے بہترین لوازمات" مشروب اور روسٹ بکموں اور بہترین کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس طرز عمل کو ہم کیا کہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کریں۔۔۔؟

ایک موقع پر سوال کیا گیا کہ کیا حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی غدار قوم سے بھی بڑے جمہوری مشرک ہیں کہ ان کی شرعی امارت قبول نہیں۔ تو ذکی الرحمان صاحب نے کہا۔ پاکستان دعوت کا میدان ہے اور کشمیر جہاد کا میدان ہے دعوت

کے میدان میں (جمہوریت کا ساتھ) دیا جا سکتا لیکن جہاد کے میدان میں نہیں ہے اس پر سوال کرنے والے نے کہا۔ کہ اس سے اچھا جواب تو بریلوی۔ دیوبندی دیتے ہیں کہ طریقت اور ہے اور شریعت اور ہے۔ اور بڑی عجیب بات ہے کہ اس فرقے میں ہر عالم اور ہر کمانڈر اپنا اپنا موقف الگ اور جدا رکھتا ہے اور جس کے جو منہ میں آتا ہے کہتا ہے اور ذکی الرحمان صاحب کی بات سے الٹ بات اس وقت سامنے آئی جب امیر حمزہ نے پاسبان کی ۵ فروری کی ہڑتال کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا "کیا کوہالہ سے پار جمہوریت حلال ہے اور پاکستان میں حرام" بلکہ جنرل فرقۃ الدعوۃ پروفیسر ظفر اقبال صاحب نے بذات خود نواز شریف کو ووٹ ڈالا۔ یونیورسٹی کے الیکشن ہوئے تو ظفر اقبال صاحب ووٹ کاسٹ کرنے آئے اور مرکز الدعوۃ اسلام آباد کے دفتر میں جب پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب سے ووٹ ڈالنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمانے لگے۔ برے آدمی کے مقابلے میں اچھے اور بہتر آدمی کو ووٹ ڈال دینا چاہئے۔

اور ایک موقع پر حافظ محمد سعید صاحب نے کہا تھا کہ انفرادی طور پر ووٹ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جماعتی طور پر الیکشن میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ یہ کونسی منطق ہے کہ یحییٰ عزیز میر محمدی ووٹ کا کہیں تو کافر اور یہ خود ووٹ ڈالیں یا ووٹ ڈالنے کا مشورہ دیں تو پکے سچے مسلمان۔

ایک کانفرنس میں ان کے راولپنڈی اسلام آباد کے ایک ذمہ دار آدمی نے بڑی غلط بیانی دکھاتے ہوئے کہا۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بے نظیر سے اتحاد کر رکھا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے یہودیوں سے معاہدے کیے ہیں۔ اور پھر بڑے کفر کے مقابلے میں چھوٹے کفر سے اتحاد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ بات اور یہ تصور انہیں پاکستان میں نظر کیوں نہیں آیا۔ کہ بڑی برائی کے مقابلے میں چھوٹی برائی سے معاہدہ یا اتحاد کرنا کیوں

ہو گیا کہ جس کو بنیاد بنا کر اپنے شرعی امیر حضرت مولانا یحییٰ عزیز میر محمدی سے انہوں نے بغاوت کی۔ لیکن۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ۔

اور ایک بات ضرور ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا معاہدہ برابری کی بنیاد پر ہوتا ہے یا محکوم اپنے آقا سے معاہدہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ حکومت کے مقابلے میں آپ کی کیا حیثیت ہے کہ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے یہ کوطات کر کے اپنی آخرت خراب کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت جب چاہے ان کو روک دے تو کیا ان میں یہ جرأت ہو گی کہ کہیں نہیں ہم تو اب بھی اپنے نوجوان بارڈر کے پار بھیجیں گے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

اگر ایسے ہی یہ اسلام کے مخلص جانثار اور فداکار ہوتے یا جہاد کی وجہ سے اسلام کے نفاذ کے شیدائی ہوتے تو ملاکنڈ کی شریعت کے نفاذ کی تحریک میں ضرور جانیں قربان کرتے۔ البتہ ان کے جیالے نے چنڈی میں ایک اہلحدیث ساتھی کو گھونسے مارنے کے بعد یہ ضرور کہا کہ لو تمہارا اعتراض ختم ہو گیا ہم نے پاکستان میں جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور یہ کہنا کہ اللہ کے رسولؐ نے یہودیوں سے معاہدے کیے۔ تو اس وقت بھلا کمان کس کے پاس تھی۔ کمان اللہ کے رسولؐ کے ہاتھ میں تھی۔ اور یہاں کمان کس کے پاس ہے؟

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے

اس سوال کا جواب ان سے مانگیں۔۔۔ کیا اللہ کے رسولؐ نے کسی مشرک کے زیر اثر اور تحت رہ کر جہاد کیا۔۔۔؟

کل صاحب کہتے ہیں۔ اللہ نے پوچھ لیا کیا کر کے آئے ہو۔۔۔۔۔۔؟

لیکن کل صاحب اگر اللہ نے یہ پوچھ لیا کہ کیا کر کے آئے ہو۔۔۔ یا جو کہہ کر آئے تھے وہ کر کے بھی آئے ہو تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اور اللہ آپ سے ضرور یہ پوچھے گا کہ افراد بڑھانے، جوش دلانے، جذبہ پروان چڑھانے کے لیے دین میں غلو کیوں کیا۔۔۔ وہ مسئلہ جو قرآن و حدیث میں نہ تھا۔ وہ بیان کیوں کیا۔۔۔ تو پھر کیا جواب ہو گا۔۔۔۔۔۔؟

معاشرے پر نظر دوڑائیے۔ نت نئے نظریات و افکار پیش کرنے والے گروہوں اور فرقوں کا جائزہ لیجیے۔

تنظیم اسلامی	خلافت و امارت	تبلیغی جماعت	نماز پر زور
دعوت اسلامی	ختم نبوت	جماعت المسلمین	مسلم کہلواؤ
عثمانی فرقہ	عذاب قبر	الدعوۃ فرقہ	جہاد، جہاد بس جہاد
بریلوی فرقہ	عشق رسولؐ		

غرض کہ جس فرقہ، گروپ اور تنظیم کے دل و دماغ میں جو بات بیٹھ گئی جو نظریہ جڑ پکڑ گیا بس اس نے اسی کو اول و آخر سمجھ کر اپنی تمام توانائیاں اسی پر صرف کر رکھی ہیں اور اسی نظریے کی بنیاد پر دوسروں پر فتوے بازی کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔

لوگوں کو عموماً اور اہل حدیثوں کو خصوصاً بے وقوف بنانے کے لیے ایک نام نہاد شرعی عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بھلا سوچئے۔۔۔ شرعی عدالت کسے کہتے ہیں۔ وہ عدالت کہ اگر حکم جاری کرے تو خلیفہ بھی کٹہرے میں کھڑا ہو جائے۔ چور کے لیے حد جاری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ زانی کو سنگسار کیا جا سکے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت اور خون کے بدلے خون دلا سکے اور اسے کوئی چیلنج نہ کر سکے۔

مگر یہ کیسی عدالت ہے کہ اگر چور کے ہاتھ کٹوا ڈالے، زانی کو سنگسار کرا

دے یا قتل کے بدلے قتل کی سزا پر عمل درآمد کرا دے تو عدالت سیل ہو جائے۔ اور رئیس القضاۃ صیب لیڈران مرکز الدعوۃ بھی گورنمنٹ آف پاکستان کے قانونی شکنجے کے ذریعے آہنی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیئے جائیں۔ یہ تو اس نام نہاد شرعی عدالت کی حالت زار ہے جبکہ ان کے رئیس القضاۃ مفتی عبدالرحمان رحمانی کے کارنامے بھی پڑھ لیں۔

قاضی صاحب "جماعت الدعوۃ الاسلامیہ کے امیر بھی ہیں۔ کوئی ہے جو اس جماعت کا وجود ثابت کرے۔۔۔؟"

اور دعویٰ رئیس جامعہ اسلامیہ [illegible] ملتان ہونے کا بھی ہے حالانکہ ملتان میں اس نام کا کوئی ادارہ نہیں۔

اور مدیر جامعہ الرحمانیہ السراجیہ کا حال تو ہمارے علاوہ دیوبندیوں کے وفاق المدارس کا بورڈ بھی جانتا ہے جس نے ان کا فراڈ پکڑا اور ۵۰۰ روپے میں عالم فاضل کی سند عطا کرنے کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے۔۔۔

فرقہ دعوۃ والو۔۔۔ ذرا اپنے غیر شرعی قاضی کی حالت زار پر تو غور کرو۔ ویسے تو مفتی صاحب کی تحریکی استاد عبدالکلیم تھانہ میں بھی موجود ہیں جہاں وہ ہر قسم کے کیسوں میں ملوث نظر آتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خالص قرآن وحدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم تو ہر وقت تیار ہیں۔ آئیں۔ ہمارے ساتھ بات کریں۔ ہماری تحریر اور تقریر میں، ہمارے موقف اور نظریے میں کوئی غلطی ہے تو بتائیں ہم اپنی اصلاح کریں گے۔ لیکن دور سے منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر ہمیں مطلق حتم نہ بنائیں کافر، منافق، ناقص ایمان اور خناس کے فتوؤں کی بوچھاڑ نہ کریں۔ بہتان طرازی اور جھوٹے پروپیگنڈے کی بھرمار نہ کریں۔ اس طرح ان کی اپنی ہی آخرت تباہ و برباد ہوگی۔ ہمارا کچھ نہ بگڑے گا۔

نوجوانوں سے خصوصاً اور تمام اہلحدیثوں سے عموماً درخواست ہے کہ آگے بڑھیں اپنا فرض ادا کریں۔ اور ان کا محاسبہ کریں۔ تاکہ آنے والے خطرے کا سدباب کیا جا سکے۔

وما علینا الا البلاغ

آپ کا بھائی

ابوعبدالرحمان ناصر رشید

ناظم نشرواشاعت

اہلحدیث یوتھ فورس راولپنڈی

مسلک سے چڑ

ان کو مسلک پر تقریر، تحریر، گفتگو و مناظرہ سے چڑ ہے۔ کیونکہ اللہ نے ان کو کبھی توفیق ہی نہ دی ہے کہ یہ جہاد کے علاوہ مسلک پر گفتگو کریں۔ کیونکہ مسلک اہلحدیث پر تقریر سے ان کے حواری (بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور دیگر جہاد فنڈ والے) ان سے روٹھ جائیں گے۔ اعتراض سے بچنے کے لیے شاید کبھی مسلک پر بولیں۔

- اسی لیے ہمیں طنزاً "کہتے ہیں۔

تو مسلک بیان کر۔ لو بریلوی سے رفع الیدین پر۔ لو دیوبندی سے فلاں پر۔ لو بریلوی سے یہاں پر ہی لو۔ مناظرہ کرو مسائل پر۔۔۔۔

- اور ہم کہتے ہیں۔

مسلک کو بیان کرنا اگر جرم ہے تو ہم یہ جرم کرتے رہیں گے۔ اس لیے کہ مسلک کو بیان کرنا ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ جو آپ ﷺ نے سب سے پہلے ادا کی جس کے بارے میں رب تعالیٰ نے حکم دیا۔

فاصدع بما تؤمر (الحجر آیت ۹۴)

بلغ ما انزل الیک من ربک (المائدہ آیت ۶۷)

اے نبی ﷺ بیان کر جس کا تجھے حکم ہوا۔۔۔۔ اسے پہنچا جو تیرے رب نے تیری طرف نازل کیا۔ (وہ یہی اہل حدیث مسلک ہی تو تھا۔)

اور اگر تمہیں بریلوی اور دیوبندی سے لڑنا برا لگتا ہے تو ہم کیا کریں۔ لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کے مصداق تمہیں ان سے لڑائی اس لیے بری لگتی ہے کہ تم نے ان مشرکوں کو اپنی جہاد کانفرنسوں میں اپنی سٹیج پر بٹھا کر اور ان کو مجاہدین قرار دے کر اور ان کی تنظیم کے ساتھ اتحاد کر کے مسلک اہلحدیث کی غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے۔

حالانکہ یہی اتحاد اپنے ہم مسلک اہلحدیثوں کی تنظیم کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اس اتحاد سے توحید پرستوں کی قوت میں اضافہ ہو۔ مگر شاید آپ کے مقاصد تو کچھ اور ہیں؟ اسی لئے اپنوں سے اتحاد نہیں کرتے اور پوچھتے ہو کہ پھر جہاد کہاں ہے۔

تو سنیئے۔۔۔ آجکل جہاد کہیں بھی نہیں ہو رہا۔ جب جہاد ہو گا تو اہلحدیث بھی اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلے گا۔ اور اسلام کے نفاذ کا علم بلند کرے گا۔ یاد رکھیے جہاد کتاب و سنت کے نفاذ کے لیے ہوتا ہے۔ افغانستان اور بوسنیا کی لڑائیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جنگیں اسلام کی جنگیں نہ تھیں۔ نہ تو بوسنیا میں اسلام آیا اور نہ افغانستان میں مسلمانوں کا خون بہنا بند ہوا۔ یہ کیسا جہاد افغانستان تھا کہ روس کے نکل جانے کے بعد بھی مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔

- عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔ کیا سب کو آمین کہلوا کر آزاد کروائیں گے۔

☆ جناب مکی صاحب آمین کہہ کر تو ہم اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواتے ہیں۔ اور جب اسلام کے نفاذ کی لڑائی ہوئی تو ہم اسلام کے نفاذ کے لیے خطے بھی جہاد کر کے آزاد کروائیں گے۔

- عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔

کہ آپ نے عورت کو اپنا وزیر اعظم بنا کر آمین کہہ دی۔

- تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مکی صاحب عورت کو وزیر اعظم آپ جیسے لوگوں نے بنایا ہے۔ جو اس کے تحت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ بینظیر بھٹو کے حامی رہے ہیں۔ ان سے نذرانے وصول کر رہے ہیں اور اسی لیے اپنے مجلہ الدعوۃ کے شمارے میں لکھتے ہیں۔

"حکومت کا بے لاگ تجزیہ۔ جو انہیں باطل کے جیوتی انداز میں حکمرانوں کو کرسی چھوڑنے کا نہ کہا جائے۔ بلکہ ان کو توبہ و نصیحت کر کے اچھی سے کام را ہ لیا جائے" ([illegible])

یعنی بے نظیر کو پہلے مومنہ بنائیں گے۔ پھر اسے اہلحدیث بنائیں گے۔ اور پھر اس سے ہی دین کا کام لیں گے۔ "ایں خیال است محال است جنوں۔"

کبھی سوچا ہے آپ نے کہ یہ بہتان کس پر باندھا ہے آپ لوگوں نے۔ اللہ کے رسولؐ پر۔ اللہ کے رسولؐ نے کبھی عورت کی حکمرانی کو جائز قرار نہیں دیا۔ اور نہ اس کی آپ جیسے انداز میں اصلاح کی بات ہے۔ دراصل مسئلہ آپ کا اپنا ہے۔ عورت کی حکمرانی کی توثیق آپ نے کی ہے۔ کیونکہ آپ کی تمام سرگرمیوں کی جان اس کی ایک انگلی کے اشارے میں ہے۔

کچھ تو اللہ سے ڈریئے۔ کہ ہم سب نے اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر جواب دینا ہے۔

مکی صاحب آپ کو آمین اور رفع الیدین سے چڑ ہے۔ اس لیے آپ کو وہ احادیث بھی بھول گئیں۔ جو رفع الیدین کی ہیں۔ اسی لیے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ابو حمید ساعدی کی وہ حدیث جس کے الفاظ یوں ہیں۔

الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ فصلی۔

جناب مکی صاحب یہ الفاظ تو ابن مسعودؓ کی حدیث کے ہیں جو رفع الیدین نہ کرنے کی ضعیف حدیث ہے۔

● اور دوسری طرف مفتی عبدالرحمن رحمانی صاحب نماز کی اہمیت کو گھٹاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک مثال بھی اسلام کی تاریخ میں عہد نبوت میں ایسی نہیں ملے گی۔ کہ اللہ کے رسولؐ نے نماز کو مقدم رکھا ہو۔ مگر جہاد کو لیٹ کیا ہو۔ اور فرمایا ہو

کہ نماز پڑھیں گے پھر جہاد کریں گے۔ نہ کتاب میں نہ سنت میں نہ مغازی میں۔ ایسی ایک سے زائد مثالیں موجود ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے غزوہ احزاب میں جہاد کی خاطر ایک سے زیادہ نمازیں قضا فرمائیں۔

ملاء اللہ قبور المشرکین و الکافرین او بیوتھم من النار

انہوں نے ہماری نماز ضائع کر دی۔

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ نماز قضا ہو سکتی ہے جہاد کی قضا نہیں۔

■ مفتی صاحب ذرا اپنے انداز بیاں پر غور فرمایئے۔

کیا اللہ کے رسولؐ نے عصر کی نماز جہاد کی خاطر قضا کی تھی یا کافروں نے پڑھنے نہیں دی تھی۔ ورنہ اللہ کے رسولؐ کو ان کے بارے میں بددعا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اور مفتی صاحب آپ کو تو کتاب و سنت اور مغازی میں ایک مثال بھی ایسی نہ ملی کہ نماز کو مؤخر کرو۔ اور اپنے خود ساختہ مسئلہ کو سیدھا کرنے کے لئے آپ نے حدیث رسول کا لحاظ بھی نہ کیا اور اسے اپنی مرضی کے مطابق موم کی ناک کی طرح موڑ کر اپنا مطلب پورا کرلیا اور لوگوں کی داد سمیٹ کر یہ جان لیا کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ کیا آپ کو اللہ کی گرفت بھول گئی ہے۔ اور کیا صحیح بخاری شریف کی وہ حدیث مبارکہ بھی بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد کرو یا نہ کرو جنت میں جاؤ گے؟

محترم مفتی صاحب کیا آپ بھی ایسی کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ نماز پڑھو یا نہ پڑھو جنت میں جاؤ گے۔

اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیجئے۔ کہ نبیؐ نے غزوہ احزاب میں جہاد کی خاطر نمازیں قضا کی تھیں۔ بلکہ کافروں نے نمازیں پڑھنے نہیں دی تھیں۔

اور مفتی صاحب۔ اپنی اس بات کو قرآن وحدیث سے ثابت کیجئے کہ نماز
ہو سکتی ہے جہاد کی قضا نہیں۔؟

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔
تمہارا دعوٰی اتباع سنت کا اتنا ہی ناقص ہے جتنا کسی مقلد جتندع کا۔

■ مکی صاحب اگر اس سے مراد آپ کی اپنی ذات ہے تو۔۔۔۔۔۔۔؟
واقعی بجا ہے۔ کیونکہ آپ کو رفع الیدین اور آمین سے چڑ ہے۔ جو کسی
سنت کے شایان شان نہیں۔ اور اگر اس سے مراد آپ کے ٹولے کو نکال
باقی جماعت اہلحدیث ہے۔ تو یہ آپ کی خام خیالی ہے۔ بلکہ آپ کا یہ دعوٰی
ناقص ہے۔ جماعت اہلحدیث نبیؐ کی اتباع کرتے ہیں۔ اسی لیے انہیں اپنے
نبیؐ کی سنتوں سے چڑ نہیں۔ اور جماعت اہلحدیث اس جہاد میں بھی حصہ لینے
کے لیے تیار ہے جس سے اسلام کی سربلندی، دفاع اور کفر کا خاتمہ ہو سکے۔
اور اگر کوئی جہاد میں حصہ نہ بھی لے تو اسے اللہ کے رسولؐ نے اجازت دی
ہے کہ "تو جہاد کر یا نہ کر" لہذا یہ اتباع کامل ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔
اللہ کہتا ہے تو قتال کر۔ میں کہتا ہوں میں نمازوں تک آؤں گا۔ رفع
الیدین تک آؤں گا۔ آمین تک۔۔۔۔۔۔ آگے نہیں۔۔۔۔۔۔

■ جناب مکی صاحب۔۔۔ قتال وجہاد کا حکم تو آپ تب دیں۔ کہ جب جہاد
شروع ہو۔ ابھی تو جہاد شروع نہیں ہوا۔ اور اگر یہ اصل جہاد شروع بھی ہو
جائے۔ تب بھی ایک شخص اس میں شرکت نہ کرے تو بھی اس پر کوئی گناہ
نہیں۔ جیسا کہ بخاری کی اس حدیث میں آتا ہے کہ جہاد کرے یا نہ کرے۔
جنت میں جائے گا۔ ہاں مخصوص حالات میں یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے جہاد
فرض عین ہو جائے تو پھر آپ کے کہے بغیر ہر مسلمان کو قتال میں حصہ لینا

ہے۔ اور اس کے لئے آپ کو یہ کانفرنس کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی۔
لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا محترم مکی صاحب۔۔۔

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔
فضائل عمل صرف نماز روزہ حج زکوۃ۔۔۔

☆ مکی صاحب۔ آپ انہیں فضائل عمل قرار دیتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اس کو جنت میں جانے کی سند قرار دے رہے ہیں۔ یہ ارکان اسلام ہیں
فضائل عمل نہیں اور یہ چاروں عمل جہاد سے کہیں بڑھ کر فضیلت والے ہیں
اور فرض عین ہیں اور جہاد ان چاروں عملوں سے کہیں کم تر ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔
جہاد کرنے کا آخری محدود تصور اب یہ بچ گیا ہے کہ مناظرہ کرو مسائل پر
اور قتال کب کرو۔ جب تمہاری خاص مسجد پر حملہ ہو جائے۔

■ مکی صاحب یہ محدود تصور جو آپ نے پیش کیا ہے۔ آپ کا خیالی پلاؤ ہے۔
جس میں خیالی دیگ بچی کی بہتات ہے۔ یہ نظریہ کسی کا بھی نہیں۔ ہاں مسائل
پر مناظرہ کرنا انبیاء علیہم السلام اور علماء امت کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ ابن تیمیہؒ
فرماتے ہیں۔ کہ جس عالم نے مناظرے سے باطل گروہوں پر حق واضح نہیں کیا
۔ اس نے حق ادا ہی نہیں کیا۔

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔
میرے اہلحدیث مولوی میرے بھائی بتلاؤ۔ تمہارے پاس آج اسلام کو غالب
کرنے کا نقشہ کیا ہے۔ حکمت عملی کیا ہے۔ طریق کار کیا ہے۔ جس پر تم اس
حدیث کے ساتھ یا بحث کے ساتھ مناظرے کے ساتھ یا خالی آمین کے ساتھ

اسلام کو غالب کریں گے۔

■ مکی صاحب ہم اہلحدیث ہیں۔ ہمارے پاس اسلام کو غالب کرنے کا وہی نسخہ موجود ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ جب تبلیغ کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خطہ زمین مل گیا جس میں آپ کو تسلط حاصل ہو گیا اب آپ ذرا یہ تو بتائیے کیا اللہ کے رسولؐ کو مدینہ منورہ کا خطہ قتال سے حاصل ہوا تھا۔ یا اللہ نے تبلیغ کے ثمرات کی بنا پر عطا کیا تھا۔
اس کا جواب شاید آپ کے پاس نہ ہو۔ اور جب اللہ کے رسولؐ کے پاس ایک معقول تعداد مسلمانوں کی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد کی اجازت اور حکم دے دیا۔ آہستہ آہستہ اسلام پھیلتا چلا گیا۔ ہمارے لیے بھی اللہ تعالیٰ ایسے حالات مہیا کرے گا۔ تو ہم بھی نبیؐ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قتال شروع کریں گے اور پوری دنیا پر اسلام کے نفاذ کے لیے اپنی جانیں پیش کریں گے۔ آپ کی طرح نہیں کہ نام اسلام اسلام کا لے کر فرزندان اسلام کی جانوں کا نذرانہ اپنے اور حکومتوں کے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی مثال موجودہ دور کی افغانستان اور بوسنیا کی جنگ ہے۔
اب اگر کوئی ہم سے یہ سوال کرے کہ اس وقت تک آپ کیا کریں گے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ اس وقت تک ہم جہاد اکبر کریں گے۔ ہم وہی کام کریں گے۔ جو رسول اکرمؐ نے کیا۔ یعنی تبلیغ دین۔ اور تبلیغ کے دوران آپؐ نے بحث بھی کی 'مناظرے بھی کیے۔ اور تنقید بھی کی۔ معلوم نہیں آپ کو ان مسائل سے کیا چڑ ہے جس سے تو آپ کی ان باتوں سے آپ کے اہلحدیث ہونے پر شک ہونے لگتا ہے کیونکہ اہلحدیث کو ان مسائل سے نفرت نہیں محبت ہوتی ہے۔

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔
اس ہم سمجھتے ہیں کہ میری یہ مسجد میرا یہ مدرسہ میرا یہ تقلید کے خلاف بولنا

'بدعت کے خلاف بولنا بہت بڑا جہاد ہے۔ **افضل الجہاد کلمة حق عند سلطان جائر**۔ ظالم کے سامنے کلمہ حق کہہ دیا اور گھر کو آ گئے اچھا تو پھر یہ تیر' تلوار' نیزہ' صحابہ کرامؓ کی شہادتیں' غزوات' اللہ کے رسولؐ زخمی ہونا' خون بہنا' یہ کہاں ہے۔ کوئی پوچھتا ہے۔ **جاهدهم به جهادًا كبيرًا**۔ بحث کرو' مناظرہ کرو' جہاد کرو یہ جہاد کبیرہ ہے۔ اچھا اللہ کے رسولؐ نے کبیرہ کیا تھا یا صغیرہ۔

■ پتہ نہیں مکی صاحب آپ کو مسجد مدرسے سے کیوں چڑ ہے۔ تقلید اور بدعت کے خلاف بولنا آپ کو کیوں اچھا نہیں لگتا۔ اسی لیے آپ بڑے عجیب انداز میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جناب شرک و بدعات و خرافات کے خلاف بولنا واقعی بہت بڑا جہاد ہے اور یہی جہاد اکبر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ ہو تو کافروں اور بدبختوں کے ساتھ ساتھ مسلمان اور قسمت والے بھی ڈوب جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ رب کا غضب آ جاتا ہے۔ اسی لیے حکمران ہو یا عامی ان کی اصلاح کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض ہے۔ باقی آپ کا یہ پوچھنا کہ آپؐ نے کون سا جہاد کیا تھا۔ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ دونوں کیے تھے۔ اکبر بھی اور اصغر بھی۔ آپ ایک کے منکر ہیں اور ہم دونوں کو مانتے ہیں۔ لیکن جب جہاد شروع ہو تو ـــ خطے کے حصول' اقتدار کی کھینچا تانی اور حکومتوں کے مفادات کی جنگ نہ ہو۔ اور یہ حوصلہ تو آپ لوگوں کا ہی ہے کہ ظلموں کی رسہ کشی کو اسلام کی لڑائی قرار دے کر دین پرستوں کو قربان کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ آپ نے اللہ کے حضور پیش ہو کر اس کا جواب بھی دینا اور وہاں آپ کا جوش خطابت نہ چل سکے گا۔

● کئی صاحب فرماتے ہیں اللہ نے جو جنت بیچی یہ تقریر کے بدلے میں بخاری کتاب لکھنے کے بدلے میں دی۔ جہاد نے USSR کو توڑ دیا۔ کوئی تھا اس کو توڑنے والا آپ کی سیرت کانفرنس توڑ سکتی تھی اس کو ——

■ جناب اگر آپ کی بات مان لی جائے کہ جنت تقریر اور کتاب لکھنے پر نہیں ملتی۔ صرف جہاد کرنے پر ملتی ہے تو براہ مہربانی یہ بتلایئے کہ وہ صحابہؓ جو مکے میں ہی فوت ہو گئے۔ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ آپ کے خود ساختہ کلیہ کے تحت تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے جہاد نہیں کیا —— کئی صاحب کیا ہو گیا ہے آپ کی عقل کو کیا دیمک چاٹ گئی ہے؟ آپ کہتے ہیں جہاد نے USSR کو توڑ دیا۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔ امریکہ USSR کو تڑوانے کا سبب بنا۔ لڑنے والے افغان مل گئے۔ جن میں اکثریت بے نمازوں اور قبر پرستوں کی تھی۔ ان کو مجاہد کہنا ہی زیادتی ہے۔ امریکہ نے اسلحہ دیا اور یہ افغان لڑے۔ اور USSR ٹوٹ گیا اور امریکہ اکیلا دنیا میں چوہدری بن گیا۔ یہ شیشہ جب آپ کو حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ نے دکھایا تھا کہ یہ جہاد نہیں۔ امریکہ اور روس کی لڑائی ہے تو آپ لوگوں نے ان کو کمیونسٹ نظریات رکھنے والے انسان کا خطاب دیا تھا اور یہ خطاب دینے والا کوئی عام آدمی نہیں۔ لشکر طیبہ امیر تھا اور جس کی موجودگی میں دیا گیا وہ مرکز الدعوۃ والارشاد کا امیر۔ کسی کی زبان سے اف تک نہ نکلا۔ یہ اپنے وقت کے بہت بڑے مجتہد و عالم دین تاریخ ساز شخصیت کے ساتھ تم لوگوں نے سلوک کیا۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ اور کئی صاحب آپ کا یہ کہنا کہ جہاد نے USSR کو توڑ دیا کوئی تھا اس کو توڑنے والا۔ آپ کی سیرت کانفرنس توڑ سکتی تھی اس کو ——

تو کئی صاحب USSR کو امریکی اسلحہ (سٹنگر میزائل وغیرہ) نے توڑا۔ اسلحہ امریکی تھا اور چلانے والوں کی اکثریت مشرکین کی تھی۔ قبر پرستوں اور بے

وں کے اس عمل کو جہاد کہنا اور آپ کو مجاہدین قرار دینا بے عقلی ہے۔ یہ ب دینی قوتوں کی جنگ تھی۔ ایک بے دین ہار گیا اور دوسرا جیت گیا۔ اور یہ ول میں ہوتا ہی ہے۔ اور اگر آپ کے بقول وہ جہاد تھا اور لڑنے والے مجاہدین تھے تو وہی مجاہدین اب کون سے USSR کے خلاف برسرپیکار ہیں کہ ہر نے والے سورج کو سینکڑوں مسلمانوں کے خون کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور بل کی کمزور سی حکومت نہ ان سے سنبھالی جا رہی ہے اور نہ ہی ٹوٹنے کا نام لے رہی ہے۔ اور علمائے اہلحدیث آج سے پہلے جشن میلاد کانفرنسوں پر گفتگو کرتے تھے۔ ہمیں یاد نہیں کہ کسی نے سیرت کانفرنس کو اپنے تیر ستم کا نشانہ بنایا ہو۔ اور آپ کے اس طرز عمل کی وجہ تو یہ نظر آتی ہے کہ سیرت کانفرنس میں مسلک کی تبلیغ ہوتی ہے اور اس تبلیغ سے آپ کے بنائے ہوئے نام نہاد مجاہدین کے عقائد پر زد پڑتی ہے۔ اس لیے وہ آپ کو بری لگتی ہیں۔

● کئی صاحب فرماتے ہیں۔ کیا حق ہے "منصورہ" کے۔ صرف امام ابو حنیفہؒ کے خلاف بولنا یہ "منفر" ہے صرف تقلید کے خلاف بولنا یہ "منفر" ہے۔ خالی بدعات کے خلاف بولنا یہ مسلک ہے۔ الحمد للہ۔ میرا مسلک سمجھو ——

■ کئی صاحب امام ابو حنیفہؒ کے خلاف بولنا یہ واقعی "منفر" نہیں لیکن علماء کی داڑھیاں چاٹنا۔ ان کو ہندو اور کمیونسٹ بنانا ان کو مشرک قرار دینا مسلمانوں کو منافق اور ناقص الایمان والا بتانا یہ آپ کا اور آپ کے ٹولے کا مسلک ہے۔ جس کو ہم نے سمجھ لیا ہے۔ اسی لیے ہم آپ سے متنفر ہیں۔ ہاں تقلید اور بدعات کے خلاف بولنا بھی "منفر" ہے اور جب جہاد کا وقت آئے تو جہاد کرنا بھی "منفر" ہے۔ یہ تو آپ ہیں جو "**افتومنون بعض الكتاب و تكفرون ببعض**" جو بعض باتوں کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اور جہاد جہاد کی رٹ لگا کر آپ عوام الناس کو ترغیب دلاتے ہیں۔ "ہر

ایک نکلے" آپ خود جہاد کے لئے کیوں نہیں نکلتے۔ آپ کے بھائی عزیز رشتہ دار "ہر ایک نکلے" کے ترانوں میں کیوں نہیں نکلتے۔ **"لم تقولون ما لا تفعلون"** وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔ محترم مکی صاحب! اللہ کے رسولؐ جہاد کے دوران اگلی صف میں ہوا کرتے تھے۔ اور آپ ہیں کہ صرف تقریروں پر گزارہ کر کے سمجھ رہے ہیں کہ حق ادا کر دیا — حق تو جان دے کر بھی ادا نہیں ہوتا۔ اور آپ گھر بیٹھے اس غلط فہمی اور خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جب علم سے تعلیم سے عبادت سے اسلام سے دین کے اندر سے جہاد کو کھینچ کر دور کر دیا گیا پیچھے جتنا ذخیرہ بچا وہ سارے کا سارا تصوف کا وہ سارے کا سارا ایسا بزدلی کا ذخیرہ رہ گیا۔

■ مکی صاحب یہ آپ کا قول نبی اکرم ﷺ پر پڑتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ کہہ کر کہ جہاد کرے یا نہ کرے اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ جہاد کو ارکان اسلام سے علیحدہ کر دیا۔ جہاد صرف جنت میں بلند درجے حاصل کرنے کا ذریعہ رہ گیا ورنہ جنت صرف ارکان اسلام سے مل جاتی ہے۔ آپ اس کو تصوف اور بزدلی کا ذخیرہ کہتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ اس کو اسلام، دین اور جنت میں جانے کا راستہ قرار دیتے ہیں۔ اس کو جنتی قرار دیا۔ کامیاب قرار دیا جس نے ارکان اسلام پر عمل کیا — ذرا غور کریں۔ آپ نے در حقیقت کس عظیم ہستی پر وار کیا ہے۔ کیا آپ اللہ کے غضب سے بے خوف ہو گئے ہیں۔

● ان کے ایک مفتی صاحب فرماتے ہیں

ہم مکی اور مدنی کی تفریق نماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لیے کیوں نہیں کرتے صرف جہاد

کے لیے کیوں کرتے ہیں۔

■ مفتی صاحب اس لیے کہ ارکان اسلام پر عمل کرنے کے لیے سب کچھ الحمدللہ موجود ہے اور وہ فرض عین ہیں اور جہاد کے لیے نہ مدینے کی طرح سرزمین اور نہ وہ معقول تعداد لہٰذا ہمیں یہ تقسیم کرنی پڑتی ہے۔ جیسے نماز کے لیے مساجد ہیں۔ زکوٰۃ دینے کے لیے فقراء موجود ہیں۔ جب مدینے والے حالات موجود ہوں گے تو جہاد بھی شروع کریں گے۔ اور پھر وہ جہاد آپ لوگوں کی طرح کا طفلی اور دوسروں کے رحم و کرم کا محتاج نہ ہوگا۔ بلکہ اس جہاد کی بدولت اسلام پھیلے گا اسلام نافذ ہوگا۔ قانون الٰہی نافذ ہوگا۔ (انشاء اللہ)

فرض عین

● مفتی عبدالرحمان صاحب فرماتے ہیں۔ جس جہاد مسلمانوں کے ہر فرد پر ہر وقت فرض عین ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ اگر یہ کفایہ ہوتا تو کچھ لوگوں کے خروج سے اور جہاد کی طرف نکل جانے سے باقیوں کا بوجھ اور فریضہ اتر جاتا۔ اور وہ بھی سبکدوش ہو جاتے۔ تو غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے والے مخلفین پر اللہ کا عتاب اور اس کی ناراضگی نازل نہ ہوتی۔ اس لئے کہ کچھ لوگ تو چلے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وجہ ہے کہ تم پیچھے رہ گئے ہو۔ کیا تم کو اپنی جانیں اللہ کے رسولؐ کی جان سے زیادہ پیاری ہیں۔۔۔

■ محترم مفتی عبدالرحمان صاحب یہی بات تو ہم آپ سے آپ کے سرکردہ لیڈر ساتھیوں سے کہتے ہیں۔۔۔ کہ کیا تم کو اپنی جانیں اللہ کے رسولؐ کی جان سے زیادہ پیاری ہیں۔۔۔؟

نرم و گداز بستروں کو چھوڑیئے۔۔۔ اپنی ہی پیش کردہ بات پر عمل کرتے ہوئے آپ سب مقبوضہ وادی میں پہنچ جایئے۔ اے کاش وہ دن کب آئے گا۔۔۔؟

اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جہاد تو غزوہ تبوک کے موقع پر بھی فرض کفایہ ہی تھا۔ چونکہ رسول ﷺ کا حکم فرض عین تھا۔ لہذا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم فرض عین مان لیجئے یا حکم کی وجہ سے جہاد کو فرض عین مان لیجئے یہ موقع خاص تھا ورنہ نبی اکرم ﷺ 87 جنگوں میں سے 27 جنگوں میں شرکت کرتے ہیں اور 60 میں مخلفین کے ساتھ بیٹھتے ہیں لہذا مفتی صاحب کا کلیہ غلط ہوا کہ ہر وقت ہر فرد پر جنگ کے میدان کی طرف خروج فرض ہے۔

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔ جہاد فرض عین ہے۔ محدثین باب باندھنے لگ گئے کہ جب ضرورت نہ ہو فرض عین نہ ہو فرض کفایہ بن جائے تو

ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔۔۔

■ مکی صاحب "دروغ گو را حافظہ نباشد" پہلے آپ یہ کہتے تھے کہ فرض عین اور کفایہ کی کوئی تقسیم نہیں پھر آپ نے کہا کہ جہاد فرض عین ہی ہے اب خود پٹری سے اتر گئے کہ جب جہاد فرض کفایہ بن جائے۔ جناب کہیں آپ سوتے جاگتے میں گفتگو تو نہیں کرتے کہ کبھی کچھ فرما دیتے ہیں کبھی کچھ۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔جہاد ویسے ہی فرض ہے جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ۔

■ ظفر صاحب نماز روزہ حج تو ارکان اسلام میں ہیں اور یہ واقعی فرض ہیں اور ان کو فرض نبی اکرمؐ نے قرار دیا لیکن کیا جہاد کو نبی اکرمؐ نے فرض عین قرار دیا۔ نہیں بلکہ آپؐ نے فرمایا جہاد کرو یا نہ کرو تم جنتی ہو (بخاری)

● حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ فرض کفایہ ہے مگر فرض عین ہو جاتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔والدین سے اجازت اس وقت ضروری ہے جب جہاد فرض کفایہ ہو اگر جہاد فرض عین ہو جائے تو قرآن و سنت کے مطابق والدین کی اجازت لینا ضروری نہیں۔

■ اب دعوۃ والوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ آپ کا کونسا موقف تسلیم کریں وہ جو محترم حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب بیان کر رہے ہیں یا جو پروفیسر حضرات اور مفتی حضرات بیان کرتے ہیں۔

● مفتی عبدالرحمان رحمانی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

آئمہ اسلام نے بالاجماع قرآن و سنت کی اس بات کو مسلمانوں کے سامنے رکھا ہے کہ جہاد کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جسے دو چار آدمی یا ایک گروہ لشکر یا ایک ٹولہ گروہ ادا کرے تو باقی سبکدوش ہو جائیں گے باقی بری الذمہ ہو جائیں گے باقی پوری امت فارغ ہے

■ مفتی صاحب اتنا جھوٹ بولو جتنا ہضم ہو سکے اجماع فرض عین پر نہیں ہے بلکہ امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے۔ (تفصیل کیلئے مولف کی کتاب "جہاد" کا مطالعہ کریں)

● مفتی عبدالرحمان صاحب فرماتے ہیں

بھائیو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جتنے احکام دیئے ہیں احکامات عام ہیں اور مطلق ہیں ان میں کسی زمانے کی کسی وقت کی کسی شخصیت کی کسی حد کی کسی ترکیب کی کوئی شرط اور قید موجود نہیں بلکہ حکم ہے **انفروا فی سبیل اللہ** اور نہ نکلنے کی صورت میں وعید شدید ہے **الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما** اگر نہ نکلو گے تو اللہ دردناک عذاب دے گا۔

■ مفتی صاحب کم از کم عالم کی یہ شان نہیں ہونی چاہئے کہ وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے کیا ہر جہاد میں نہ نکلنے کی صورت میں وعید شدید ہے اور دردناک عذاب ہے یا یہ خاص ہے کہ جب خلیفہ ہر ایک کو حکم دے۔ نفیر عام ہو اور اگر ایسا نہیں تو نبی اکرم ﷺ 87 جنگوں میں سے صرف 27 جنگوں میں شرکت کیوں کرتے ہیں 60 میں شرکت کیوں نہیں کرتے کیا اللہ کے رسول ﷺ کو علم نہیں تھا کہ جہاد کے احکامات عام ہیں مطلق ہیں نہ نکلنے کی صورت میں وعید شدید اور دردناک عذاب ہے

مفتی صاحب آپ تو ایسا نکتہ بیان کر رہے ہیں جس کا علم خود رسول اکرم ﷺ کو بھی نہ تھا حالانکہ شریعت ان پر نازل ہوئی نہ کہ آپ پر۔

● مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ جہاد جس پر کبھی بھی قرون اولیٰ میں دو رائے نہیں ہوتی تھیں۔ جہاد جس پر مسلمان صدیوں تک متفق رہے تھے آج اس عظیم سنت پر عظیم فریضہ پر دو نہیں دس آراء ہیں۔

■ مفتی صاحب جہاد پر مسلمانوں کی واقعی کبھی دو رائے نہیں ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو پوری محنت اور کوشش کے باوجود ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا۔ جس میں جہاد کو فرض عین قرار دیا گیا ہو الا یہ کہ جب نبی ﷺ یا خلیفہ "نفیر عام" یعنی سب کو نکلنے کا حکم دے دے۔ یا ملک پر حملہ ہو جائے۔ لیکن آج واقعی دس آراء ہیں۔ اور وہ آپ کے گروہ کے بڑوں کی ہیں۔ کوئی فرض عین کہتا ہے۔ اور کوئی فرض کفایہ۔ اور کوئی کچھ اور۔

● مفتی صاحب فرماتے ہیں کفر کا خاتمہ ہماری ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو اللہ کے رسول ﷺ نے سب سے پہلے ادا کیا جس کام کو میرے نبی ﷺ نے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔

■ مفتی صاحب کفر کا خاتمہ واقعی ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا کر رہے ہیں۔ تقریر سے' تحریر سے' اور جب تلوار کا وقت آیا۔ اس وقت بھی ہم انشاء اللہ یہ ذمہ داری ضرور ادا کریں گے۔ لیکن آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سب سے پہلے قتال کیا۔ غلط ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ تبلیغ کی۔ جس سے آپ لوگوں کو چڑ ہے اور جس کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ بقول آپ کے اگر اللہ کے رسول ﷺ نے سب سے پہلے قتال کیا تو آپ یہ کہنے کے باوجود کہ جس کام کو میرے نبی ﷺ نے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔ مگر آپ اسے انجام کیوں نہیں دیتے۔ کشمیر کی پہاڑیاں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ آپ کے وہاں نہ جانے کو ہم کیا سمجھیں۔۔۔؟

● اور آپ کے اسی قول کو کہ جس کام کو میرے نبی ﷺ نے کیا وہ کام مجھ پر فرض ہے۔ آپ کے لیے کم علمی تو کہنا انصاف نہیں البتہ ہٹ دھرمی کہنا صحیح

ہے۔ اور اگر آپ کا یہی قانون تسلیم کر لیا جائے تو نفلی روزے، نفلی نماز وغیرہ
سب فرض ہو جائیں گے۔ اور آپ بڑی مشکل میں پھنس جائیں گے ۔۔۔۔
لہذا تو آپ سے یہی درخواست ہے کہ سوچ سمجھ کر بولا کریں۔
کیوں ۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاد ملت اسلامیہ پر آج کے حالات میں فرض عین ہے اور اس پر ادلہ بہت ہیں۔ ملت اسلامیہ کی ترقی کے لئے رفعت کے لئے اس کے بچاؤ کے لئے دفاع کے لئے اس کی مسجدیں حرمتیں آبروئیں عزتیں۔

■ کی صاحب "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" ۔۔۔۔ اگر آپ سچے ہیں آپ کا موقف اور نظریہ درست ہے کہ جہاد ملت اسلامیہ پر آج کے حالات میں فرض عین ہے اور بقول آپ کے فرض عین کے ادلہ بہت ہیں۔ ہم بہت سارے آپ کو معاف کرتے ہیں۔ صرف ایک دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں ۔۔۔۔ اگر ہمت ہے تو پیش کیجئے۔ ہم منتظر ہیں بلکہ چشم براہ ہیں۔ کہ کب آپ تشریف لاتے ہیں اور امت مسلمہ کو عموماً" اور اہلحدیثوں کو خصوصاً" اس مسئلہ پر مطمئن کرتے ہیں ۔۔۔ مگر اللہ وہ دن نجانے کب لائے گا ۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں ۔۔۔

جہاد نوجوان پر ہر صحیح الجثہ پر فرض عین ہے۔

■ کی صاحب کیا آپ کے گروہ میں صرف چند سو جوان صحیح الجثہ ہیں جو عملی طور پر قتال میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور کیا باقی جو فحاشی و عریانی پھیلا کر ریاکاریوں کے مال سے قتالات دنیا بنے ہوتے ہیں۔ بچے گئے ہیں؟۔ جوان و تندرست ہیں صحیح الجثہ ہیں۔ اور آپ سمیت جو قتال کے لیے نہیں نکلتے۔ کیا آپ کسی پر انگلی رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں؟۔ یہ مستول بچارا لنگڑا ہے۔ یہ امیر

مقصود ہے۔ یہ لولا ہے یہ اندھا ہے۔ کی صاحب کیوں اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔ کیا جہاد آپ اور آپ کے گروہ کے سرکردہ افراد پر فرض عین نہیں ۔۔۔ اور بقول آپ کے فرض عین ہے تو پھر مقبوضہ وادی میں جاتے کیوں نہیں ۔۔۔ ملازمتیں، تجارتیں، دکانیں، نوکریں، کوٹھیاں، ان کو محبوب ہیں۔ پھر آپ دوسروں کو کیسے کہہ سکتے ہیں پہلے خود ایک کام انجام دیں پھر دوسروں کو ترغیب دلائیں۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

وہ بھی کہہ دے جہاد نہ کر سکے اور میرا مولوی بھی کہہ دے جہاد فرض عین نہیں۔

■ کی صاحب امریکہ روس اور کافر بھی یہ نہیں کہتے کہ جہاد فرض عین نہیں۔ ان بچاروں کو ان مسائل کا کیا علم۔ ہاں علماء اسلام سے پوچھا جائے گا کہ جہاد فرض عین ہے یا نہیں۔ علماء اسلام نے جہاد کو فرض کفایہ قرار دیا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ الا یہ کہ خلیفہ حکم دے نفیر عام کا یا ملک پر حملہ ہو جائے۔ اور آپ ہیں کہ علماء کے قول کو کافروں سے مطابقت دے کر ان کو کافروں کی صف میں بٹھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ کی صاحب ہمیں آپ کی حالت زار پر ترس آتا ہے۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔۔ میں تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ ہم کہیں فرض عین تھی تلوار یا فرض کفایہ تھی تلوار۔ اللہ کے بندے یہ پڑھا ہے تو نے اہلحدیثی میں ۔۔۔

■ کی صاحب۔ بھلا ہمیں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ تلوار فرض عین تھی یا فرض کفایہ۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔ **لقد کان**

لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (سورۃ احزاب) اللہ کے رسول کی حیات طیبہ ہمارے سامنے ہے اور واضح کر رہی ہے کہ تلوار فرض عین بھی تھی اور فرض کفایہ بھی۔۔۔ اور فرض عین تب ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے موقع پر "نفیر عام" سب کو نکلنے کا حکم دیا۔ یہ رسول اکرم ؐ کا حکم تھا جس کی وجہ سے جہاد فرض عین ہوا۔ اور یہ تلوار فرض کفایہ تب ہوئی جب نبی کریم ؐ خود مدینے میں رہتے تھے۔ اور صحابہؓ کے لشکر کو جہاد کے لیے بھیجتے تھے۔ اور بہت سے صحابہؓ بھی جہاد پر جانے کی بجائے مدینے میں رہتے تھے۔ ہم نے تو ابجد۔ثی (قرآن وحدیث کی تعلیمات) میں یہی پڑھا ہے۔ اچھا آپ یہ بتلا دیجئے۔ کہ آپ نے "بے نظیری" میں کیا پڑھا ہے۔ کیا یہی کچھ پڑھا ہے جس کی آپ آج کل تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور قرآنی آیات کی تاویلات کر کے لوگوں کی گمراہی کا سبب بن رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن وحدیث سے آپ کے موقف اور نظریے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ منبر رسول ؐ پر جوش خطابت ایسا کہ پتھروں کے دل موم ہو جائیں۔ لیکن حالت یہ کہ گفتگو کرنے کے لیے تیار نہیں۔ دلیر اور بہادر ایسے کہ گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ ورنہ گفتگو طے کر کے آپ گفتگو کرنے سے فرار نہ ہوتے۔ ہاں بے نظیری کے دلائل آپ کے پاس ہیں اور وہ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یاد رکھیے۔ ہم نے تو قرآن کو مانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مانا ہے۔ ہم اللہ اور اس کے رسول ؐ کے سوا تیسری کسی شخصیت کو نہیں جانتے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔

اللہ کے بندو۔ کچھ عقل کے ناخن لو۔ تم اسلام کے جہاد کے ان افعال کے ان فرائض عینیہ کا انکار کر کے کس گھٹیا ذلت میں گرتے جا رہے ہو۔

■ مکی صاحب فرائض عینیہ کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ الگ

بات ہے کہ آپ نے ایک فرض کفایہ کو فرض عین کا درجہ دے کر ایک عمارت کھڑی کر لی ہے اور مسلمانوں پر فتنوں کی توپ فٹ کر دی ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔

پروفیسر حافظ عبداللہ صاحب نے کچھ کہا ہو اللہ کرے صحیح کہا ہو۔ اور اللہ تجھے اسے صحیح سمجھنے کی توفیق دے۔ تیرا تو قرآن زندہ ہے۔ تیرے نبیؐ کا فرمان زندہ ہے۔ اس کی سنت زندہ ہے۔ علماء کے اپنے اپنے مسائل اپنے اپنے وقتوں میں ارشادات ہوتے ہیں۔ (اللہ اکبر) تم تو ماموں تک کو رد کر دو جب رد کرنے پر آؤ اور جب پابند کرنے پر آؤ تو ایک بیٹے کو اس کے باپ کا ایک شاگرد کو اس کے استاد کا۔ تاکہ تمہارے مقاصد جو ہیں۔ وہ حل ہوتے چلے جائیں۔

■ مکی صاحب۔۔ سیدھی اور آسان زبان میں یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ کے والد محترم پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ نے غلط کہا ہے۔ اگر مگر کیوں کرتے ہو۔ لوگوں کو چکر میں ڈالنے کے لیے انداز بیان کا سہارا کیوں لیتے ہو۔ حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ نے جہاد کو فرض کفایہ کہا۔ فرض عین نہیں کہا۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ میں اتنی جرات وہمت نہ ہوتی کہ ان کے قرآن وحدیث کے عین مطابق قول پر یوں تنقید کرتے۔ لیکن یہ مت بھولیے ان کے شاگرد زندہ ہیں۔ جنہوں نے ان سے صرف یہی سبق پڑھا تھا کہ قرآن وحدیث کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ چاہے ساری دنیا سے ٹکرانا پڑے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج آپ تقریریں تو بہت کر رہے ہیں۔ کانفرنسوں سے خطاب تو بہت فرما رہے ہیں مگر اتنی جرات نہیں، ہمت نہیں۔ کہ سامنے بیٹھ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قرآن وحدیث کے دلائل سے اس مسئلہ پر گفتگو کر سکیں ہے اور بقول آپ کے کہ یہ لفظ ہمیں سمجھ نہیں آتے تو ہمیں سمجھا دو۔ ہم تو تیار

بیٹھے ہیں۔ کہ آپ آئیں ہمیں سمجھائیں لیکن آپ ہیں کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ پورے پاکستان میں اپنی شعلہ بیانی کے جوہر دکھاتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس نہیں آتے۔ یہ سن لیجئے۔ کل قیامت کو ہم ضرور آپ کا گریبان پکڑیں گے کہ آپ کے گروہ نے ہمارے ساتھ گفتگو طے کی مگر پھر فرار ہو گئے۔ اور امت مسلمہ کو گمراہ کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ اہلحدیث کا قرآن وحدیث زندہ ہے۔ لیکن یہ بھی تو سمجھائیے کہ اس قسم کے جہاد کو قرآن وحدیث نے کہاں فرض عین کہا ہے۔ ذرا ہمیں کھول کر تو دکھلاؤ۔ قرآن وحدیث تو اسے فرض کفایہ کہتا ہے۔ اگر قرآن وحدیث میں جہاد کے لیے فرض عین کا فتویٰ ہوتا تو بحث ہی ختم تھی۔ کی صاحب ہم قرآن وحدیث کے مقابلے میں آئمہ کی بات کو رد کرتے ہیں۔ مگر آپ جیسے خود ساختہ قیاسوں کے مقابلے میں آئمہ دین اور محدثین کی بات کو رد نہیں کرتے۔ اور یہاں بھی حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ کا مقابلہ قرآن وحدیث سے نہیں ہے حافظ عبداللہ بہاولپوری نے تو عین قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے بلکہ یہاں تو حافظ عبداللہ بہاولپوریؒ کا مقابلہ مرکز الدعوۃ للارشاد کے خود ساختہ نظریات سے ہے کہ جن کے پاس اس مسئلے میں ایک دلیل بھی نہیں ہے۔ کی صاحب آپ لوگوں کو اس لئے پابند کرتے ہیں کہ ہم آپ کے خیر خواہ ہیں تاکہ آپ کی عاقبت خراب ہونے سے بچ جائے۔ یہی ہمارے مقاصد ہیں۔ اور ہر انسان کی خیر خواہی اور بھلائی ہمارا مقصد حیات ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

جنگ احزاب کو دیکھئے۔ کوئی پیچھے نظر آتا ہے۔ پیچھے رہ جانے والے منافقین معیوب سمجھے جاتے تھے۔

■ کی صاحب کیا ہم سب پر وہی حالات پیدا ہو چکے ہیں جو جنگ احزاب کے موقع پر نبی کریمؐ اور صحابہؓ کے لئے ہو گئے تھے۔۔۔؟ کی صاحب کیا آپ میں

انصاف بالکل ختم ہو چکا ہے کہ سفید اور کالے کی پہچان ہی نہیں رہی۔ جب جنگ احزاب جیسے حالات سامنے آئے تو پھر کوئی پیچھے نہیں رہے گا۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ منافقین کو آپ معیوب سمجھتے ہیں اور پھر بھی آپ اور آپ کے سرکردہ افراد منافقین میں ہی شامل ہیں تو بتائیے ہم آپ کو کیا سمجھیں۔؟

● کی صاحب جہاد کو فرض عین قرار دینے کی کوشش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کیا دنیا سے کافر مر گیا ہے۔ کیا زمین آج کفر سے پاک ہے۔ کیا مسیحیت یہودیت دب گئی۔ کیا اسلام پوری دنیا میں چھا گیا۔ کیا تم قوام کا حق ادا کر گئے۔

■ کی صاحب کیا جہاد فرض عین ہونے کے لیے یہ حالات ہوتے ہیں۔ کافر کا دنیا سے مرنا۔

کفر سے زمین کا پاک ہونا۔ یہودیت اور مسیحیت کا دب جانا۔ اور اسلام کا پوری دنیا پر چھا جانا۔ اور یہ کام نہ نبیؐ کے زمانے میں ہوا نہ صحابہؓ تابعینؒ نہ آئمہ دینؒ نہ محدثین وغیرہ کے زمانے میں ہوا۔ تو کیا پھر ہر زمانے میں فرض عین قرار دے کر اس کو ہر وقت جاری رکھا جائے۔

کی صاحب کیا آپ قرآن وحدیث سے کوئی ایک دلیل اس کے لیے پیش کریں گے۔۔۔؟ اور کیا آپ کی یہ لڑائی کافر کو مارنے' زمین کو کفر سے پاک کرنے' مسیحیت یہودیت کے دبانے اور اسلام کو چھانے کے لیے ہے یا آپ کے کچھ اور مقاصد ہیں۔

● عبدالرحمان کی صاحب خطیبانہ انداز کے جوہر دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔

ا۔ نبیؐ کافر سے لڑتا ہے کافر موجود ہے تم لڑتے نہیں۔

۲۔ اسلام لوٹ رہا ہے۔ حدود نافذ نہیں۔ تم لڑتے نہیں۔

۳۔ یہودی غالب ہے تم لڑتے نہیں۔

۴۔ کافر للکارتا ہے۔ تم لڑتے نہیں۔

۵۔ نبیؐ کافر سے لڑنے جاتا ہے تم گھر کو واپس آ جاتے ہو۔

■ کی صاحب۔ سب سے پہلے قرآن میں سے یہ دیکھئے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کون کون سی بات فٹ ہوتی ہے۔۔۔۔۔؟

اس کے بعد آپ کا یہ فرمانا۔ کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کافر سے لڑتا ہے کافر موجود ہے تم لڑتے نہیں۔

کی صاحب کیا آپ کو مرکز الدعوۃ والارشاد میں شامل ہو کر ہر طرف کافر ہی کافر نظر آنے لگے ہیں۔ آخر اس سے پہلے نظر کیوں نہیں آتے تھے۔ کیا کافروں کو دیکھنے کیلئے کسی خاص عینک کے پہننے کی ضرورت ہے۔ یا مرکز الدعوۃ کے عطا کردہ خصوصی پروٹوکول نے آپ کے نظریات میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

آپ کا یہ کہنا۔۔۔۔۔۔ نبیؐ کافر سے لڑتا ہے۔

کی صاحب کیا نبیؐ ہر وقت کافروں سے لڑتے رہتے تھے یا کبھی کبھی۔۔۔ مکے میں کافر موجود تھے اور نبیؐ نہیں لڑے۔ بلکہ اللہ نے بھی لڑنے سے منع کر رکھا تھا۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ اس وقت تو جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ تو آیئے مدینے میں۔۔۔۔۔ مکے میں کافر موجود تھے مگر نبیؐ مدینے سے مکہ پر چڑھائی نہیں کرتے۔ لڑنے نہیں جاتے۔ بلکہ مکے کے کافر مدینے پر چڑھائی کرتے ہیں ایک بار نہیں کئی بار مگر نبیؐ مکے کے کافروں سے لڑنے نہیں جاتے۔ البتہ جنگ خندق کے بعد فرمایا کہ اب وہ ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے بلکہ ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔ اس سے تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ نبیؐ کافروں کی موجودگی کے باوجود ہر

وقت لڑتے تھے اور نہ ہر کسی سے لڑتے تھے۔ یہ تو حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اسی لئے محدثین نے بھی خلیفہ پر سال میں کم از کم ایک دفعہ کافروں سے لڑائی کو فرض قرار دیا ہے۔ اگر ہمارے بھی وہی حالات بن جائیں کہ ہمیں ایک خطہ مل جائے۔ جس میں اسلام نافذ ہو جائے۔ پھر خلیفہ اسلام کی سربلندی کے لیے فوجیں بھیجے۔ پھر ایسی جنگوں میں درجات کی بلندی کے لیے شرکت کرنی چاہئے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔

اسلام لوٹ رہا ہے حدود نافذ نہیں۔۔۔ تم لڑتے نہیں۔۔

■ کی صاحب اسلام کہاں لوٹ رہا ہے۔ کون توڑ رہا ہے۔ حدود کون نافذ نہیں کر رہا۔

کی صاحب اسلام کی توڑ پھوڑ اور حدود کو نافذ نہ کرنا آپ کی محبوب حکومت بے نظیر کر رہی ہے۔ جس کے ماتحت بن کر آپ لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ اگر آپ کی پیش کردہ شرائط ہی لڑائی کے لئے کافی ہیں تو فوراً بے نظیر کے خلاف اعلان جنگ کر دیجئے۔ لیکن یہ آپ کریں گے نہیں۔ کیونکہ اس سے آپ اور آپ کے ساتھیوں کا مالی، جانی نقصان نمایاں ہے۔ سکول کالجز میں نوکریاں ختم ہو جائیں گی۔ وظائف بند ہو جائیں گے اور تنخواہیں اور ٹھیکیداریاں تباہ ہو جائیں گی۔ بلکہ حد تو یہ ہے کہ جب ملاکنڈ میں شریعت کے نفاذ کے لئے جنگ ہوتی ہے تو آپ اس کو فساد قرار دیتے ہیں۔ اور جہاد کا نام لینے کے باوجود اس میں شرکت کرنا تو درکنار زبان سے ہمدردی کا ایک لفظ نکالنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ اور آپ کو صرف مقبوضہ کشمیر میں اسلام لوٹتا ہوا نظر آتا ہے اس لیے کہ آپ کی سرکار بے نظیر کہتی ہے۔

● کی صاحب۔

آپ کہتے ہیں کہ یہودی غالب ہیں کافر للکار رہے ہیں نبیؐ لڑنے جاتا ہے۔

تم لڑتے نہیں۔

■ کی صاحب جب آپ اسلام کے نظیے قانون الٰہی کے نفاذ اور کفر اور حکومت کی بیخ کنی کے لئے لڑیں گے ۔ پھر ہم سے پوچھنا۔ فی الحال تو آپ کی لڑائی ایک خطہ ارض اور اقتدار و کرسی کی لڑائی ہے۔ اور اس لڑائی کو نبیؐ اور صحابہؓ کے جہاد سے ملانا۔ یہ آپ جیسے افراد کی ہی جرات و ہمت ہے۔ ہمیں تو اللہ کا خوف ہے ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ نبیؐ کی جنگیں اسلام کے دفاع اور غلبہ کے لئے تھیں۔ جبکہ آپ لوگوں کی لڑائی اس کے برعکس ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

قرآن نبیؐ کو سرزنش کے انداز میں مخاطب کرتا ہے۔ **عفا اللّٰہ عنک لم اذنت لھم**۔ آپ نے ان کو اجازت کیوں دی۔

■

کی صاحب۔

کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑا

بھان متی نے کنبہ جوڑا

لیاقت داری سے بتایئے۔ آپ کی لڑائی کیا جنگ تبوک سے مطابقت رکھتی ہے؟

جنگ تبوک کے موقع پر تو نبی کریمؐ کے حکم کی وجہ سے جہاد فرض عین ہو گیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی۔ اچھا یہ بتایئے ۔ جن جنگوں میں صحابہؓ اور نبیؐ نے خود شرکت نہیں فرمائی۔۔۔ بتایئے۔۔۔ کیا اس وقت بھی اللہ نے سرزنش کی۔۔۔؟۔ بالکل نہیں۔۔۔ کی صاحب ۔ آپ کو یہ فرق نظر کیوں نہیں آتا۔ یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔

کوئی اہلحدیث عالم نہ جہاد کا انکاری ہے نہ قتال نہ مشکوک ہے کہ یہ فرض عین ہے کہ فرض کفایہ ہے۔ صرف ہماری سمجھ کا قلل ہے۔

■ کی صاحب۔۔۔ کبھی کبھی آپ سچی بات کہہ ہی جاتے ہیں۔ واقعی کوئی اہلحدیث نہ جہاد کا انکاری ہے نہ قتال اور نہ مشکوک ہے بلکہ سب کا ذہن صاف ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں۔۔۔ اور یہ آپ کی سمجھ کا قلل ہے۔ جو آپ کو مسئلہ سمجھ نہیں آتا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

حرض المومنین علی القتال۔ کہیں مومن یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ایمان اور نماز روزہ کافی ہے۔ آگے نہ جائیں گے ان کو نماز ایمان کے بعد نمازوں کے بعد عقیدے کے بعد تمہارا بہت بڑا فریضہ ہے جو تمہارے نبیؐ کا ہے اسے نبیؐ آپ قتال کیجئے۔ یہ پیچھے رہ نہ جائیں۔ اگر رک جائیں گے۔ **مات علی شعبۃ من النفاق**۔ ایمان نہیں ہو گا نفاق ہو گا۔

■ کی صاحب

یہی تو ہم کہتے ہیں۔ کہ فرض عین نہیں۔ اس میں تحریض ہے۔ اور جب جہاد فرض عین نہ ہوا ہو تو کوئی شخص جہاد بالکل نہ کرے وہ جنتی ہے۔ بشرطیکہ ایمان، نماز، روزہ اور زکوٰۃ پر عمل پیرا ہو۔ جیساکہ بخاری میں آتا ہے اور کی صاحب اگر آپ کا فتویٰ تسلیم کرلیا جائے کہ جو جہاد سے رک جائے وہ منافق ہو گا۔۔۔

تو کی صاحب پھر آپ اور آپ کے لیڈران ساتھیوں کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے۔۔؟

اور ذرا سوچئے۔ آپ کے فتوے کی تلوار کس کس پر گری ہے۔ جو صحابہؓ مدینے میں رہتے تھے اور جنگوں میں نہ جاتے تھے۔ کیا وہ منافق تھے۔۔۔؟

خلفائے راشدین کے دور میں صحابہؓ اور تابعین کیا سب جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ اگر نہیں تو جو لوگ شامل نہیں ہوتے تھے۔ کیا وہ منافق تھے۔۔۔؟

کی صاحب ذرا سوچ سمجھ کر بولا کریں۔ کہیں جوش خطابت میں آخرت برباد نہ ہو جائے آپ کی۔ دنیا بناتے بناتے کیوں اللہ کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔۔۔؟

جب مخصوص حالات یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے جہاد فرض عین ہو جائے تو اس میں شریک نہ ہونا نفاق ہو گا۔ اور جب جہاد کفایہ ہو تو پھر جہاد پر جاؤ یا نہ جاؤ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی مسلمان منافق نہیں بنتا۔

● عبدالرحمان کی صاحب فرماتے ہیں

نہ دار ہے نہ خلافت اور مسلمان کہتا ہے کہ اب بھی جہاد فرض عین نہیں یہ کفایہ ہے۔ کفایہ کون کرے گا۔ ٹھیک ہے جہاد کو کفایہ کر دو۔ آیت **کتب علیکم القتال** کو منسوخ کر دو۔ آیت تو ایک نہیں تھی۔ آیتیں تو بے شمار تھیں۔

■ کی صاحب۔ واقعی نہ دار ہے نہ خلافت۔ کی صاحب دار اور خلافت تب بنیں گے جب نبیؐ کی طرح ذہن سازی کریں گے۔ نبیؐ کے طریقے کے مطابق دین کا کام کریں گے۔ تو جس طرح اللہ نے اپنے نبیؐ کو تیرہ سال توحید کی تبلیغ و اشاعت کا کام کرنے کے صلے میں ایک خطہ ارض مدینہ کی شکل میں عطا کیا۔ اسی طرح اسی نہج پر کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن آپ لوگوں نے تو نبیؐ کے قول و عمل کے بالکل مخالف ہو کر کام شروع کیا ہے۔ اس لیے آپ کے کام میں بگاڑ پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے لا الہ الا اللہ پر لوگوں کو اکٹھا کیا۔ مشکلات اٹھائیں مصائب برداشت کیے۔ اور جب بہترین لوگوں کی

ایک جماعت تیار ہو گئی تو اللہ نے مدینہ منورہ جیسا شاندار علاقہ بغیر قتال کے بغیر کسی لڑائی کے انعام کے طور پر عطا کر دیا۔ اللہ کے رسولؐ نے کام کی ابتداء کی توحید سے۔ پھر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ماں باپ کی فرمانبرداری کی تعلیم دی پھر جہاد کا کام کیا۔ بلکہ ابتدائی جنگیں جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق یہ سب دفاعی جنگیں تھیں۔ لیکن آپ لوگ ہیں کہ توحید کی بجائے جہاد سے اپنے کام کی ابتداء کر رہے ہیں۔ یہ کیسا طریقہ ہے کیسا انداز ہے۔ اور پھر دعویٰ ہے کہ ہمارا منہج ہمارا راستہ اسوۂ رسولؐ ہے۔ اگر ہم اللہ کے رسولؐ کے طریقے کے مطابق توحید کے لیے کام کریں تو کیا پاکستان میں توحید غالب ہو گئی ہے۔ شرک غائب ہو گیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اللہ کی توحید کے فروغ کے لیے کام کیجئے۔ ایک وقت آئے گا۔ اللہ ضرور اپنے فضل سے ایک جگہ عطا فرمائے گا۔ وہاں دار بھی ہو گا اور خلافت بھی۔ لشکر روانہ ہوں گے۔ اسلام کے فروغ اور سربلندی کے لیے جہاد ہو گا۔ قانون الٰہی نافذ ہو گا۔ کیونکہ لشکر کی کمان توحید پرستوں کے ہاتھوں میں ہو گی۔ اور انہیں کوئی دبا نہ سکے گا۔ مگر آپ ہیں کہ آج ایسے حالات میں کہ آپ اور آپ کے گروہ کی یہ حالت ہے کہ نہ قوت ہے نہ زور ہے کہ اگر بے نظیر دو کمزور سے آدمیوں کو بارڈر پر لمبا سا رسہ تان کر کھڑا کر دے کہ کوئی بارڈر پار نہیں کرے گا تو بس۔۔۔ آپ لوگوں کا جہاد ختم۔۔۔ آپ کے جہادی غبارے میں اتنی ہی ہوا ہے۔ کہ جب تک حکومت چاہے آپ مجاہد ہیں۔ اور جب حکومت نہ چاہے تو آپ کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ اس لیے ضد نہ کریں۔ لوگوں کو اصل مسئلے سے آگاہ کریں۔ انہیں اصل حقیقت سے روشناس کرائیں۔ تاکہ کل قیامت کے دن آپ اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں۔ یاد رکھیے جب تک اللہ کے رسولؐ کے طریقے کو نہیں اپنائیں گے۔ اپنے مقصد کو اللہ کے لیے اس کے دین کی سرفرازی کے لیے خالص نہیں

کریں گے۔ دنیا و آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور آپ جو اعتراض ہم پر کرتے ہیں کہ یہ جہاد فرض عین ہے یا کفایہ کی بات کرتے ہیں ۔ یہ اعتراض ہم پر بےسود کریں۔ بلکہ صحابہؓ، تابعینؒ محدثینؒ مفسرینؒ کرام پر کریں۔ جو اس کو کفایہ قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کا یہ دعوٰی کہ ایک نہیں بے شمار آیات ہیں۔ تو چلئے اسی پر فیصلہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنی بات سے فرار نہ ہوئیے گا۔ کیونکہ یہ آپ لوگوں کی عادت شریفہ بن چکی ہے کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اور جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔۔۔۔۔

ہم آپ کو ساری آیات معاف کرتے ہیں۔ آپ صرف ایک آیت ایسی پیش کریں۔ جسے صحابہؓ، تابعینؒ، مفسرینؒ نے منسوخ قرار نہ دیا ہو۔ اور اس سے جہاد کا فرض عین ہونا ثابت ہوتا ہو۔۔۔۔۔۔ آئیے! اپنی حق گوئی کا حق ادا کیجئے۔۔۔۔ اگر ہمت ہے تو میدان بھی حاضر ہے اور گھوڑا بھی۔۔۔۔

● کئی صاحب فرماتے ہیں۔

یہ فرض ہے۔ قرآن نے کہا فرض ہے۔ ہر ایک کے لیے قرآن کا ہر حکم فرض ہے۔

■ کئی صاحب اگر قرآن فرض عین کہ دے تو جھگڑا ختم۔ بس ذرا ایک مہربانی فرمائیں کہ قرآن پاک کی وہ آیت سنا دیں۔ ہم مان لیں گے۔ لیکن کئی صاحب یہ تو بتائیں وہ آیت لائیں گے کہاں سے۔۔۔۔؟ اور فرض عین اور فرض کفایہ کی تقسیم کو تو آپ کے حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ پھر ہم سے لڑائی کیسی۔۔۔۔؟

باقی رہ گیا آپ کا یہ کہنا ۔۔ کہ قرآن کا ہر حکم ہر ایک کے لیے فرض ہے۔ تو یہ آپ کی کم علمی نہیں صرف نادانی ہے۔ قرآن کا ہر حکم ہر ایک کے لیے بھی فرض نہیں اور ہر حکم بھی فرض نہیں۔ اگر حکم وجوب کے لئے ہو تو

مکلف پر فرض ہے۔ اور بعض حکم فرض عین اور بعض کفایہ ہوتے ہیں۔ اور اگر حکم استحباب کے لیے ہو۔ تو مرضی ہے کرو اور مرضی ہے تو نہ کرو۔ اگر آپ کا اصول مان لیا جائے تو جمعہ کی نماز کے بعد تجارت فرض ہو جائے گی۔ کیونکہ قرآن کا حکم ہے ۔ **فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ** (سورۃ الجمعہ آیت ۱۰) اس حکم کی رو سے آپ کے کلیے کے تحت جمعہ کی نماز کے بعد زمین پر پھیلنا اور اللہ کا فضل تلاش کرنا فرض ہو جائے گا۔ اور پھر قرآن کی اس آیت کی بنا پر **واذا حللتم فاصطادوا** (سورۃ المائدہ آیت ۲) جب احرام کھول دو تو شکار کرو۔ اور آپ کے اصول کے مطابق احرام کھولنے کے بعد شکار کرنا فرض ہو جائے گا۔

خود ہی بتائیے۔ کیا آپ کے وضع کردہ اصول آپ کے لیے خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کے لیے عموماً وبال جان نہیں بن جائیں گے۔

کچھ تو اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

● کئی صاحب فرماتے ہیں۔

آپ کی اس تکنیک کے پیچھے بہت سے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ لوگ ہمیں گمراہ کرتے ہیں ہم سمجھتے نہیں کہ باتیں کہاں سے آتی ہیں۔ آج معاشرہ باطل افکار کا اثر لے رہا ہے۔ غیر اسلامی نظریات دینی جماعتوں کی تنظیمات بھی اس سے متاثر ہیں۔ بھلا قرون اولیٰ میں بھی کبھی جہاد پر بھی دو رائے ہوتیں۔

■ کئی صاحب کبھی کبھی آپ بے دھیانی میں پتے کی بات کہہ جاتے ہیں ۔ واقعی آپ کے ان نظریات و خیالات کے پیچھے بہت سے ایجنٹوں کے ہاتھ ہیں۔ جن کے ہاتھوں آپ لوگ کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشارے پر آپ جہاد کو

فرض عین قرار دے کر جہاد پرستوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ آپ کے قول اور فعل کا یہی تضاد آپ کی ظاہری شخصیت کا پول کھول رہا ہے۔ اس مسئلے پر آپ خود بھی گمراہی کا شکار ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی جماعت خارجی افکار سے متاثر ہے۔ اور غیر اسلامی نظریات کی دلدادہ اور پھر اس پر مطمئن بھی ہے۔ اور اسی لئے جہاد کو صرف فرض عین قرار دیتے ہیں۔ ورنہ ہم تو تابعین، محدثین آئمہ دین کے نظریات کے حامل ہیں۔ ان کا کبھی بھی یہ نظریہ نہیں تھا کہ جہاد صرف فرض عین ہی ہوتا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے اور بعض حالات میں فرض عین بھی ہو جاتا ہے۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

یہ اشکالات جو پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ نفاق کی نشانی ہے۔

■ ظفر صاحب یہ اشکالات نہیں۔ حقائق ہیں جو آپ کے خود ساختہ نظریات کے رد عمل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ بات کریں۔ قرآن و سنت سے آپ کو بتائیں گے کہ جہاد فرض کفایہ ہے۔ عین نہیں۔ اور یہ نفاق کی نشانی نہیں۔۔۔ جنتی ہونے کی نشانی ہے کہ جہاد کرو یا نہ کرو جنتی ہو۔۔۔ تشریف تو لائیے۔۔۔ ہم منتظر ہیں آپ کے۔۔۔

انبیاءؑ کی توہین

علماء حق کی توہین تو مرکز الدعوۃ والارشاد کے علماء اور جیالوں کا وطیرہ تھا ہی کسی کو بدعتی کسی کو کمیونسٹ کسی کو مشرک کسی کو منافق کسی کو بے غیرت کسی کو منکر جہاد ایک مشین ہے جو ہر جیالے کی زبان میں فٹ ہے۔ لیکن کی صاحب آپ تو سب سے نمبر لے گئے۔ انبیاء علیہم السلام پر بھی تیغ آزمائی کر ڈالی۔ اور انبیاء علیہم السلام کی تصویر لوگوں کے سامنے بزدلوں اور بے کار لوگوں کی سی پیش کر دی۔ **(نعوذ باللہ من ذلک)**

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا۔۔۔ بھاگ۔۔۔ نوحؑ کو کہا۔۔۔ کشتی بنا۔ تلوار نہ پکڑائی۔ کہیں بچو نہ کہا۔ ابراہیمؑ کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔۔۔ عیسیٰؑ کو اٹھا لیا۔۔۔ محمدؐ کو کہا۔۔۔ **"فاضرب"** مار۔۔۔ **"فاقتل" وخذوھم. واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد** (التوبہ آیت ۵)

جہاد سے فضیلت دی محمدؐ کو۔۔۔

■ کی صاحب یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ آپ نے موسیٰؑ کو بزدل بنا کر بھگایا۔ کیا آپ نے موسیٰؑ کی لڑائیوں کا تذکرہ نہیں پڑھا۔ کیا موسیٰؑ ہمیشہ ہی بھاگتے رہے کیا آپ نے یہ نہیں پڑھا کہ جب بنی اسرائیل نے کہا۔۔۔ **فاذھب انت وربک فقاتلا** (سورۃ المائدہ آیت ۲۴) اے موسیٰؑ تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ بتائیے۔ کیا یہ قتال موسیٰؑ کے علاوہ کسی اور کا تھا۔۔۔ کی صاحب کچھ اللہ کا خوف کرو۔۔۔ ایک موقع پر اللہ نے بھاگنے کا حکم دیا۔ وہ تو آپ نے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر قتال کا ذکر نہ کیا۔ اگر یہ بات بھاگنے کی تھی۔ اور عیسیٰؑ کے اٹھانے کی تھی تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ نہیں بھگایا۔ غار میں وہ نہ چھپے۔ کیا آپ کا علم ؟؟اور کیا آپ کی خطابت؟ اللہ ہمیں

اپنی پناہ میں رکھے۔۔۔۔

اور نوحؑ کا کشتی بنانا۔ ابراہیمؑ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ کیا یہ سب کچھ کافروں سے قتل کے مقابلے میں کیا ہے۔ کچھ تو خیال کرو۔ کیوں انبیاء علیہم السلام کی عزت کے درپے ہو کر اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہو۔۔۔۔

● مکی صاحب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔۔

نبیؐ سے بڑا واعظ داعی بھی کوئی نہیں۔ جبرئیل توحید کا وعظ لے کر آتے ہیں۔ اس کے باوجود مکہ میں دعوت پلی رہی۔ میرے بھائیو سن لو۔ اہم ترین بات ہے۔ مکہ میں دعوت اٹھ نہیں سکی۔ نبیؐ کا موجود ہونا سب سے بڑی فضلیت ہے۔ صحابہ کرامؓ یہ بھی بڑی فضلیت ہیں۔ قرآن کا نزول اس کا جواب نہیں۔ جبرئیل امین کا مسلسل آنا اس کا جواب نہیں۔ اس کے باوجود کافروں کے سرداروں سے مشرکوں کے تسلط سے دعوت نہیں نکل سکی۔ کب نکلی۔ مدینہ منورہ میں۔ کون سا خوفناک لشکر تیار ہوگیا۔ سوچو ذرا ایسی کون سی جوہری تبدیلی آئی مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ یہاں جہاد نہیں تھا وہاں جہاد تھا۔۔۔۔

■ مکی صاحب شاید درپردہ آپ یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بطور مجاہد تو نبیؐ کامیاب تھے۔ اور بطور داعی فیل ہو گئے۔ اور بقول آپ کے موقع ملنے پر (مدینے میں) آپؐ نے صرف جہاد ہی کیا۔۔۔۔ یعنی مکہ میں صرف تبلیغ تھی اور مدینہ میں صرف جہاد۔ بطور مجاہد کامیاب اور بطور داعی و مبلغ ناکام۔۔۔۔ آپ نے کیا خوب نبیؐ کی عزت و تکریم کی۔ آپ کے بقول مکہ میں دعوت اٹھ نہیں سکی۔ پلی رہی۔ میں کہتا ہوں۔ جتنی دعوت مکہ میں اٹھی مدینہ میں بھی نہ اٹھ سکی۔ اس لیے کہ جو شخص مکہ میں مسلمان ہوا اس کا مقابلہ مدنی دور کے مسلمان نہ کر سکے۔ اکیلے صدیق اکبرؓ پوری امت پر بھاری

تھے۔ فاروق اعظمؓ کی شان کیا تھی۔ عشرہ مبشرہ کون تھے۔ جناب عمرؓ جب بھی وظیفہ تقسیم کرتے تو بدری صحابہؓ کا وظیفہ سب سے زیادہ مقرر کرتے۔ اور (اللہ) تعالیٰ نے بھی "**لعل اللہ اطلع علی اهل بدر فقال افعلوا ما شئتم قد غفرت لکم**" اہل بدر پر جھانک کر کہا کہ تم جو کچھ کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔۔۔۔ یہ کون لوگ تھے۔ یہ مکی مسلمان ہی تو تھے۔ مدینے میں تو **لا الہ الا اللہ** پڑھنے کے باوجود لوگ منافق بھی تھے۔ کیا مکہ میں کوئی منافق تھا۔ جب حضرت عمرؓ نے فرمایا۔۔۔ "**ارتد العرب**" عرب مرتد ہو گیا۔ کیا اس میں مکی مسلمان بھی شامل تھے یا مدنی دور کے لوگ تھے۔ مکی زندگی میں تو اسلام ایسا اٹھا کہ اس کا مقابلہ نہ مدنی دور کر سکتا ہے نہ کوئی اور دور۔ صرف تبلیغ کے ذریعے جو مسلمان ہوئے ان کے ایمان کا مقابلہ وہ نہ کر سکے جن کے سر پر تلوار تھی۔

آپ نے اپنے خود ساختہ فلسفہ کو بیان کرکے نبیؐ کی توہین کی ہے عبدالرحمان مکی صاحب توبہ کیجئے۔ رب کے حضور گڑگڑائیے۔۔۔۔ کہیں اس کی پکڑ آپ کو اپنی گرفت میں نہ لے لے۔۔۔۔

دراصل آپ کے نزدیک Quantity (تعداد) معیار ہے۔ اور ہمارے نزدیک Quality (کوالٹی) معیار ہے۔ مکہ میں کوالٹی اعلیٰ تھی تعداد کم تھی۔ مدینے میں تعداد تو بڑھ گئی مگر مکی دور والی کوالٹی نہ رہی۔ یعنی کوالٹی کم ہو گئی۔

اب لوگوں کو مغالطہ دینے کے لیے یہ پروپیگنڈہ شروع نہ کر دیجئے گا کہ ہم نے مدنی صحابہؓ کی شان میں گستاخی کر دی۔ ہر صحابیؓ جنتی ہے۔ مگر درجوں میں فرق ہے۔ مکی دور کے صحابہؓ دوسرے ادوار کے صحابہؓ سے افضل و اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ ہے۔

● مکی صاحب آپ فرماتے ہیں۔۔۔

جب تک جنگ بدر نہ ہوئی اسلام کو پنپنے کا موقع نہ ملا۔ جب تک بنو قینقاع بنو نضیر کی بستیاں برباد نہیں ہوئیں اسلام کھڑا نہیں ہو سکا۔

■ کی صاحب بات وہی ہے جسے بار بار آپ دہرا رہے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ آپ کے نزدیک Quantity (تعداد) کا بڑھ جانا اسلام کی ترقی ہے اور ہمارے نزدیک Quality (کوالٹی) اسلام کی ترقی ہے۔

اچھا یہ بتایئے۔۔۔۔۔

جنگ بدر کا ہونا، بنو قینقاع اور بنو نضیر کا تباہ و برباد ہونا اسلام کی ترقی کا سبب بنا۔۔۔ یا مدینے کا خطہ مل جانا اسلام کی ترقی کی سیڑھی بنا۔۔۔؟

سوچ کر جواب دیجئے گا۔ کیونکہ اگر مدینہ کا خطہ نہ ملتا تو جنگ بدر ہوتی نہ بنو قینقاع اور بنو نضیر برباد ہوتے۔

اب ایک اور سوال کا جواب دیجئے۔ کیا مدینے کا خطہ قتال سے حاصل ہوا یا مکی دور کی تبلیغ کے ثمرات سے۔۔۔۔۔؟

اور آپ کا Quantity (تعداد) کو پسند کرنا کم از کم ہماری سمجھ میں ضرور آتا ہے۔ کیونکہ توحید و سنت بیان کریں گے تو ہر کوئی مخالفت کرے گا اور اگر صرف جہاد کا نام لیں گے تو مشرک بھی چندہ دے گا، بدعتی بھی فنڈ دے گا۔ ہر ایرا غیرا آپ کی جیبوں کو بھرے گا۔ اس لیے مکی کا اسلام آپ کو برا لگتا ہے۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں آپ کا مال کمانے کا ایشو غائب ہو جاتا ہے۔ رہ جاتی ہے صرف مار، برا بھلا، گالیاں، طعن و تشنیع تو بھلا یہ سننا کس کو اچھا لگتا ہے۔ اور مال کا آنا تو سب کو اچھا لگتا ہے۔

صحابہؓ کی گستاخیاں

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں

اللہ کی قسم آج ہمارے بھائیوں کو شیطان گمراہ کرتا ہے عجیب و غریب وسوسے ڈال رہا ہے دیکھو یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے وہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔۔

■ کی صاحب اگر ان آیات "**انفروا خفافا و ثقالا**" (التوبہ آیت ۴۱) اور "**الا تنفروا یعذبکم**" (التوبہ آیت ۳۹) کو منسوخ کہنا شیطان کی طرف سے گمراہی ہے اور شیطان کے وسوسے ہیں۔۔

تو ابن عباس صحابیؓ اور عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ، حسن بصریؒ تابعی کے قول کو بھی شیطان کی طرف سے گمراہی اور وسوسے قرار دو گے۔

کیا محمد بن کعبؒ، عطا خراسانیؒ امام قرطبیؒ امام شوکانیؒ کو شیطان قرار دو گے بلکہ آپ کا فتویٰ تو ان پر فٹ ہو چکا کیونکہ یہ تمام افراد اس آیت کو منسوخ قرار دے رہے ہیں۔

نبیؐ کے چچا کا بیٹا ابن عباسؓ جن کو رسول اللہ نے دعا دی۔۔ **اللھم علمہ التاویل وفقہ فی الدین** (الحدیث) اے اللہ اس کو قرآن کی تفسیر اور دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔

قرآن کے اس علم کے حامل ہونے کی وجہ سے ہی حضرت عمرؓ ان کو بڑے بڑے جلیل القدر صحابیوں کی محفل میں بٹھایا کرتے تھے۔ کی صاحب۔ ابن عباسؓ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔۔۔ میرے بھائی کسی کا حق تنگ ادا کرنے کے چکر میں اپنی زبان کو اتنا طویل نہ کرو کہ وہ صحابہؓ اور تابعین آئمہ دین کی گستاخ بن جائے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ قرآن میں کہتے ہیں --- **حتیٰ لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ** (البقرہ آیت ۱۹۳) **لیظھرہ علی الدین کلہ** (الفتح آیت ۲۸) اللہ ٹکڑوں پر آیتیں نازل کرتے ہیں میں ایک کو پکڑ کے دو کو چھوڑ کے کہتا ہوں یہ منسوخ ہے وہ معطل ہے اس کے معنی نہیں ہے اسکا ابھی زمانہ نہیں ہے تیرا ابھی مکے کا سفر ہے مدینے تجھے جانا نہیں ہے اس وقت تک تو مر جائے گا تیری جان چھوٹ جائے گی۔

■ کی صاحب یہ قافیہ و ردیف ہی کا تو کمال ہے لفاظی اور لچھے دار خطابت کا ہی اعجاز ہے کہ مرکز الدعوۃ کی نکڑوں کا نعرہ بنے ہوئے ہیں۔ ورنہ سچ سچ بتایئے کیا آپ مدینے پہنچ گئے ہیں۔ آپ تو مکے سے چل کر مدینے کو چھوڑ کر مرید کے کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ورنہ دوسروں کو مدینے کی راہ دکھانے والا پاکستان کی ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی کیوں خاک چھان رہا ہوتا اور بقول آپ کے آپ کا مدینہ مقبوضہ کشمیر ہے تو بھی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ شاید آرام دہ گاڑیوں کا سفر آپ کو ان برفانی وادیوں اور چٹانوں کی طرف جانے کے تصور سے ہی لرزا دیتا ہوگا۔ جوش خطابت میں تو آپ سے وہ خان صاحب ہی بہتر لے گئے جنہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا --- میں آپ کو پانچ سو جوان جہاد کے لئے فراہم کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اپنی جان قربان کروں گا --- مگر حسرت ہی رہی کہ آپ کے منہ سے اہلحدیث یہ الفاظ سنتے اور پھر آپ تو اپنے آپ کو قرآن و حدیث کا تبع کہلواتے ہیں اس لئے جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی ضرور کریں گے مگر اے کاش ...؟

اور جو آیات آپ نے تلاوت کی ہیں۔ تو ان کے بارے میں بتلایئے کہ آپ نے افغانستان اور بوسنیا میں جو جہاد شروع کیا تھا کیا وہاں فتنہ ختم ہو گیا --- اللہ کا دین غالب اور نافذ ہو گیا کیونکہ جو آیات آپ نے پیش کی ہیں ان کا

ترجمہ یہی بنتا ہے کہ اس وقت تک لڑتے رہو۔ جب تک کہ فتنہ (شرک) ختم نہ ہو جائے۔ اور اللہ کا دین غالب اور نافذ نہ ہو جائے قرآن کی آیات پیش اور پھر خود ہی ان کی مخالفت کرنا کیا مکے سے واپسی کے بعد اسی کام کا ٹھیکہ آپ نے لیا ہے۔ جواب دو --- بوسنیا سے کیوں واپس آئے ہو افغانستان سے کیوں چلے آئے ہو --- کیا دونوں جگہوں پر آپ کے بقول فتنہ ختم اور اللہ کا دین غالب اور نافذ ہو گیا ہے نہیں کی صاحب نہیں --- نہ افغانستان کی لڑائی فتنے کو ختم کرنے اور دین کو غالب و نافذ کرنے کی تھی نہ بوسنیا کی۔ آج آپ سادہ لوح اور مفادات پرست عناصر کو دھوکا دے سکتے ہیں حاملین قرآن و حدیث کو نہیں ---

اور یہ جو طعنہ آپ نے آیات کی منسوخی اور معطل ہونے کا ہمیں دیا ہے دراصل یہ آپ نے صحابہؓ اور تابعینؒ پر قدغن لگائی ہے دنیا کی چند روزہ زندگی ہے عیش کر لیں --- مر کر پہنچنا تو آپ نے بھی رب کے پاس ہی ہے --- وہ خود آپ سے حساب کتاب کرے گا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں ---

نفیر عام **انفروا خفافاً وثقالاً** سے ہے صحابہؓ نے معنی کیا لئے کچھ پتہ نہیں ---

■ کی صاحب آپ ہی بتلایئے کیا معنی لئے صحابہؓ نے آپ کے بقول تو یہ ہے کہ سب نکلو --- تو کیا خلفاء راشدین کے زمانے میں لڑائیوں کے موقع پر مدینہ و مکہ اور بلاد المسلمین مسلمانوں سے خالی ہو جاتے تھے کیا سب نکل جاتے تھے یا مدینہ و مکہ وغیرہ میں بھی لوگ موجود ہوتے تھے۔ کی صاحب --- صحابہؓ کرام پر الزام لگاتے ہوئے کچھ تو اللہ کا خوف کرو ---

● کی صاحب فرماتے ہیں ---

ہمارے بھائی ۲۰ حدیثیں '۲۰ آیتیں نکال سکتے کہ یہ منسوخ ہو گئی وہ یوں ہو گئی وہ معطل ہو گئی ۔۔

■ کئی صاحب آپ کو اگر آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں تو کیا کسی مسئلے پر آیتیں اور حدیثیں پیش کرنا جرم ہے کیا قرآن کی آیات اور نبیؐ کی احادیث عمل کرنے کے لئے نہیں ہیں کیا صرف زبانی نام لینا ہی کافی ہے کہ ہم قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہیں اور اگر صحابہؓ کے فرامین کے مطابق بعض آیات منسوخ ہو گئی ہیں تو کیا یہ بیان کرنا بھی جرم ہے ۔ کچھ سوچئے ۔۔۔۔ اگر آج ۔۔۔۔ کوئی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے ۔۔ اور دیکھنے والا اس کو منع کرے کہ اس طرف منہ کرنا منسوخ ہے تو کیا آپ اس سے بھی یوں ہی ناراض ہوں گے اگر کوئی شراب پینا چاہے متعہ کرنا چاہے گدھے کا گوشت کھانا چاہے نماز میں گفتگو کرنا چاہے ۔۔ تو کیا آپ اس کو یہ سارے کام کرنے کی اجازت دیں گے یا قرآن پاک کی آیات اور احادیث نبویؐ دکھائیں گے کہ یہ منسوخ ہو گئی ہیں اگر آپ ان کو ان تمام کاموں کی اجازت دیں گے تو یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے غداری و بے ایمانی ہو گی ۔۔۔ اور اگر آپ اس کو یہ بتائیں کہ یہ منسوخ ہے تو اگر وہ بھی آپ پر یہی اعتراض کرے جو آپ ہم پر کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ ۱۵ '۲۰ آیات و احادیث پیش کر دی ہیں کہ یہ منسوخ ہے وہ معطل ہے یہ یوں ہے وہ ووں ہے ۔۔ تو پھر اس وقت آپ کا کیا جواب ہو گا اور جو جواب آپ کا ہو گا ۔ وہی جواب ہمارا ہے ۔۔

● کئی صاحب فرماتے ہیں ۔۔

جماعت سے پیچھے رہنا ' شک و شبہ کرنا ' اعتراضات کرنا ' سوال و جواب کرنا ' بھائیوں کے بیچ میں الٹی سیدھی باتیں ڈال کر بھولے بھالے سیدھے لوگوں کو آیتوں کے چکر میں یہ منسوخ تھی وہ متروک تھی اس کی اجازت نہیں تھی اس

کے دن نہیں تھے ابھی امیر نہیں تھا فلاں خلیفہ نہیں تھا یہ ساری چیزیں تکلف اور تخلف کی ہیں ۔۔

■ کئی صاحب جواب نہیں آپ کا ۔۔۔ ہمارا شبہ یقین کے مراحل کی طرف بڑھ رہا ہے کہ کہیں آپ مسلمان کا روپ دھار کر مسلمانوں کو ان کی راہ عمل سے ہٹانے کے چکر میں تو نہیں ہیں ۔ کہ جہاں پہنچ کر ایک مسلمان اندھا بہرا گونگا بن جاتا ہے وہ دیکھتا ہے مگر اسے قرآن کی آیات و احادیث نظر نہیں آتیں ۔۔ وہ سنتا ضرور ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو اس کی سماعت قبول نہیں کرتی ۔۔۔ وہ قوت گویائی رکھتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کے ارشادات کی تائید نہیں کرتا اور اس سازش میں آپ کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں کہ آپ کے بیانوں کے سامنے بارہا قرآن پڑھو انہیں احادیث رسولؐ سناؤ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے یاد رکھئے ۔۔ جو اہلحدیث ہے وہ محقق ہوتا ہے تحقیق اس کا ہتھیار ہوتا ہے اور بدقسمتی سے آپ سادہ لوح اہلحدیثوں کے جذبات سے کھیلتے ہوئے انہیں اسی ہتھیار سے محروم کرنا چاہتے ہیں یہی تو وہ صلاحیت ہے جس کی بدولت دوسرے فرقے کے لوگ قرآن و حدیث پر ایمان و عمل کی بنیاد رکھتے ہیں ۔۔ اور آپ یہی نعمت عظمیٰ ان سے چھین لینا چاہتے ہیں ۔۔۔ سن لیجئے ۔۔ ہم لوگوں میں اس احساس کو مرنے نہیں دیں گے وہ ہم سے بھی سوال کریں ہم خوش دلی سے جواب دیں گے ۔ اور اگر حضرت عمرؓ سے سوال کیا جا سکتا ہے تو آپ کی ان کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ آپ سے سوال و جواب نہ کئے جائیں سوال و جواب سے وہ کتراتا ہے جو جھوٹا نظریہ رکھے ۔ جس کے خیالات باطل ہوں اور خود ساختہ ہوں ۔۔

اور بھولے بھالے سیدھے سادے لوگوں کو چکر میں تو آپ ڈال رہے ہیں کہ

۱۔ دوسروں کی اولاد مقبوضہ وادی میں جائے --- آپ اور آپ کے ٹولے کی اولاد یہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرے ---

۲۔ دوسروں کی اولاد وہاں جان کے نذرانے پیش کرے --- اور آپ اور لیڈران الدعوۃ کی اولاد یہاں ملازمتیں کرے ---

۳۔ دوسروں کی اولاد وہاں کی سختیاں برداشت کرے --- اور آپ اور الدعوۃ کے سرکردہ افراد خود اور ان کی اولاد یہاں مزے سے کاروبار میں مشغول رہے۔

۴۔ دوسرے لوگ اور ان کی اولادیں قتل ہوں --- اور آپ اور آپ کے مسئولین مال جمع کرنے میں ہی مصروف رہیں ---

۵۔ لوگ جان بھی دیں، وقت بھی دیں، مال بھی دیں --- اور آپ اور آپ کا ٹولہ صرف زبانی جمع خرچ کرے۔ تقریریں کرتا رہے --- کانفرنسیں منعقد کرتا رہے محترم عبدالرحمان مکی صاحب ایمانداری سے بتایئے۔ یہ چکر بازیاں آپ کی ہیں یا ہماری ---؟

اور لوگوں کو صحابہؓ، تابعینؒ، مفسرینؒ کا نقطہ نظر بتلاتا کہ فلاں آیت منسوخ ہے فلاں ناسخ ہے۔ یہ آپ کو صرف اس لئے چکر لگتا ہے کہ جو مسلمان سوال وجواب کرنے لگ جاتا ہے تحقیق میں مصروف ہو جاتا ہے --- وہ آپ کی بھول بھلیوں اور چکروں سے بچ جاتا ہے --- اس طرح اس کا مال بچ جاتا ہے اس کی اولاد آپ کے چکروں سے بچ جاتی ہے اس کا سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے اس لئے آپ کو یہ سب کچھ برا لگتا ہے۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں ---

علماء اہلحدیث طائفہ منصورہ اوپر سے لیکر نیچے تک محدثین سے لیکر ہمارے علماء تک جہاد کے عمل میں شریک ہیں۔ ہمارے چند علماء کو سمجھ نہ آئے تو ہم کیا کریں۔ سارے اہلحدیث علماء بس جس جس کو سمجھ دیتا ہے علماء بس جہاد کو ہی چلتے ہیں ملخصاً

■ مکی صاحب واقعی سب علماء جہاد کے عمل میں شریک ہیں کوئی قلم سے کر رہا ہے اور کوئی زبان سے کوئی دل سے برا جانتا ہے۔ فرض کہ ہر کوئی جہاد کر رہا ہے۔ تو پھر ذرا یہ واضح کیجئے ------ مرکز الدعوۃ والے اپنے آپ کو خاص کیوں کرتے ہیں ---؟ اور پھر آپ فرماتے ہیں

مکی صاحب جو بات آپ کی سچی ہے ہم نے فوراً تائید کر دی۔ لیکن جو آپ کا اپنا خود ساختہ اور بناوٹی مسئلہ ہو۔ بھلا اس کی ہم یا دوسرے علماء اہلحدیث کیسے تائید کر دیں گے۔ اور واقعی وہ من گھڑت مسئلہ کہ جہاد فرض عین ہے علماء اہلحدیث کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ یہ فرض کفایہ ہے ---

اور مکی صاحب آپ کی چرب زبانی اور ہیر پھیر کا یہ عالم ہے --- کہ ایک بات خود ہی کرتے ہیں اور پھر اسے موڑ کر دوسری طرف لے جاتے ہیں ---

آپ کہتے ہیں۔ سارے علماء اہلحدیث اور پھر اپنی بات کو پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بس جس جس کو سمجھ دیتا ہے بس جہاد ہی کو چلتے ہیں ---

پہلے سب اور پھر جس جس کو سمجھ دیتا ہے ---- یہ کیسا دوغلا پن ہے --- دو باتوں میں سے ایک بات صحیح ہے ---- ہمارے یا جس جس کو بقول آپ کے

سمجھ آجاتی ہے وہ جہاد ہی کو چلتے ہیں۔۔

کی صاحب ایسے علماء ہیں ہی نہیں ۔ کہ جو بس جہاد کو ہی چلتے ہیں آپ کے گروہ کے کون کون سے علماء قتال کے لئے جاتے ہیں ۔ امیر سے آپ تک اور مشیران سے لیکر مسئولین تک کون کون قتال میں حصہ لیتے ہیں ۔ اور پھر فتویٰ آپ کا گھڑا گھڑایا ہے ۔ "**ضلوا فاضلوا**" خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں ۔ کی صاحب اس مسئلہ میں تو گمراہ آپ خود ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں ورنہ سانچ کو آنچ کہاں ۔ آپ کب کے ہمارے ساتھ گفتگو کر کے اس مسئلہ کو حل کر چکے ہوتے ۔ مگر حالت یہ ہے کہ کانفرنسوں میں جوش خطابت دکھائیں گے ۔ جلسوں میں شعلہ بیانی کا مظاہرہ کریں گے مگر ہمارے سامنے آتے ہوئے سانسیں رکنے لگتی ہیں آواز مدھم پڑنے لگتی ہے۔ گھگھی بندھ جاتی ہے حلق خشک ہو جاتا ہے کیونکہ اندر سے دل تو جانتا ہے کہ تو لوگوں کو چکر دے لے گا مگر کسی عالم کے سامنے بیٹھے گا تو ڈھول کا پول کھل جائے گا۔

کی صاحب ۔ سارے محدثین 'مفسرین اور علماء حقہ جہاد کو فرض کفایہ تسلیم کرتے ہیں ۔ اور آپ فرض عین سے نیچے نہیں اترتے ۔ بتایئے ۔ گمراہ وہ ہے جو علماء حقہ کی بات کرے یا گمراہ وہ ہے جو مومنین کا راستہ چھوڑ کر "**ویتبع غیر سبیل المومنین**" دوسروں کے راستہ پر چلتا ہے ۔۔۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔؟

فتوے بازیاں

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کا مزاج دیکھو ساری آیتیں جمع کرو جو جہاد سے پیچھے رہتا ہے قرآن مجید اس کی توحید اور ایمان میں نقص سمجھتا تھا جو جہاد سے اجازت مانگتا ہے ایمان کا نقص ہے وہ بھاگنا چاہتا ہے

■ کی صاحب اللہ کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے جب جہاد فرض عین تھا تو پیچھے رہنا واقعی نقص تھا اور جب جہاد فرض کفایہ تھا تو خود نبیؐ اور صحابہؓ مدینے میں رہتے تھے جہاد کرنے نہیں جاتے تھے ۔۔۔۔

اور اب ذرا اپنی بات خود اپنے اوپر فٹ کر کے دیکھیں ۔۔ آپ بھی تو جہاد کرنے نہیں جاتے کیا آپکے ایمان اور توحید میں بھی نقص ہے ۔۔؟ یا یہ نقص آپ کو صرف دوسروں کی ذات میں نظر آتے ہیں ۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

اللہ کی قسم جو جہاد نہیں کرتے ان کو اپنے استادوں اور علماء کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔

■ کی صاحب ہمیں تو بات سمجھ میں آگئی ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور بعض مخصوص حالات یا خلیفہ کے حکم سے فرض عین بھی بن جاتا ہے لیکن جب اصلی جہاد ہو گا تو جہاد بھی کریں گے آپ کی طرح اقتدار و مفادات اور حکومتوں کی سیاسی لڑائیوں کو اسلام کی لڑائی نہیں کہہ سکتے ۔۔۔ اور نہ ایسی لڑائی لڑیں گے ۔ ویسے کی صاحب آپ چونکہ خود جہاد نہیں کرتے تو واقعی (بقول آپ کے) آپ کو اپنے استادوں اور علماء کی بات سمجھ نہیں آرہی کہ جہاد فرض کفایہ ہے

● کی صاحب فرماتے ہیں

اگر مجاہد نہیں مسلمان تو ایمان ناقص ہے۔ اللہ رب العزت کے سامنے جو کھڑا ہونے کے قابل نہیں اللہ کے رسول ؐ نے فرمایا۔ "**مات علی شعبة من النفاق**" نمازوں کے باوجود روزوں کے باوجود منافق مرے گا

■ کی صاحب پہلی بات تو یہ کہ آپ کے اس فتوے کی وجہ سے آپ کے مرکزہ ساتھی عموماً" اور خود آپ خصوصاً" ناقص ایمان کے حامل ٹھہرے۔ جو رب العزت کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل نہیں نمازوں اور روزوں کے باوجود آپ منافق مریں گے وہ اس لئے کہ آپ مجاہد نہیں۔ ہاں قول مجاہد کا اعزاز ضرور آپ کے پاس ہے کہ تقریریں کرتا آئی ہیں وردی والو فتوے لگوا لو۔ سب بکو کروا لو۔۔۔ مگر مقبوضہ کشمیر میں قتال کے لئے نہ بھیجا نہ مجھے نہ میری اولاد کو نہ میرے بھائیوں کو۔۔۔

مزید آپ کا یہ کہنا کہ اگر مجاہد نہیں تو منافق مرے گا۔۔۔

جبکہ اللہ کے رسول ؐ فرماتے ہیں **جاهد فی سبیل الله او جلس فی ارضه الذی ولد فیها** (بخاری)

جہاد کرے یا نہ کرے اللہ پر اس کا یہ حق ہے اس کو جنت میں داخل کرے گا

اللہ کہتا ہے توحید 'نماز' روزہ 'حج' زکوۃ کافی ہے جیسا کہ ایک اعرابی نبی اکرم ؐ سے پوچھتا ہے کہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ؐ نے فرمایا۔۔۔ تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ فرض نمازیں پڑھ اور زکوۃ ادا کر رمضان کے روزے رکھ تو اس نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں اس سے کم کروں گا اور نہ زیادہ۔۔۔ جب وہ جانے لگا تو آپ ؐ نے فرمایا جس

کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس اعرابی کو دیکھ لے۔ (متفق علیہ) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں وہ جنتی ہے۔ اور کی صاحب آپ کہتے ہیں وہ منافق مرے گا اب بتلایئے کس کی مانیں آپ کی یا نبی مکرم کی۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔ کہ

جہادی کارروائیاں تمہارا دین ہے یہ کل کو کھڑا ہو جائے گا یہ جواب مانگے گا

■ کی صاحب یہ بات کہ جہاد کل یعنی قیامت کو کھڑا ہو جائے گا اور جواب مانگے گا کس نے کہی اللہ نے یا اللہ کے رسول ؐ نے۔۔۔ یہ بات نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔۔۔ بس آپ کا ڈھکوسلا ہے یہ۔۔۔

ہاں اگر مخصوص حالات میں یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے فرض عین ہو جائے تو ضرور اس کے بارے میں سوال ہو گا۔۔ ورنہ تو خود اللہ کے رسول ؐ نے فرمایا۔ جہاد کرے یا نہ کرے وہ جنتی ہے۔۔ آپ کا فتویٰ صحیح ہے یا نبی ؐ کا۔۔۔ فیصلہ آپ خود کر لیں۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

جو نمازیں جو عبادتیں جو تہجدیں جہاد پر کھڑا نہیں کرتیں ان کی اصلاح کیجئے اخلاص پیدا کیا کریں۔

■ کی صاحب اللہ کے رسول ؐ فرماتے ہیں جو شخص ایمان نماز روزہ پر عمل پیرا ہے اور وہ جہاد نہیں کرتا اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے (بخاری) اور آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کی اصلاح کیجئے اخلاص پیدا کیجئے نبی ؐ کی بات صحیح مانیں یا آپ کا فتویٰ۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

(۱) جو قتال نہیں کرے گا خدا کی قسم وہ حکم میں اطاعت میں ایمان میں ناقص ہو

کا کامل نہیں ہو گا۔

(۲) جب تک مومن نہیں ہوتا قتال ثابت نہیں ہوتا اور جب تک قتال نہیں ہوتا مومن ثابت نہیں ہوتا

واہ۔۔۔ کی صاحب۔۔۔ واہ کیا جوش خطابت ہے۔۔۔ لوگوں کے دل کو موہ لیا آپ نے اپنے انداز بیان سے۔۔۔ مگر یہ تو سوچ لیا کریں کہ جو بات زبان سے نکل رہی ہے۔ اگر کسی نے یہ پوچھ لیا کہ کی صاحب آپ نے قتال کیا ہے تو پھر تو بڑی مصیبت پڑ جائے گی۔ فتویٰ بازی دوسروں پر کرنا تو بڑا آسان ہوتا ہے اپنے فتوے کی روح سے آپ بھی ناقص ایمان والوں میں شامل ہو جائیں گے آپ کے بے شمار جیالے ناقص ایمان والے قرار ٹھہریں گے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ جوش خطابت میں یہ بھی بھول گئے کہ کل قیامت کو اگر اللہ نے آپ سے پوچھ لیا کہ میں نے اپنے نبی کے ذریعے ایسی کوئی بات نہیں کہلوائی تھی "اے کی تو نے کہاں سے کہی" تو بتایئے جنت آپ کا مقدر ہو گی یا جہنم۔۔۔

یہ لایعنی قسم کی فتوے بازیاں خارجیوں کا طریق تھا۔۔۔ ذرا سوچ سمجھ کر فتویٰ دیا کریں۔۔۔

اور رجوع کریں توبہ کریں عوام الناس کے سامنے کہ آپ نے مجمع میں یہ فتوے بازیاں کی ہیں۔ کیونکہ آپ کے بقول جو قتال نہیں کرتا وہ ناقص ایمان والا ہے مومن ثابت نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسری طرف اللہ کے رسولؐ جہاد نہ کرنے والے کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں کیا ناقص ایمان والا یا جو مومن ثابت نہ ہو۔ اس کا اللہ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے ہے۔۔۔؟

کی صاحب۔ پہلے فتوے کو قتل لیا کریں پھر لاگو کیا کریں۔۔۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

جب جہاد ہو رہا ہو تو جو پیچھے رہ جانے والا ہو وہ ظالم اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ خدا کی قسم جب جہاد ہو رہا ہو جنگ جاری ہو قتال کا اعلان ہو چکا ہو جب مسلمان لڑ رہے ہوں شہادتیں پیش ہو رہی ہوں کافر کی لاشیں گر رہی ہوں جو پیچھے رہ رہا ہے وہ اپنی عاقبت کی فکر کرے

■ کی صاحب آپ تو آج کی اقتدار و خلافت کی لڑائیوں کے بارے میں یہ فتوے دے رہے ہیں میں آپ کو خالص اسلامی جنگوں کی مثال دیتا ہوں۔۔۔ اس وقت جہاد جاری تھا۔ اسلام کے نفاذ کے لئے جاری تھا قتال کا اعلان ہو چکا تھا مسلمان لڑ رہے تھے شہادتیں پیش ہو رہی تھیں کافروں کی لاشیں گر رہی تھیں اور خود کائنات کے امام محمد رسول اللہ جنگ سے پیچھے تھے اب آپ کے فتوے کے مطابق تو نبی کائنات ﷺ ظالم ہے اور نبیؐ کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے کی صاحب فتویٰ دیتے وقت اگر صرف دنیا کا مال اور شہرت کمانے کی فکر ہو تو ایسے ہی فتوے صادر ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کی زد میں چاہے امام الانبیاءؐ ہی کیوں نہ آئے کیونکہ آپؐ کی زندگی میں بقول آپ لوگوں کے ۶۷ جنگیں لڑی گئیں اور آپ نے صرف ۲۷ جنگوں میں شرکت اور ۴۰ جنگوں میں پیچھے رہے تو آپ کے فتوے کے مطابق نبی پاکؐ ظالم ٹھہرے۔۔۔ اور وہ صحابہؓ جو مدینے میں رہتے تھے وہ بھی ظالم ٹھہرے ان کی عاقبت بھی خراب اور وہ محدثین جو کبھی جنگ میں نہ گئے وہ بھی ظالم اور ان کی بھی آخرت برباد ہو گی۔۔۔ اور کی صاحب اب رہ گئے آپ اور آپ کے سرکردہ لیڈران' پروفیسران' مفتیان اور دیگر چاہنے والے جیالے جو کسی جنگ میں نہیں گئے۔ سب کی آخرت برباد۔۔۔" دیکھا کی صاحب آپ نے اللہ کے رسولؐ' صحابہؓ اور محدثینؒ کے راستے سے ہٹنے کا انجام کہ آپ کا اپنا فتویٰ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے گلے کا

جہاد بن گیا۔۔۔

کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ رب العزت قرآن مجید میں جو مخلفین تھے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں پر کس خوفناک طریقے سے قرآن مجید ان پر طعن کرتا ہے قرآن ان کے لئے نفاق کا اعلان کرتا ہے۔۔۔

■ کی صاحب شاید آپ جنون میں مبتلا ہو گئے ہیں یا آپ کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں جب جہاد فرض عین ہو جائے تو اللہ پیچھے رہ جانے والوں پر سختی کرتا ہے اور جب فرض کفایہ ہو تو نبیؐ اور صحابہؓ پیچھے رہتے ہیں لیکن اللہ ان کو کچھ نہیں کہتا۔۔۔ بلکہ انکے منافق ہونے کی بجائے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے ۔۔۔

اچھا یہ بتایئے کیا آپ اس وقت آگے قتال کے میدان میں ہیں یا پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہیں۔ اور لامحالہ آپ کا جواب یہی ہو گا کہ میں میدان جنگ میں نہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں میں ہی ہوں۔۔۔ کیونکہ پاکستان کا علاقہ میدان کارزار تو نہیں ہے۔۔۔ اب یہ واضح کیجئے۔۔۔ اور اپنے اوپر فتویٰ صادر کیجئے کہ کیا آپ پر بھی قرآن نفاق کا اعلان کر رہا ہے۔۔۔ یا نہیں۔۔۔؟



لم تقولون ما لا تفعلون

(الصف آیت 2)

وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں

● عبدالرحمان کی صاحب کہتے ہیں۔ قرآن سوال کرتا ہے نہ **مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ** کرنے پر قدغن لگاتا ہے۔ ہمارا مولوی بیچارا پریشان ہے۔

■ کی صاحب اگر قرآن سوال کرتا ہے تو کیا یہ سوال صرف ہم سے کرتا ہے۔ یا اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ سے بھی سوال کرتا ہے۔ کیا جہاد نہ کرنے پر صرف ہم پر قدغن لگاتا ہے یا اللہ کے رسولؐ اور صحابہؓ پر بھی قدغن لگاتا ہے۔ کی صاحب اب جو سوال میں آپ سے کرنے لگا ہوں اس کو پڑھ کر آپ بیچارے نہ بن جایئے گا کہ جس طرح جہاد فرض عین ہے یا کفایہ پر گفتگو کرنے سے بچنے کے لئے آپ اور آپ کا ٹولہ بے چارگی سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ مگر جائے فرار نہیں مل رہی۔ اور آپ ہیں کہ سامنے آتے نہیں۔ بات کرتے نہیں کہ یہ مسئلہ حل ہو۔ مگر آپ اس مسئلے کو کیوں حل کریں گے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا تو آپ کا جہاد کے بارے خود ساختہ عقیدہ ریت کی دیوار بن جائے گا۔ ذرا یہ بتلایئے کہ آپ خود جہاد کے لیے کیوں نہیں جاتے۔ اب ذرا بتایئے۔۔۔ اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے **مستضعفین** (مظلوم لوگوں) کو ظالموں کی بستی سے نکالنے کے لیے کون سا لشکر بھیجا تھا؟ اور ہاں ذرا کشمیر کے مظلوموں سے بھی پوچھ لیں کہ کیا وہ اپنی بستی سے نکلنا چاہتے ہیں۔ اپنی سرزمین اور دارا لکفر کو چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ نہ ہو کر جوش میں آکر آپ انہیں نکالنے کے لیے چلے جائیں کہ

ثبت پر عمل ہو جائے۔ لیکن وہ پاکستان آنے سے انکار کر دیں۔ اور آپ کو بھی شرمندگی اٹھانی پڑے۔ اور اگر آج اس دور میں آپ جیسے لوگ ہوتے تو اللہ کے رسول ﷺ کو بھی یہ کہہ دیتے کہ دیکھو ہمارا نبی ﷺ بیچارا پریشان ہے۔ جہاد نہیں کرتا۔ کوئی لشکر نہیں بھیجتا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

گھروں کا دفاع اللہ کرے گا۔

■ کی صاحب تبلیغی جماعت والے بھی یہی کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چلہ لگانے چلیں گھر کی دیکھ بھال اللہ کرے گا۔۔۔۔ اور اگر آپ اپنے قول کے اتنے ہی سچے ہیں تو کی صاحب آپ کیوں جہاد کے لیے نہیں نکلتے۔ آپ کے گھروں کا دفاع بھی اللہ کرے گا۔ دیکھ بھال اللہ کرے گا۔ کیا یہ مسئلہ صرف دوسروں کے لیے ہے۔۔۔۔۔ اگر بات ایسی ہی ہے اور واقعی ایسی ہی بات ہے تو یہ اسوہ رسول ﷺ تو نہیں ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ٹریننگ لے لو۔ کیا بیوی سے لڑنا ہے۔ گھر میں بچوں کو قتل کرنا ہے۔ یا ملک میں فساد کرنا ہے۔۔۔۔۔ ٹریننگ کیوں لو۔۔۔ **ترهبون به عدو الله**

■ کی صاحب ٹریننگ لے کر بیوی بچوں سے نہیں لڑنا بلکہ قوت کو جمع کرنا ہے۔ تاکہ جب ضرورت پڑے تو سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے۔ ٹریننگ لے کر اقتدار کی لڑائی نہ لڑتا پھرے۔ اور جب اسلام کی لڑائی شروع ہو جائے تو پھر اللہ کے دشمنوں کو ڈراؤ۔ یہ نہیں کہ اپنے کرتوتوں اور اقتدار کی جنگ کی وجہ سے دشمنوں کو شیر بنا کر مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کراؤ۔ ان کے گھر جلواؤ۔ ان کو قتل کرواؤ۔ کی صاحب ہمیں اس پر بالکل حیرت نہیں ہے کہ آپ

کو ملک میں "اصلاح" "فساد" کیوں نظر آتا ہے۔ کیونکہ بے نظیر کے ماتحت بن کر آپ جہاد کر رہے ہیں اور اس کے خلاف ہر کام آپ کو فسادی نظر آئے گا۔ اچھا کی صاحب یہ ٹریننگ لے کر آپ جہاد کرنے کیوں نہیں جاتے۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ہم سب اٹھ کر جہاد کو جائیں۔۔۔

■ لیکن کی صاحب ایسی جذباتی تقریر کرنے کے بعد آپ مقبوضہ کشمیر جانے کی بجائے مریدکے میں اپنی کوٹھی کی طرف رخ کیوں کر لیتے ہیں۔ اپنی گاڑیوں کے رخ کشمیر کی طرف کیوں نہیں پھیرتے۔ کیا اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ ہم سب اٹھ کر مریدکے جہاد کو جائیں۔ کیا مریدکے میں آپ لوگوں نے جہاد شروع کر رکھا ہے؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ قرآن میں کہتے ہیں۔ نکلو۔ **خفافًا وثقالًا** قوت تھوڑی ہے نکلو۔ زیادہ ہے نکلو۔ بوڑھے ہو تب بھی نکلو۔۔۔

■ کی صاحب اگر اس آیت کا یہی معنی ہے تو بوڑھے تو بوڑھے آپ جوان ہو کر نہیں نکلتے۔ کیا صرف دوسرے لوگوں کو نکالنا ہی مقصد ہے اور خود پیچھے رہ کر۔۔۔۔۔۔؟

اور کی صاحب کو چونکہ پتہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ اس لیے وہ پہلے سے خود تو اس پر عمل کر لیتے ہیں۔۔۔ اور گرجتے ہوئے خطیبانہ انداز میں لوگوں سے کہہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ تم نکلو۔۔۔۔۔ کی صاحب کیا آپ کو اللہ سے بالکل ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

کوئی صحابی تقریباً ایسا نہیں ہو گا۔ جس نے جہاد میں مسلسل متواتر حصہ نہ

کیا ہو۔

■ کی صاحب ایک تو یہ بات ثابت کرنا آپ کے لیے مشکل ہی نہیں محال ہے۔ کہ سب صحابہؓ کو میدان جنگ میں مسلسل و متواتر سرگرم عمل دکھائیں۔ اور دوسری بات یہ کہ آپ لوگوں کو جو بات کہہ کر اکسا رہے ہیں۔ آپ خود اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ چلیں مسلسل متواتر نہ سہی کبھی نہ کبھی ہی عمل کر لیں۔ مگر آپ تو اس کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے۔ کیا آپ کو قرآن کی یہ آیت بھول گئی ہے۔ **لم تقولون مالا تفعلون** " (الآیۃ)

وہ کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔ احمد شاکر صاحب بہت بڑے علماء میں سے ہیں انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ مسلمان اٹھ کھڑے ہوں۔

■ محترم کی صاحب بقول آپ کے احمد شاکر ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئے۔ ان سے یہ فتویٰ صادر ہوئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ کیا اس فتویٰ کی خبر آج آپ کے پاس پہنچی ہے۔ یہ تو بالکل وہی بات ہوئی کہ ایک انگریز نے شیعوں کو محرم میں ماتم کرتے دیکھ کر پوچھا۔ یہ کیوں ماتم کر رہے ہیں۔ تو کسی نے بتایا کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے غم میں۔ انگریز نے پوچھا کہ یہ واقعہ کب ہوا۔ تو کہا گیا کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے۔۔۔۔۔ تو انگریز نے انتہائی حیرت سے کہا۔۔ کیا ان کو آج پتہ چلا ہے۔۔۔

کی صاحب ۴۰ سال پرانا فتویٰ لیے آپ عرصہ دراز سے بیٹھے رہے۔ پھر اچانک ہی اس پر عمل کرنے کا خیال کیسے پیدا ہو گیا۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

وہ جہاد پر کمربستہ۔ میرا فتویٰ ہی نہیں چلتا۔ وہ " **اشداء علی الکفار** " اور میں ان کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔۔۔

■ کی صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ صحابہؓ کا جہاد اسلام کے لیے اور آپ کی لڑائیاں اپنی تیس ماریوں اور دوسروں کے اقتدار کے لیے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاد پر کمربستگی دوسروں کے بچوں کے لیے۔۔۔۔۔ آخر آپ کے اور آپ کے بچوں کے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔ آپ کے ٹولے کے بچے کھچے افراد کے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔ کیا صرف جہاد پر کمربستہ ہونے۔۔۔۔۔۔۔ کیا صرف فرض عین کا فتویٰ دینے۔۔۔۔ تقریریں کرنے۔۔۔ مخصوص وردیوں کی نمائش کرنے سے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا حق ادا ہو گیا۔۔۔۔ آخر آپ اور آپ کے ساتھی گردنیں کٹانے کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔ آپ " **اشداء علی الکفار** " کا عملی مظاہرہ کرنے مقبوضہ کشمیر کیوں نہیں جاتے۔۔۔؟ آپ کیوں بے نظیر کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ شاباش اپنے قول اور فعل میں مطابقت پیدا کریں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

ہاں میری گردن کفایت کر جائے زید کی کٹ جائے۔

■ کی صاحب یہی سوال آپ اور آپ کے ٹولے کے مخصوص افراد سے کوئی آ کر دے کہ آپ اپنی گردن پیش کیوں نہیں کرتے۔ زید کی کیوں کٹوانا چاہتے ہیں۔ پھر آپ کا جواب کیا ہو گا۔۔۔ بتائیے کیا ہے کوئی جواب۔۔۔۔۔؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

مومن حق کون ہے۔ **اولئک هم المومنون حقا**۔۔ جو جہاد نہ کرے۔ ہجرت نہ کرے۔ مسلمانوں کی مدد نہ کرے۔ معاصرت میں قتل نہ کرے اور جو یہ کام نہیں کرتا یقیناً کم تر درجے کا آدمی ہے۔

■ کی صاحب یہ بات آپ اور آپ کے ٹولے کے ان افراد پر بھی فٹ ہوتی

ہے۔ جو جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے ہجرت نہیں کی۔ مسلمانوں کی مدد نہیں کی۔ قتال نہیں کیا۔۔۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ جو جہاد نہیں کرتا۔ وہ کم تر درجے کا مومن ہے لیکن ہے وہ بھی مومن۔۔۔۔ میں تو یہ بھی کہوں گا جو تہجد نہیں پڑھتا۔۔۔۔ نفلی روزے نہیں رکھتا۔ تلاوت نہیں کرتا۔ وہ واقعی ان سے کم تر ہے۔ جو یہ کام کرتے ہیں۔۔۔ لیکن ہے وہ مومن ہی منافق نہیں۔

● کلی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

نوجوان صحیح و سالم۔ جو بیمار نہیں۔ اندھا نہیں لنگڑا لولا کانا نہیں۔ ان پر جہاد نہیں ہے باقی سب پر جہاد فرض ہے۔

■ کلی صاحب یہ بات تو بعد میں ہو گی کہ وہ فرض عین ہے یا کفایہ۔ مجھے صرف یہ بتلایئے آپ میں سے خاص کر آپ کے توسطے کے ہر گروہ افراد میں سے کون بستر مرگ پر لیتا ہے۔ کس کو انگلی پکڑ کر چلایا جاتا ہے۔ کس نے بیساکھی اٹھا رکھی ہے۔ کیا صحیح سالم آپ کو صرف دوسروں کی ہی اولاد نظر آتی ہے۔ "اپنی جنتی تھلے سوٹا کیوں نہیں پھیر دے او" آپ کی اپنی اولاد ' بھائی وغیرہ کیا سب کے سب کسی خاص قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں کہ جہاد ان پر ساقط ہو گیا ہے۔ کچھ تو بولو۔۔۔۔۔ کچھ تو کہو۔۔۔۔۔ اس بات پر منہ پر مہر کیوں لگ جاتی ہے۔ گونگے کیوں بن جاتے ہو۔۔۔ انا اجازت نہیں دیتی۔

● کلی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ ادھر مقلدوں کو برا بھلا کہتے ہو۔ جب جہاد میں گردن کٹانے کی نوبت آتی ہے۔ تو مقلدوں کی طرح موشگافیوں ' چہ میگوئیاں ' چال بازیاں پینترے بازیاں سارے وہی کچھ کرنے لگ جاتے ہو۔

■ کلی صاحب ہم تو نہ چالبازیاں کرتے ہیں اور نہ پینترے بازیاں۔ صحابہؓ تابعینؒ "محدثینؒ" مفسرینؒ" کی راہ پر چلتے ہوئے جہاد کو فرض کفایہ کہتے ہیں۔ اگر یہ چالبازیاں ہیں تو پھر ذرا دھیان رکھیے کہ آپ کے اس فرمان کی تلوار سے

صحابہؓ ' تابعینؒ " محدثینؒ " مفسرینؒ " آئمہ دین جیسی شخصیات بھی نہیں بچتیں۔

لیکن اتنی بڑی جرات کرنے کے بعد اور جہاد کو فرض عین کا رٹہ لگانے کے بعد حالت زار آپ کی یہ ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد کی گردن کٹانے آگے نہیں بڑھتے۔ اور اپنے آپ کو بچانے کے لیے چالبازیاں ' پینترے بازیاں ' فقہی موشگافیاں اور چہ میگوئیاں کرنے لگ جاتے ہو۔ آخر کیوں ؟۔ محترم کلی صاحب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کر کے دکھائیں۔۔۔۔؟

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

کہ مجھے جہاد سمجھ نہیں آرہا کیا خون کے بہہ جانے کا خوف ہے یا موت کا ڈر ہے کہ اس ڈر نے تجھے بزدل بنا دیا ہے۔ کیا دنیا میں مسلمان عورتوں کی لٹتی ہوئی عزتیں نظر نہیں آرہی۔ کیا دنیا میں معصوم بچے ذبح ہوتے ہوئے تجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ میرے بھائیو کشمیر کی بیٹیاں ساری دنیا میں کلمہ کہنے والے مسلمانوں کو پکار رہی ہیں۔

■ ظفر صاحب اگر یہی سوال کوئی آپ سے کر دے کہ آپ کو یہ نظر نہیں آرہا پھر آپ کا کیا جواب ہو گا کیا آپ کو خون بہہ جانے کا خوف ہے یا موت کا ڈر ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے ملک میں عورتوں کی عزتیں نہیں لٹ رہیں۔ بچے ذبح نہیں ہوتے اور پھر وہاں پر عورتوں کے قتلے اور بچوں کے ذبح کا سبب آپ خود ہیں۔ ورنہ مقبوضہ کشمیر والوں نے اس بات کا برملا اعتراف کیا ہے کہ آزادی کی جنگ لڑنے سے قبل اس قسم کے واقعات ہمارے ساتھ نہ ہونے کے برابر پیش آتے تھے۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

دنیا میں مسلمانوں کی سرزمین پر اللہ کے باغیوں ، بدمعاشوں اور ذلیلوں کا قبضہ تجھے نظر نہیں آتا کفار کی نجاست سے ساری دنیا

بھری ہوئی ہے اور تیری سمجھ پر تالے۔

■ ظفر صاحب جس ملک سے آپ جہاد کے لیے نکلتے ہیں کیا یہ اللہ کی سرزمین نہیں کیا اس پر اللہ کے باغی بدمعاش ذلیل ٹولے کا قبضہ نہیں کیا اس پاکستان میں کھلم کھلا شرک کی نجاست نہیں آپ کو یہ سب کچھ سرحد کے پار نظر کیوں آتا ہے۔ جہاد اگر کرنا ہے تو اپنے ملک سے شروع کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ شرک کے خلاف کام کریں باقی گناہ تو اس گناہ کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ یہاں آپ جہاد اس لیے نہیں کریں گے بلکہ اس کو فساد کہیں گے کیونکہ بے نظیر اس کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ کا عمل کچھ ہے اور دعویٰ کچھ۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

کیا تو اسی وقت بیدار ہوگا جب تیرے گھر میں آگ لگ جائے گی تو لوگوں کو مدد کے لیے پکارے گا اور لوگ کہیں گے ہمیں اشکال ہے تو بھی جل جائے گا۔ تیری عزت بھی لٹ جائے گی تیرا گھر بھی جل جائے گا پھر بھی تجھے اشکال رہے گا۔ پھر بھی تجھے جہاد کے مسئلے میں سمجھ نہیں آئے گی۔

■ ظفر صاحب یہی بات کوئی آپ کو کہے کہ جب آپ کے گھر میں آگ لگ جائے گی۔ آپ کی عزت لٹ جائے گی۔ آپ کا گھر جل جائے گا پھر آپ مقبوضہ کشمیر جہاد کے لیے جائیں گے اب تو صرف پاکستان میں بیٹھیں اور نعرے ہی مار رہے ہیں کیا عملی جہاد اس وقت آپ کریں گے کوئی ہم سے پوچھے تو ہم کہیں گے ہم اس قسم کا کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ جس طرح کا مقبوضہ کشمیر والوں نے اقدام کے لیے اٹھایا ہے بلکہ بقول قرآن کے۔ **کفوا ایدیکم**۔(سورہ النساء آیت ۷۷) ہاتھوں کو اس وقت تک روکے رکھیں گے جب تک طاقت نہیں آجاتی۔ باطل سے ٹکرانے کی اور ایک زمین کا ٹکڑا نہیں مل جاتا۔ اس وقت تک لوگوں کی ذہن سازی کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ نبی

اکرمؐ نے کی۔ اور جب قوت جمع ہو جائے گی۔ اللہ زمین کا کوئی ٹکڑا دے دے گا۔ جس طرح اپنے نبیؐ کو دیا تھا پھر ہمارا جہاد اسلامی نظام کے لیے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

● ظفر صاحب فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کی سرزمین پر کافر ایک بالشت قبضہ کرلیں مسلمان جب تک اس کو آزاد نہ کرالیں دنیا کے سارے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔

■ ظفر صاحب یہ فتویٰ کس مفتی کا ہے اور پھر مسلمانوں کا کوئی ملک ہے یا سب انگریز کے غلام ہیں۔ مسلمان مسلمان نہ رہے مشرک اور بے دین ہو گئے۔ مسلمانوں کی سرزمین کیسی۔ اب کشمیر مسلمانوں کی سرزمین ہے کیا یہ پاکستان کا حصہ ہے۔ ہندوستان نے کب پاکستان سے چھینا۔ کیا اس کا کوئی جواب ہے اور پھر یہ جہاد آپ اور آپ کے ٹولے کے بچوں پر فرض کیوں نہیں ہوتا۔

● ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں۔

کشمیر میں میری بیٹی بہن کی عزت لٹ گئی [illegible] کے اندر میری بیٹی میری بچی میرے بیٹے کو ذبح کرکے میری ماں کو کہا گیا اس کے خون کو پیو۔ کون ہے جو ان مظلوم مسلمانوں کے لیے اٹھے گا۔ یہ لوگ صرف جانتے ہیں یہ بزدلی ہے اللہ کی راہ میں نکلنے سے ڈر ہے خوف ہے موت کا خوف اور ڈر ہے۔

■ ظفر صاحب کشمیر میں عزتیں آپ جیسے لیڈروں کی وجہ سے لٹیں اور باقی ظلم جن ملکوں میں ہوا کیا ان کی مدد کے لیے آپ نہیں اٹھیں گے۔ آپ تو فرض عین کا فتویٰ دے کر بہادر بن گئے آپ کو کیوں موت کا خوف اور ڈر ہے آپ کیوں نہیں نکلتے۔ دوسروں کو بزدل کہہ کر اور بہانہ بازی کرکے آپ کے سر سے جہاد کا فرض اتر گیا۔ ان مظلوموں کی مدد کے لیے آپ کو اور امیر المجاہدین کو بھی تو جانا چاہیے۔ کیا آپ کو ڈر لگتا ہے؟

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں:

ابوبکرؓ، عمرؓ اور اللہ کے رسولؐ کہتے ہیں جہاد کریں۔ کلنٹن، ملسن اور جان میجر کہتا ہے جہاد نہ کرو ہمیں کس کا راستہ پسند ہے۔

■ ظفر صاحب کیا اللہ کے رسول اور صحابہؓ صرف ہمیں جہاد کرنے کا حکم دے رہے ہیں یا آپ کو بھی یا یہ حکم صرف ان لوگوں کی اولاد کے لیے جن کو آپ آگے بھیج رہے ہیں اور آپ کی اولاد کے لیے نہیں؟ ہمیں تو آج تک یہ بات سمجھ نہیں آسکی کہ آپ جیسے جہاد کے شیدائی اور متوالے ابھی تک صرف زبانی جمع خرچ اور نعرے بازیوں سے ہی شاید اپنا حق جہاد ادا کرنے میں کیوں مگن ہیں۔ دوسروں کو میدان جنگ کا راستہ دکھا کر خود آپ لوگ گھر کو لوٹ آتے ہیں۔ اب یہ بات آپ کی ہی تو ہے نا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور اللہ کے رسول کہتے ہیں جہاد کریں۔ اور اسی راستہ کو آپ اور آپ کے ساتھیوں نے پسند بھی کیا ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ لوگوں کے قول اور فعل میں اتنا بڑا تضاد کیوں ہے۔ اپنے پسندیدہ میدان کی طرف جاتے کیوں نہیں؟ ایک اور بات جو آپ بھول گئے۔ کلنٹن، ملسن اور جان میجر تو یہ خواہش بھی رکھتے ہیں کہ بنیاد پرستی کو ختم کر دیا جائے اور جو کام وہ نہیں کر پا رہے تھے۔ وہ آپ انجام دے رہے ہیں۔

رہی کافروں کی بات؟۔ آپ تو ان کی خواہش کے احترام میں بھی کمربستہ ہیں۔ اور ہمیں تو اللہ کے رسولؐ نے بتایا ہے کہ جہاد کرو یا نہ کرو جنتی ہو—— اب بتائیے یہ بات کس کی ہے؟ اور رہا جہاد کے فرض عین ہونے کا مسئلہ جب ایسا وقت آئے گا تو آپ لوگوں کی کانفرنسوں اور جلسوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہر مسلمان نکلے گا۔ اور اسلام کے دفاع کے لیے اپنی جان کے نذرانے پیش کرے گا۔ اور فرض کفایہ کی صورت میں جہاد نہ کرنے والا بھی جنتی ہے

اور جہاد کرے تو جنت کے اعلیٰ درجے پائے گا۔ مگر ہمیں تو صرف افسوس اس بات کا ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے ہماری اور بے شمار اہلحدیثوں کی اس خواہش کا احترام نہیں کر رہے۔ ہم تو آپ سب کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ نجانے آپ ہماری اس خواہش کو کب پورا کریں گے؟

اور یہ کافر ملکوں کے سربراہ اصلی جہاد سے واقعی ڈرتے ہیں جو اسلام کے دفاع کے لیے ہوتا ہے۔ اقتدار کی لڑائی کو تو یہ کافر بادشاہ خوب پسند کرتے ہیں اور اسلحہ دیتے ہیں۔ امریکہ بھی دیتا ہے اور برطانیہ بھی۔ سب خوش ہیں۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب لکھتے ہیں:

کیا ہماری عقل چلی گئی۔ کیوں ہم نے اپنے دلوں کو بند کر لیا کیوں ہماری آنکھیں دیکھنے کے باوجود اندھی ہو چکیں کیوں ہم نے اپنی سوچ اور فکر پر تالے لگا لیے جہالت کے۔

■ ظفر صاحب یہ سب کچھ آپ پر فٹ ہوتا ہے۔ آپ کی عقل نے قرآن وحدیث کے حکم کو چھوڑا۔ محدثین کے فیصلے سے دل بند کر لیے۔ آئمہ دین کے فتاویٰ سے آنکھیں بند کر لیں اور بے نظیر اور کلنٹن کی سوچ پر چل دیئے مقصد ایک ہے بنیاد پرستوں کو مرواؤ۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں:

میرے بھائیو قتال وجہاد مسلمانوں کے لیے فرض ہے۔ آپ بھی تیاری کریں اور کشمیر میں داخل ہو جائیں۔ مسلمانوں کے سارے علاقے پکار رہے ہیں۔ آئیے جہاد کا میدان کھلا ہے میرے بھائیو اپنی بزدلی کو ترک کر دو یہ جو اشکالات ہیں اس سے جان چھڑائیے۔

■ ظفر صاحب واقعی یہ قتال دوسروں کے لیے فرض ہے آپ کے لیے نہیں وہ تیاری کریں آپ نہیں۔ وہ کشمیر میں داخل ہوں ان کو مسلمانوں کے علاقے

پکار رہے ہیں آپ کو تمہیں۔ ان کے لیے جہاد کا میدان کھلا ہے اور آپ کے لیے یونیورسٹی کی پروفیسری اور مرید کے کی ڈائریکٹری۔ وہ بزدلی کو ترک کریں اور آپ اپنے گھروں میں دبکے رہیں وہ اشکالات سے جان چھڑائیں اور آپ نیت کرنے پر زور دیں۔ ویسے خوب تقسیم کی ہے آپ لوگوں نے **تلک اذا قسمة ضیزی۔**

مالی مفادات

● کی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

ہمارے اللہ کے فضل سے دستے معسکرات چھاؤنیاں میں جہاد پر جاتے ہیں۔ ایک دروازہ کھل رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں یا اللہ یہ دروازہ بند نہ کرنا۔

■ کی صاحب بریلوی کب یہ کہے گا کہ تیجہ 'دسواں' چالیسواں بند ہو جائے۔ گیارہویں 'عرس' کونڈے 'شب برات کے حلووں کا خاتمہ ہو جائے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ یا اللہ یہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

ایسے ہی آپ کے مالی مفادات اس لڑائی سے وابستہ ہیں۔ عمارتیں کھڑی ہو رہی ہیں۔ تنخواہیں مل رہی ہیں۔ وظیفے چل رہے ہیں۔ گاڑیاں دوڑ رہی ہیں 'دفاتر' دھڑا دھڑ بن رہے ہیں۔ آپ یہ کب چاہیں گے کہ یہ آرام یہ آسائشیں ختم ہو جائیں۔ اور آپ واپس اپنی اسی [illegible] ہو جائیں۔ اور آپ کی یہ بات بالکل ہی غلط ہے کہ یہ دستے اسلام کی سربلندی کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

● کی صاحب آپ کہتے ہیں۔۔۔

جب جہاد گیا تو اسلام اوپر گیا۔

■ کی صاحب واقعی جہاد سے اسلام کی سربلندی ہوتی ہے۔ لیکن آپ ایمانداری سے بتائیے۔ کیا گزشتہ سالوں میں برپا ہونے والی جنگوں سے اسلام سربلند ہوا ہے یا بدنام ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ جہاد اسلام کی سربلندی کے

لیے نہ تھے۔ اسی لیے بوسنیا میں اسلام اوپر نہ گیا۔ افغانستان میں اسلام اوپر نہ گیا اور یہی حال کشمیر کا ہوگا۔ ہاں اس اقتدار اور آزادی کی لڑائی میں آپ کے گروہ کا مالی گراف واقعی اوپر چلا گیا ہے۔

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

پرچم کفر بلند ہو تو لا الہ کہہ کر ٹکرا جانا۔

■ کی صاحب آپ ذرا اپنے آپ والی بات پر تولیے۔ اگر لا الہ کہہ کر ٹکرا جانا جرم ہے تو اس جرم میں آپ ہم سے دو گنا زیادہ شریک ہیں۔ وہ اس طرح کہ لوگوں کی اولادوں کو تو پرچم کفر سرنگوں کرنے سری نگر بھیج دیتے ہیں اور خود گھر آجاتے ہیں۔

اور کیا وجہ ہے کہ یہ پرچم کفر آپ کو صرف مقبوضہ کشمیر میں ہی بلند ہوتا نظر آرہا ہے۔ کیا پاکستان میں ایسا نہیں ہو رہا۔ یہاں تو شرک کے اڈے قائم ہیں۔ بدعات کے بازار گرم ہیں۔ بے حیائی کا دور دورہ ہے۔ اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ چونکہ یہاں آپ کو بے نظیر اس بات کی اجازت نہیں دیتی ورنہ نوکریاں ختم ہو جائیں گی 'کاروبار ٹھپ ہو جائیں گے۔ نرم گرم بستر کی جگہ ٹھنڈا یخ فرش ہو گا۔ جیل خانے 'عقوبت خانے ہوں گے۔ اب کون تکالیف برداشت کرے۔ اذیت سے اور عیش و عشرت سے منہ موڑے۔ اس لیے آپ اس کو ملک میں فساد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور مقبوضہ کشمیر میں چونکہ مالی مفاد پیش نظر ہیں اس لیے وہاں آپ کو پرچم کفر بلند ہوتا نظر آتا ہے۔

سن لیجئے۔ جہاد بڑا قدر و قیمت والا عمل ہے۔ لیکن جب اسلام کے لئے جہاد ہو۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے جہاد ہو تو مسلمان ضرور اس میں شرکت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی فرض کفایہ سمجھ کر نہ جانا چاہے تو اس پر کوئی طعن نہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے اجازت دے رکھی ہے۔ کہ تم ارکان اسلام پر عمل کرو اور

طاقت نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] ہو جو میں بیٹا چاہو تمہارے لیے کافی ہے۔ اور جب جہاد فرض عین ہو جائے تو اس میں شرکت کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ یہی اصل مسئلہ ہے۔ ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں [illegible] اصلاح کرلیں۔ کل کو آپ نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

غلط ترجمہ

● کی صاحب فرماتے ہیں ---

ان بیوتنا عورۃ --- اور ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ گھر کام کاج کرنے والا نہیں۔

■ کی صاحب قرآن کی آیت کا کیا یہ ترجمہ بنتا ہے یا اپنے مطلب کے لیے آپ نے تحریف کی ہے۔ قرآن کے غلط معنی کیے ہیں۔ صرف اس لیے کہ جو لوگ مقبوضہ کشمیر میں لڑائی کرنے نہیں جاتے اور یہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ گھر کا کام کرنے والا کوئی نہیں اس کو تنبیہ کرنے کے لیے آپ نے یہ تحریف کر ڈالی۔ کچھ اللہ کا خوف کریں ---

● کی صاحب فرماتے ہیں ---

اللہ اکبر کا نعرہ میدان جنگ کا نعرہ ہے۔

■ کی صاحب اللہ اکبر تو نماز کے اختتام پر بھی ہے صرف میدان جنگ میں نہیں ---

● کی صاحب فرماتے ہیں ---

ولم یحدث بہ نفسہ نہ جہاد کیا۔ نہ سوچا " نہ چڑھائی پڑھائی نہ ابھارا نہ نیت کی --- **مات علی شعبۃ من النفاق**۔ منافقت کے ایک شعبہ پر مرے گا۔

کی صاحب

آپ نے یہ تحریف صرف اس لیے کی کہ اپنے آپ کو بچا سکو۔ اپنے گروہ کو بچا سکو۔ کیا اس حدیث کا یہی ترجمہ بنتا ہے کہ "نہ چڑھائی پڑھائی نہ ابھارا" --- چڑھائی کا ترجمہ اس لیے کیا کہ اپنے گروہ کے ان علماء کو بچا سکیں جو مقبوضہ کشمیر وغیرہ میں قتال کرنے کے بجائے مدرسے میں پڑھانے میں مصروف ہیں اور ابھارنے کا ترجمہ اس لیے کیا کہ اپنے آپ اور اپنے گروہ کے ان افراد کو بچا سکیں جو دشمنوں سے قتال کرنے کی بجائے صرف زبانی تقریروں اور درسوں پر زور دیے ہوتے ہیں ---

کی صاحب حدیث کا ترجمہ غلط کرتے ہوئے آپ کو اللہ کا خوف آتا ہے یا نہیں۔ تم جعلی شریعت بل کی طرح اس لڑائی کو اسلام کی لڑائی قرار دے کر لوگوں کو اکساتے ہو۔ جو اقتدار و کرسی کی جنگ ہے صرف خطہ کی جنگ ہے آزادی کی جنگ ہے۔ اور قرآن و حدیث کی تحریف کر کے اور مثالیں ان جنگوں کی دیتے ہو جو خالص اسلامی جنگیں تھیں کہ خلیفہ لشکر بھیجتا تھا۔ اسلام نافذ ہوتا تھا۔ کافر جزیہ دیتے تھے۔ اسلام پھیلتا تھا۔

کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اور اس دور میں جہاد افغانستان کی مثال پیش کرتے ہو --- جاؤ --- اس جہاد کے بعد افغانستان میں اسلام نافذ ہو گیا۔ جو کافر ہیں وہ جزیہ دینے لگے۔ اسلام پھیلنے لگا۔ جب کہ حالت زار یہ ہے کہ جنھوں نے یہ جہاد کیا تھا۔ آج وہی مجاہدین آپس میں ایک دوسرے کو خون میں نہلا رہے ہیں۔ ایک چاہتا ہے وہ صدارت حاصل کرے دوسرا چاہتا ہے وہ کرسی حاصل کرے اور مسلمانوں کا خون بہتا جا رہا ہے۔

● کمی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ کی زمین پر اللہ کے بندے اللہ کا قانون نافذ کریں۔ یہ کام قوت سے ہوتا ہے۔ یہ کام جہاد سے ہوتا ہے۔ یہ کام قتال سے ہوتا ہے۔

■ کمی صاحب آپ کی بات سے ہی ثابت ہوا کہ جس جہاد سے اسلام نہیں آتا قانون الٰہی نافذ نہیں ہوتا۔ وہ جہاد نہیں اقتدار کی لڑائی ہے۔ ورنہ قتال بھی اسلام کے نفاذ کا طریقہ ہے۔ جیسے تبلیغ بھی اس کا طریقہ ہے۔ نبیؐ نے جہاد کیا اسلام آیا۔۔۔ آپ اور آپ کے گروہ نے جہاد کا نام لے کر لڑائیاں لڑیں۔ نہ اسلام آیا نہ امن۔ لہٰذا ہماری بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی لڑائیاں اسلام کے لیے نہیں ہیں۔ افغانستان اور بوسنیا کی مثال سامنے ہے۔ اور کشمیر کا بھی پتہ چل جائے گا۔

نئی راہ ۔ اذن والدین

● کمی صاحب والدین سے اجازت کے مسئلے پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ باب (**الجہاد باذن الابوین**۔) باندھا ہے تو تو اہلحدیث ہے نہ

■ کمی صاحب اہلحدیث حدیث کی اتباع کرتا ہے۔ خواہشات کی نہیں۔ امام بخاری نے یہ باب حدیث پر باندھا ہے۔ اور حدیث یہ ہے کہ ایک شخص جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں وہ کہنے لگا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا " **فیھما فجاھد** " جاؤ ان میں جہاد کرو۔ اس حدیث پر امام بخاری نے باب باندھا ہے اور آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔

جہاد کے لیے والدین کی اجازت کے مسئلے کو تو محترم عبدالسلام بھٹوی صاحب نے بھی مجلہ الدعوۃ کے اوراق پر تسلیم کیا ہے پر اب اختلاف کیسا اور

اس کو خواہشات کہنا کیا انصاف ہے۔

● کمی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

اللہ کے رسولؐ جنگ بدر میں کس کو پوچھ رہے ہیں کہ تو باپ سے پوچھ آیا ہے۔

■ کمی صاحب جنگ بدر میں تو اسلامی دستہ قافلہ لوٹنے نکلا تھا۔ جنگ کرنے نہیں۔ اور پھر جنگ بدر ہو یا احد جب دشمن شہر پر حملہ آور ہو جائے تو والدین سے پوچھنے والا مسئلہ کہاں باقی رہ جاتا ہے۔

کمی صاحب اللہ کو گواہ بنا کر بتائیے کہ جنگ بدر اور خصوصاً کشمیر کی جنگ کو ایک جیسا قرار دیا جا سکتا ہے۔؟

● کمی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ مسلمان خصوصاً صحابہ کرامؓ جہاد سے پیچھے رہنے کو نفاق سمجھتے تھے۔ آپ اجازتوں کے چکر کی بات کرتے ہیں۔

■ کمی صاحب جب اللہ کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے جہاد فرض عین ہوتا تھا تو واقعی پیچھے رہنا نفاق تھا۔ اور جب جہاد فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر جہاد جائز نہیں۔ ہاں ان اجازتوں کو چکر کہنا اپنی آخرت خراب کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ آپ کے مجلہ الدعوۃ میں حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔

ایک بار پھر سوال کی جسارت کروں گا کہ کیا صحابہ کرامؓ والا جہاد اور آج کا افغان، بوسنیا اور کشمیر کا جہاد ہم پلہ ہیں۔ جو آپ اس دور کے جہاد کی مثالیں ان پر فٹ کر رہے ہیں۔۔۔؟

اتحاد

مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

وہ جماعتیں جو توحید کے اندر ہیں۔

■ مکی صاحب ۔۔۔

وہ جماعتیں جو توحید کے اندر ہیں وہ جماعتیں نہیں جماعت اہل حدیث ہے۔ آپ شرک کرنے والوں کو کیوں اہل توحید بنا رہے ہیں اور ان کو مجاہدین قرار دے دیتے ہیں اور آپ کو انہوں سے اتنی نفرت کیوں ہے کہ آپ کہتے ہیں۔

"اقتدار کی ہوس کے مارے ہوئے لوگ، چودھراہٹ کی طلب کے مارے ہوئے لوگ آتے ہیں۔ ہم جو ۔۔۔ (۱۹۹۰) سے آخر آپ کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔"

مکی صاحب یہ انتہا ہے۔۔

یہ نشانہ "اقتدار کی ہوس اور چودھراہٹ کی طلب کے مارے ہوئے لوگ" آپ نے کس کو بنایا ہے۔ نشانہ بنے تو اہل حدیث علماء ہی آپ کا نشانہ بنے۔ ورنہ اہل حدیث کے پاس بریلوی علماء تو نہیں آتے۔۔۔

● مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔

مسائل فقہیہ دشمنی کا سبب نہیں۔

■ مکی صاحب ہمیں معلوم نہیں اس سے مراد آپ کی کیا ہے۔ ہماری تو سیدھی سی بات ہے۔ کہ ہم تو قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔ نہ کسی امام کی فقہ کے مقلد ہیں۔ نہ مسائل فقہیہ کے چکروں میں پڑتے ہیں ۔۔۔ یہ بات کہہ کر شاید آپ بریلوی دیوبندی حضرات کو اپنی طرف سے یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ چھوڑو نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' طلاق کے مسائل فقہیہ کو۔ آؤ بس جہاد پر

مل کر ساتھ اکٹھے ہو جاؤ ۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو اپنی اس بات سے رجوع کریں مکی صاحب اگر سب کو اکٹھا کرنا ہے تو توحید و رسالت پر اکٹھا کریں۔ جہاد کا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

اعترافات

دروغ گو حافظہ نباشد

● عبدالرحمان مکی صاحب فرماتے ہیں۔۔

محدثین باب باندھنے لگ گئے کہ جب ضرورت نہ ہو فرض عین نہ ہو فرض کفایہ بن جائے تو ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔

مکی صاحب آپ نے فرض عین اور فرض کفایہ کی تقسیم کو کیوں تسلیم کرلیا یہ تقسیم تو آپ کے بقول من گھڑت ہے۔ اور والدین کی اجازت کو آپ چکر قرار دے چکے ہو۔

● مفتی عبدالرحمان رحمانی فرماتے ہیں۔۔

صلح حدیبیہ میں دس سال جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا جنگ کا فلسفہ ٹل گیا۔

ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم (الانفال آیت ۶۰)

■ جناب والا یہ صلح تو آپ کے منہج کے خلاف ہے۔ دس سال جنگ نہ کرنے کا معاہدہ اور آپ تو یہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں اللہ کے رسولؐ نے صرف جہاد ہی کیا۔ یہ صلح جس کی بات آپ کر رہے ہیں۔ مکہ میں ہوئی یا مدینہ میں۔ اور صلح کیوں ہوئی۔ جہاد کیوں روکا۔ اور کیا ان دنوں میں تبلیغ ہوئی یا نہیں ۔۔۔؟

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر
میری وفا کو دیکھ کر اپنی جفا کو دیکھ کر

● ظفر صاحب فرماتے ہیں
اللہ کے بندو جہاد کی نیت ہی کرو۔

■ ظفر صاحب کبھی کہتے ہیں۔ جہاد فرض عین ہے اور اب یہ تبلیغ کرتے ہو کہ جہاد کی نیت ہی کرو تو ثابت ہوا کہ جہاد کرنا فرض عین نہیں صرف نیت ہی کافی ہے۔ کوئی جہاد نہ بھی کرے لیکن نیت کرلے تو کافی ہے۔ آپ نے اپنی بات کی خود تردید کرلی کیونکہ صرف نیت کرنے سے جہاد تو نہیں ہو جاتا یہ تو عملاً کرنے سے ہوتا ہے۔ شاید آپ کے ٹولے کے بڑوں نے لوگوں کے لیے جہاد فرض عین کا فتویٰ جڑ رکھا ہے۔ اور اپنے لیے نیت کو کافی سمجھ رکھا ہے۔

● ظفر صاحب فرماتے ہیں۔
کیا توحید قائم ہو گئی شرک کا نام و نشان مٹ گیا کیا یہ سارے کام ہو گئے کہ جہاد ختم ہو گیا یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

■ ظفر صاحب کیا پاکستان میں توحید قائم ہو گئی شرک کا نام و نشان مٹ گیا۔ سب کچھ موجود ہے اور آپ پاکستان میں جہاد کے لیے تیار نہیں۔ ظفر صاحب کیا جہاد ان کاموں کے لیے کیا جاتا ہے اگر اس کا جواب ہاں ہے تو پھر کیا افغانستان اور بوسنیا میں توحید قائم ہو گئی شرک مٹ گیا۔ اب کشمیر میں تجربہ کر رہے ہیں اور اگر اس کا جواب نہیں میں ہے تو پھر وہ جہاد نہیں اقتدار کی لڑائیاں ہیں جو آپ لڑ رہے ہیں۔ اقتدار کی لڑائی نہ فرض عین ہے اور نہ کفایہ۔

جھوٹ

● مفتی عبدالرحمان رحمانی فرماتے ہیں ـــ
خطابی کی معالم السنن جلد نمبر ۳ کی باب ۳، ۵ حافظ ابن قیم کا تہذیب السنن کے نام سے حاشیہ آل عمران کی آخری آیت کی تفسیر قرطبی میں حافظ ابن حجر کی فتح الباری جلد نمبر ۶ باب وجوب النفیر کتاب الجہاد والامارۃ جلد نمبر ۲ تشریحات امام نووی کا مطالعہ کریں اور حدیث **"لاہجرۃ بعد الفتح"** اور **"استنفروا فانفروا"** کو دیکھیں۔

■ جناب مفتی صاحب واقعی اس انداز میں کتابوں کی گردان کرنے سے سننے والوں پر بڑا اثر پڑتا ہو گا ـــ مگر یہ تو آپ کا دل بھی کہتا ہو گا کہ آپ نے انصاف کا خون کر کے اچھا نہیں کیا اب عوام الناس کو کیا پتہ کہ ان میں سے بعض کتابوں میں تو کوئی اس بحث سے ہی نہیں اور بعض میں تو ہمارا دعویٰ کہ جہاد فرض کفایہ ہے ثابت ہوتا ہے آپ کا نہیں ـــ

● مفتی صاحب فرماتے ہیں ـــ کہ
حافظ ابن حجر خلاصۃ الکلام کے طور پر لکھتے ہیں **والتحقیق ان جنس الجہاد فرض مطلقا**"
تحقیق کی بات یہ ہے کہ جنس جہاد مسلمانوں کے ہر فرد پر ہر وقت فرض عین ہے

■ مفتی صاحب یہ بات آپ نے ادھوری بیان کی ہے ویسے بھی اسی حدیث کے تحت حافظ ابن حجر جہاد کو فرض کفایہ قرار دے رہے ہیں الا یہ کہ نبی یا خلیفہ کے حکم کی وجہ سے وہ فرض عین بن جائے اور اگر مفتی صاحب ابن حجر کی پوری بات نقل کر دیتے اور دھوکہ و دجل سے کام نہ لیتے تو ان کا بھانڈہ

چھوڑا ہے میں ہی چھوٹ جاتا لہذا انہوں نے ابن حجر کی پوری بات بیان نہ کر کے بے ایمانی کی ہم وہ پوری عبارت نقل کرتے ہیں

تحقیق ایضاً" ان جنس جہاد الکفار متعین علی کل مسلم اما بیدہ واما بلسانہ واما بمالہ واما بقلبہ (فتح الباری ۶/۳۸)

تحقیق کی بات یہ ہے کہ جنس جہاد کافروں کے خلاف ہر مسلمان پر فرض عین ہے یا تو ہاتھ سے جہاد کرے یا زبان سے یا مال سے یا دل سے۔

ثابت یہ ہوا کہ جو ان چاروں میں سے کسی طرح بھی حصہ لے اس کا فرض ادا ہو گیا اور صرف قتال کو مخصوص کرنا زیادتی اور بے انصافی ہے

● کی صاحب فرماتے ہیں۔ ملوکیت بھی ان کی اور جمہوریت بھی ان کی کافروں کی

■ کی صاحب اچھی طرح سوچ لیں۔ مغربی جمہوریت تو کافروں کی ہے چلیں یہ بات کہنے میں کوئی نقصان نہیں۔ صرف گرین کارڈ ہی کینسل ہونے کا ڈر ہے لیکن ملوکیت کافروں کی کہہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ سعودیہ والوں کو پتہ چل جائے پھر آپ کے چندے کہ جن کی وجہ سے آپ لوگوں نے اہلحدیثوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ بند ہو جائیں یہ مال یہ ادارے کہیں یہ سارا کام ہی ٹھپ نہ ہو جائے۔ سوچ لیں --- اور ملوکیت کا ذکر تو اللہ نے قرآن میں کیا ہے اللہ فرماتا ہے---

وقال لھم نبیھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا (البقرہ آیت ۲۴۷)

اور ان کو ان کے نبی نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے

ایک جگہ اور اللہ فرماتا ہے۔

اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا (المائدہ آیت ۲۰)

یاد کرو ان نعمتوں کو جو اللہ نے تم پر کیں جبکہ اس نے تم میں انبیاء اور بادشاہ بنائے ---- سوچئے۔ آپ کے کفر کا فتویٰ کس پر جا کر فٹ ہوتا ہے---؟

● کی صاحب فرماتے ہیں---

ہم اس کے آج منکر مذبذب ہیں انہوں نے اسے یقین سے پکڑ لیا ہے کامیاب ہو گئے ہم نے اس کو لٹکائے رکھا ہم لٹکے ہوئے ہیں **مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء**" (النساء آیت ۱۴۳)

■ کی صاحب جہاد کا نہ کوئی منکر ہے نہ مذبذب سوائے آپ کے ٹولے کے چند افراد (اور وہ بھی قولی، عملی نہیں) اس کے بارے میں مذبذب ہیں کہ یہ فرض عین ہے ورنہ سب اس کو فرض کفایہ مانتے ہیں صحابہؓ اس کو فرض کفایہ مانتے تھے مدینے میں بھی رہتے تھے اور میدان جنگ میں بھی شرکت کرتے تھے لہذا وہ کامیاب ہو گئے آپ لوگوں نے عوام کو فرض عین کے چکر میں ڈال کر خود پیچھے رہ کر اور غریبوں کے بچوں کو مروا کر خود کو درمیان میں لٹکا دیا ہے لہذا لٹکے ہوئے ہیں "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" نہ کہیں حکومت مل سکی۔ سوائے شہرت اور مال کی فراوانی کے کچھ حاصل نہ ہوا

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

ہم تو پیار سے دعوت ہی پیش کرتے ہیں ہمارے پاس ہمارے بھائیوں کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں صبر کے ساتھ نہ ناراض ہونا نہ لڑنا اور دعوت پیش کرتے رہو کرتے چلے جاؤ اور دشمنوں کی گردن مارو قتال کرو۔

■ مکی صاحب ---- اتنا بڑا جھوٹ --- کیا آپ اس کا وبال برداشت کر لیں گے --- اور اگر آپ کی بات سچ ہے تو بھاول پور میں کلاشنکوفیں کس کے [illegible] نکلیں۔ مرید کے میں کراچی کے ایک اہلحدیث ساتھی کو زخمی کس نے کیا۔ پیر بدیع الدین شاہ صاحب راشدیؒ کو ہندو کس نے کہا۔ پروفیسر عبداللہ بہاولپوریؒ پر کمیونسٹوں کے خیالات بیان کرنے والے کا فتویٰ کس نے لگایا۔ شیخ عزیز میر محمدی حفظہ اللہ پر جمہوری مشرک کا فتویٰ لگا کر بغاوت کس نے کی۔ مولانا معین الدین لکھوی کو مشرک کس نے کہا --- علماء کی پگڑیاں کس نے اچھالیں --- اپنے ہی مسلک کی مسجدوں پر بلہ کس نے بولا۔ کس نے قبضہ کیا۔ قرآن و حدیث کے تربیتی اجتماع و دروس کس نے بند کروائے --- محترم مکی صاحب آئینے میں آپ کو اپنا چہرہ دیکھ کر اگر غصہ آجائے تو پھر.......؟

● مکی صاحب فرماتے ہیں --

جہاد کے بارے میں جتنے توہمات آج ہمارے اندر آ رہے ہیں ماضی میں ہماری تاریخ اسلام اٹھا کر دیکھ لیجئے یہ جہالت کبھی نہ تھی اور جو ذلت آج ہے وہ ماضی میں کہیں ڈھونڈنے سے نہ ملے گی

■ مکی صاحب واقعی جتنے توہمات آج آپ نے پھیلا رکھے ہیں ماضی میں کبھی نہ تھے سب مسلمان متفق تھے امت کا اجماع تھا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں۔ لوگ جہاد کرتے بھی تھے اور کاروبار بھی سرحدوں پر پہرہ بھی دیتے تھے اور گھروں میں بھی رہتے ہیں باقی رہ گئی بات ذلت کی۔ انھوں نے اصل جہاد کیا وہ کامیاب ہو گئے اور آپ نسوانی حکومت کے آلہ کار بن کر حکومتوں کے مفادات اور ان کے اقتدار کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اپنی کانفرنسوں اور جلسوں میں اپنے عمل کو اسلام کی لڑائی قرار دیتے۔

یہی جھوٹ ہے جس کی وجہ سے افغانستان میں بھی ذلیل ہوئے --- بوسنیا میں بھی یہی کچھ ملا اور کشمیر میں بھی یہی کچھ ہو گا لہٰذا توبہ کر کے اپنے راستے کو سیدھا کر لیں --

● مکی صاحب فرماتے ہیں --

قاتل' قاتل --- یہ تیرا مقصد حیات ہے قتال فی سبیل اللہ

■ مکی صاحب مقصد حیات قتال نہیں ہے --- بلکہ مقصد حیات اللہ کے دین کی تبلیغ ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے **کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ** (آل عمران آیت ۱۱۰) تم بہترین امت ہو تمہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے نکالا گیا ہے اور اللہ پر تمہارا ایمان ہو --

مقصد حیات یہ ہے **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** (الفتح) مقصد حیات دین حق کا غلبہ ہے مقصد حیات **ان صلاتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین** (انعام) پر عمل اللہ کی رضا کے لئے ہے دین حق کی اشاعت و سربلندی مقصد حیات ہے چاہے یہ قتال سے ہو تبلیغ سے ہو چاہے جس طرح سے بھی ہو قتال تو دین اسلام کی سربلندی کا ذریعہ ہے مقصد نہیں ورنہ مکی دور میں نبیؐ اور صحابہؓ کرام کی زندگی بے مقصد تھی کیونکہ وہاں قتال نہیں تھا --

ویسے مکی صاحب اب لوگ باشعور ہوتے جا رہے ہیں جو تحقیق کرنے والا ہے وہ یہ ضرور سوچتا ہے کہ اگر مکی صاحب کا فلسفہ کہ قتال ہی مقصد حیات ہے تو پھر مکی صاحب یہاں کیا کر رہے ہیں اس مقصد حیات کو پانے کے لئے مقبوضہ کشمیر کی سنگلاخ وادیوں میں خود اور اپنے لیڈران ساتھیوں کو لیکر کیوں نہیں

جائے ـــ ذرا جواب تو دیں کی صاحب ـــ؟

● کی صاحب فرماتے ہیں۔

جماعت کا انتشار جہاد سے دور ہو گا

■ کی صاحب کی یہ بات واقعی حق ہے کہ جہاد سے جماعت کا انتشار دور ہو گا اور جس جہاد سے انتشار بڑھے وہ جہاد نہیں ہے۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ کے اس "جہاد" سے انتشار بڑھا ہے یا دور ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ جماعت پہلے "متحدہ جمعیت اہلحدیث" کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو چکی تھی اور جب سے آپ سب کو اس خود ساختہ جہاد کا بخار چڑھا جماعت اہلحدیث پھر انتشار کا شکار ہو کر اب بڑی بڑی تین پارٹیوں میں تقسیم ہو گئی ہے ایک متحدہ، دوسرا مرکزی جمعیت تیسری مرکز الدعوۃ اور چھوٹی چھوٹی کا تو شمار ہی نہیں۔ ثابت کیا ہوا۔ آپ کا جہاد اصل جہاد نہیں۔ ورنہ بقول آپ کے اس جہاد سے اتفاق پیدا ہوتا انتشار ختم ہوتا یاد رکھیئے جہاد ایک امیر کے تحت ہوتا ہے جس کا معنی اتحاد ہے اور یہاں ہر پارٹی کا اپنا امیر ہے اس کے اپنے مالی و ذاتی مفادات ہیں۔ جس کے تحت وہ وہ ڈوحب کر رہا ہے ـــ سوچئے۔ جب مرکز الدعوۃ کا قیام عمل میں آیا تھا تو یہ ایک علیحدہ جماعت نہیں تھی پھر یہ ادارہ ترقی کرتا کرتا مدیر سے امیر تک کی داستان رقم کر گیا کیا آپ نشیب و فراز کے ان مراحل سے لاعلم ہیں ـــ؟ بتایئے ـــ یہ انتشار کے خاتمے کی دلیل ہے یا مزید انتشار کے بڑھنے کی ـــ

اور مرکز الدعوۃ والوں کو اہلحدیثوں اور جماعت کے علماء سے اتنی دشمنی ہے کہ جتنی بدعتیوں اور مشرکوں سے نہیں۔ ان کو تو اپنے اسٹیج پر بٹھا کر مجاہدین قرار دیتے ہیں اور اپنوں کو کافر و مشرک، منافق و بے غیرت اور ناقص

ایمان والا قرار دیتے ہیں ـــ کیا **اشدآء علی الکفار ورحمآء بینھم** (الفتح) کی یہی تفسیر ہے ـــ

● کی صاحب فرماتے ہیں ـــ اللہ کے رسول ﷺ کو جو بھی موقع ملا صرف جہاد ـــ کیا سارے عمل سارے احکام جہاد کے سفروں میں نازل ہوتے ہیں

■ کی صاحب جھوٹ اتنا بولیں جتنا ہضم ہو سکے اور کیا اللہ اور اس کے رسول پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کو جہنم کی آگ سے ڈر نہیں لگتا سوچئے ـــ اگر اللہ نے اپنے سارے احکام محمد ﷺ پر جہاد کے سفروں میں اتارے تو ٹھیک ـــ ورنہ قیامت کے دن اللہ نے پوچھا کہ اے فلاں تو نے مجھ پر وہ بات کیوں کہی جو میں نے نہیں کی ـــ تو بتایئے آپکا کیا حشر ہو گا سوچئے ـــ آپ لوگوں کے بقول آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ۸۲ جنگیں لڑیں۔ بعض میں شرکت کی اور بعض میں نہیں کی کیا آپ کی زندگی کے دن اتنے ہی تھے جو ۸۲ جنگوں میں ختم ہو گئے ـــ

حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے ۲۳ سال ہیں اور جنگیں صرف ۸۲ یعنی ۸۲ دن چلیں ۸۲ کو دو سے ضرب دے لیں ۲×۸۲=۱۶۴ دن۔ چلیں اس کو تین سے ضرب دے کر تین گنا کر لیں تو ۸۲×۳=۲۴۶ دن اور اگر چار گنا بھی کر لیں تو ۴×۸۲=۳۲۸ دن بنیں گے ارے یہ تو ایک سال کے ۳۶۵ دنوں سے کم مدت بنتی ہے اب آپ کا یہ کہنا کہ جہاد ہی کے سفروں میں سارے عمل سارے احکام نازل ہوئے سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے اگر آپ یہ کہتے کہ بعض احکام جہاد کے سفروں میں نازل ہوئے تو بات مانی جا سکتی تھی۔ کیا مدینے میں وہ کروڑ نہیں آتی تھی۔ کچھ تو اللہ کا خوف کریں اللہ تعالیٰ نے آپ پر مرکز الدعوۃ سے کہیں بڑھ کر انعام و احسانات کئے ہیں اس لئے اپنے خالق و

… کو فراموش کر کے اپنی آخرت برباد نہ کریں۔۔۔

… صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

کوئی صحابی تقریباً ایسا نہیں ہو گا جسے جہاد میں مسلسل متواتر حصہ نہ لیا ہو گا۔

■ جی صاحب کوئی صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے مسلسل اور متواتر حصہ لیا ہو نبیؐ کے زمانے میں تو اتنی جنگیں ہوئیں نہیں صرف 27 ہوئیں جن میں بعض صحابہؓ نے حصہ لیا اور بعض نے نہیں۔ جھوٹ اتنا بولو جتنا چل سکے۔۔۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

کہ جب آپ یہ محسوس کر لیں کہ اللہ کے دین کو محمدؐ کی شریعت کو میرے خون کی ضرورت پڑ گئی

■ ظفر صاحب سچ سچ بتایئے، بوسنیا اور کشمیر میں آپ اللہ کے دین کی لڑائی لڑ رہے ہیں یا لوگوں کے اقتدار کی افغانستان میں آپ نے شریعت محمدؐ نافذ کر دی بوسنیا میں اسلام آ گیا اب کشمیر میں کسر پوری ہو رہی ہے ظفر صاحب سچ یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور جیالوں پرستوں کو یہ جھوٹ بول کر کر شریعت محمدؐ کے نفاذ کے لئے اپنے خون بہا دو۔ اپنے اور کسی کے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ظفر صاحب آپ کو یہ حساب قیامت کے دن دینا پڑے گا کہ ان لوگوں کو کس لئے مروایا۔

● پروفیسر ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں

جب حدیں قائم ہوں گی چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے زانی کو سزا ملے گی'

■ ظفر صاحب آپ کا جہاد اللہ کی حدود کو قائم کرنے کے لئے نہیں ورنہ آپ کا اتحاد بریلویوں سے نہ ہوتا کشمیر میں زیادہ تر سیکولر جماعتوں کے افراد ہیں جو

صرف آزادی چاہتے ہیں اسلام نہیں اور آپ کو افغانستان اور بوسنیا میں اس کا تجربہ ہو گیا ہے اب صرف مالی مفاد کے لئے اسلام کا نعرہ اور اس کی حدود کے نفاذ کا راگ الاپ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ کچھ خیال کریں اور اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر لیں۔۔۔۔

حرف آخر

قرآن و حدیث کے ماننے والو، آپ نے کونسا راستہ اختیار کرنا ہے اور کس راہ اور کس گروہ سے اپنے آپ کو اپنی اولاد، اپنے مال، اور اپنے وقت کو بچانا ہے یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ سوچ لیجئے۔ ابھی وقت ہے۔ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث کے احکامات کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے اور اس کے عوض میں جنت اور دوزخ مقدر بنے گی۔

آئیے، ہم آپ کو خالص قرآن و حدیث کی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے مطابق شب و روز گزارنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ ابھی سانسوں کا تسلسل جاری ہے حیات کی قوت باقی ہے۔ موقع ہے اور ایسا موقع کہ کھو جانے کے بعد دوبارہ نہ ملے۔ اپنی اصلاح کر لیجئے۔ اور دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے نبیؐ کے طریقے پر عمل پیرا رکھے اور اسی پر موت عطا فرمائے۔ آمین۔